اہل سنت کا نشان
ماہنامہ بقیع کراچی
FEBRUARY 2012
مفت سلسلہ اشاعت نمبر 214
Regd. # SC-1177

فرض نماز کے بعد دعا کا ثبوت

اَلتُّحْفَةُ الْمَرْغُوْبَةُ فِيْ اَفْضَلِيَّةِ الدُّعَآءِ بَعْدَ الْمَكْتُوْبَةِ

بنام

پسندیدہ تحفہ

مصنّف

شیخ العرب والعجم، المحدّث المفسّر، الفقیہ
مخدوم محمد ہاشم بن عبد الغفور التّتوی
(المتوفی ۱۱۷۴ھ)

ترجمہ و تخریج و تحقیق

علامہ محمد عبد اللہ الفهیمی السّندی

تقدیم

مفتی محمد عطاء اللہ النّعیمی

جمعیّت اِشاعتِ اہلسُنّت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

ترجمہ

التُّحفَةُ المَرغُوبَةُ فِی أَفضَلِیَّةِ الدُّعاءِ بَعدَ المَکتُوبَةِ

بنام

پسندیدہ تحفہ

مُصنِّف

شیخُ العَرَب و العَجَم، المُحدِّث، المُفسِّر، الفَقِیہ

مخدوم محمد ہاشم بن عبد الغفور التّتوی

(المتوفی ۱۱۷۴ھ)

ترجمہ و تخریج و تحقیق

علامہ محمد عبد اللہ الفہیمی السِّندی

تقدیم

مفتی محمد عطاء اللہ النّعیمی

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی، فون: 32439799

پسندیدہ تحفہ

نام کتاب : پسندیدہ تحفہ

مُصنِّف : الإمام، المفسر، الفقیہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی علیہ الرحمہ

ترجمہ وتخریج وتحقیق : علامہ محمد عبداللہ النعیمی السندی

تقدیم : مفتی محمد عطاء اللہ النعیمی

سنِ اشاعت : ربیع الاول ۱۴۳۳ھ/فروری ۲۰۱۲ء

تعدادِاشاعت : ۳۲۰۰

ناشر : جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر، کراچی، فون:32439799

خوشخبری: یہ رسالہ www.ishaateislam.net

فہرست مضامین

پیش لفظ

جمعیّت اشاعت اہلسنّت (پاکستان) کو دین متین کی خدمت کرتے ایک عرصہ گزر چکا ویسے تو کئی شعبوں میں کام جاری ہے لیکن یہاں ہمارا موضوع نشر واشاعت ہے اس شعبے نے پچھلے کئی سالوں سے اپنی اشاعت کو تسلسل کے ساتھ جاری رکھا ہے اور اس میں اپنے قارئین کو ہر موضوع پر مواد فراہم کیا ہے۔ ایسی کُتب ورسائل یا اُن کے تراجم عوام المسلمین تک پہنچائے ہیں جو اس سے قبل کہیں نہ چھپے۔ پہلی بار شائع ہو کر قارئین کرام تک پہنچے اور کچھ ایسے جو عرصہ دراز سے شائع نہ ہوئے تھے انہیں شائع کرنے کا اہتمام کیا۔ بعض میں مذکور احادیث اور عبارات فقہیہ کی تصحیح وتخریج کا کام انجام دیا، یہی وجہ ہے کہ اس ادارے کی مطبوعات کو ملک بھر بلکہ دنیا میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور اس کام کا سہرا ہمارے استاد مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ، کے سر ہے کہ انہوں نے اس شعبے پر خصوصی توجہ دی۔

یہ اشاعت بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے یہ ایک نایاب کتاب ہے ہمارے علم کے مطابق اس سے قبل اس کا ترجمہ شائع نہیں ہوا۔ ہمارے قرب وجوار میں آرام فرما صدیوں پرانے ایک عظیم محدّث عظیم فقہیہ عاشق رسول مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۷۴ھ) کے علمی کارناموں میں سے ایک ہے۔ ترجمہ وتخریج وتحقیق کی سعادت قبلہ مفتی صاحب سے تعلق، عقیدت ومحبت فرمانے والے ایک فاضل عالم حضرت علامہ محمد عبداللہ فہیمی نے کی جو رہتے تو لاڑکانہ میں ہیں مگر مفتی صاحب کے بہت قریب ہیں۔ اس پر ایک مفصل مقدمہ ہمارے استاد قبلہ مفتی صاحب نے تحریر فرمایا اور اسے شعبہ نشر واشاعت کے سپرد کیا اور ادارہ اِس کتاب کو اپنے سلسلہ اشاعت نمبر 214 پر شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے، دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محقق، مترجم علامہ محمد عبداللہ اور استاد محترم قبلہ مفتی صاحب کی اس کاوش کو اپنے حبیب کے طفیل اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے عوام وخواص کے لئے نافع بنائے۔ آمین

حافظ محمد رضوان

(جنرل سیکٹری) جمعیّت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

حالات مصنّف

(از مترجم)

اس کتاب کے مصنف حضرت علامہ، محدّث، مفسّر، قاری، حافظ، مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی ہیں۔ مخدوم صاحب علیہ الرحمہ کا نسب نامہ جو آپ کی ایک عربی کتاب "الشفاء فی مسئلة الراء" میں موجود ہے وہ اس طرح ہے: محمد هاشم بن عبد الغفور بن عبد الرحمن بن عبد اللطيف بن عبد الرحمن بن خير الدين السندي البتورائي ثم بهرامپوري ثم التتوی۔

آپ کی ولادت ۱۰ ربیع الاول ۱۱۰۴ھ بمطابق ۱۹ نومبر ۱۶۹۲ء کو بٹھورہ میں ہوئی۔

مخدوم صاحب علیہ الرحمہ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی۔ قرآن حکیم، فارسی، صرف ونحو اور فقہ کی ابتدائی کُتب اپنے والد سے پڑھیں۔ اُس کے بعد ٹھٹہ میں مخدوم محمد سعید سے عربی کی متوسطات کی تعلیم حاصل کی۔ بعد میں مخدوم ضیاء الدین ٹھٹوی سے حدیث اور باقی مروجہ علوم حاصل کئے۔ اسی دوران ۱۱۱۳ھ میں آپ کے والد عبد الغفور کا انتقال ہوا۔

مخدوم صاحب علیہ الرحمہ نے حدیث وتفسیر کا مزید علم ۱۱۳۵ھ میں سفرِ حرمین شریفین کے دوران حاصل کیا۔ مخدوم صاحب کے اساتذہ مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) مخدوم عبد الغفور متوفی ۱۱۱۳ھ، (۲) مخدوم محمد سعید، (۳) مخدوم ضیاء الدین متوفی ۱۱۷۱ھ، مخدوم محمد ہاشم جب ۱۱۳۵ھ میں حرمین شریفین حاضر ہوئے تو وہاں بھی محدثین اور معروف اساتذہ سے علمِ حدیث اور اَسناد حاصل کیں جیسے (۴) شیخ عبد القادر مکی متوفی ۱۱۳۸ھ، (۵) شیخ عبد بن علی متوفی ۱۱۳۸ھ، (۶) شیخ ابو طاہر مدنی متوفی ۱۱۴۵ھ، (۷) شیخ علی بن عبد الملک دراوی متوفی ۱۱۴۵ھ۔

مخدوم صاحب علیہ الرحمہ ظاہری علوم کی تحصیل کے بعد باطنی علوم کی طرف متوجہ ہوئے۔ پہلے ٹھٹہ کے مشہور بزرگ ابو القاسم نقشبندی (متوفی ۱۱۳۸ھ) کی خدمت میں تلقین کیلئے

حاضر ہوئے۔ لیکن آپ کی ہدایت پر جب سفرِ حرمین سے واپس لوٹے تو ''سورت بندر'' میں موجود سلسلہ قادریہ کے ایک مشہور بزرگ حضرت سید سعد اللہ علیہ الرحمہ (متوفی ۱۱۳۸ھ) کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ وہاں چند ماہ عبادت و ریاضت میں مشغول رہ کر خرقۂ خلافت اور سندِ اجازت حاصل کر کے ماہ صفر المظفر ۱۱۳۷ھ میں ٹھٹہ واپس تشریف لے آئے۔

مخدوم صاحب علیہ الرحمہ تحصیلِ علم کے بعد ٹھٹہ سے اپنے اصلی گاؤں ''بٹھورو'' واپس آئے، چونکہ آپ کے والد انتقال ہو گیا تھا اس لئے آپ نے بٹھورو کے قریب ''بہرام پور'' نامی ایک گاؤں میں سکونت اختیار کی۔ اور وہاں اشاعتِ دین کا سلسلہ شروع کیا۔ پھر اپنے گاؤں کو خیر باد کہہ کر ٹھٹہ میں مستقل رہائش اختیار کی۔ اور وہاں ''مدرسہ ہاشمیہ'' کی بنیاد رکھی اور درس و تدریس اور اشاعتِ دین میں مشغول ہو گئے۔ کچھ ہی عرصہ میں آپ کی شہرت دور دور تک پہنچ گئی اور طالبِ علم اپنی تشنگی دور کرنے کیلئے آپ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے۔

مخدوم صاحب علیہ الرحمہ عام درس و تدریس کے علاوہ روزانہ عصر نماز کے بعد اپنی مسجد میں حدیث کا درس بھی دیتے تھے جس میں عوام و خواص بھی شامل ہوتے تھے۔ اور آپ ہر جمعہ کو جامع مسجد خسرو (مسجد دابگران) میں محفلِ وعظ منعقد کرتے تھے۔

حرمین شریفین حاضری کے دوران جب آپ نے آقا و مولا ﷺ کے حضور سلام عرض کرنے کیلئے حاضر ہوئے تو قبرِ انور سے جواب آیا ''وعلیکم السلام اے محمد ہاشم ٹھٹہ والے'' حالانکہ اُس وقت وہاں محمد ہاشم نام کے متعدد افراد تھے۔ یہ حضور ﷺ کا آپ پر خصوصی کرم تھا۔

''تکملہ مقالات الشعراء'' میں ہے کہ: ایک شخص کو مخدوم صاحب نے مسئلہ لکھ کر دیا تو وہ شخص نے تصدیق کیلئے مسئلہ آپ کے استاد مخدوم ضیاء الدین ٹھٹوی کے پاس لے گیا۔ اور اُن کا اسی مسئلہ میں مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی کے ساتھ اختلاف تھا اس وجہ سے دستخط نہ کئے۔ مخدوم ضیاء الدین رات کو خواب میں حضور ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ اور ارشاد فرمایا ''جس طرح

محمد ہاشم نے فتویٰ دیا ہے آپ بھی اُس پر دستخط کر دو" مخدوم ضیاء الدین نے صبح سائل کو بلوایا اور اُسی فتویٰ پر دستخط کر دیئے۔ اُس کے بعد جب اُن کے پاس فتویٰ کیلئے کوئی سائل آتا تو اُسے مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی کے پاس یہ کہہ کر بھیجتے کہ "حضور علیہ وسلم ﷺ نے فتویٰ اُن کے ہاتھ میں دے دیا ہے"

آپ سے بیشمار لوگوں نے استفادہ کیا۔ جن میں سے چند مشہور شاگرد یہ ہیں:

(۱) مخدوم عبد الرحمٰن متوفی ۱۱۸۱ھ، (۲) مخدوم عبد اللطیف متوفی ۱۱۸۷ھ، یہ دونوں مخدوم علیہ الرحمہ فرزند ہیں۔ (۳) مخدوم عبد الخالق ٹھٹوی، (۴) ابوالحسن صغیر مدنی متوفی ۱۱۸۷ھ، (۵) فقیر اللہ علوی متوفی ۱۱۹۵ھ، ان کے علاوہ سید شہمیر شاہ ٹیاروی، مخدوم نور محمد نصر پوری، مخدوم عبد اللہ میندھرو، شیخ محمد مراد سیوہانی (جدامجد علامہ محمد عابد سندھی)، عزت اللہ کھیریو، سید محمد صالح شاہ وغیرہم۔

مخدوم صاحب علیہ الرحمہ نے دینِ اسلام کی تبلیغ و ترویج کے لئے جو کوششیں کیں وہ اظہر من الشمس ہیں۔ آپ نے نادر شاہ اور احمد شاہ ابدالی کو بھی اُن کے ظلم و استبداد کے خلاف خطوط لکھے اور اُن کو دین کا پیغام پہنچایا۔ مخدوم صاحب نے سندھ کے والی غلام شاہ کلہوڑو سے رابطہ قائم کر کے اُن سے بھی شرعی احکام کے سلسلے میں ایک فرمان جاری کروایا، جس میں عاشورہ میں ماتم، تابوت و بدعات سے منع اور نشہ آور اشیاء کے پینے اور فروخت پہ پابندی اور عورتوں کو اکیلا جانے سے پرہیز اور کسی کی وفات پہ گریہ وزاری کرنے سے منع اور مسلمانوں کو سنتِ نبوی کے مطابق یک مشت ڈاڑھی سے کم رکھنے اور لمبی مونچھیں رکھنے پر پابندی کے احکام تھے۔ اس فرمان پہ سرکاری علمدار مخدوم صاحب کے ساتھ معاونت کے ذمہ دار رہے۔

مخدوم صاحب نے یہ فرمان جاری کروا کر ایک ایسا انقلاب برپا کیا، جس سے بے دین اور گمراہ لوگ دیندار اور ہدایت یافتہ بن گئے۔ ہزاروں انسان شریعت پہ عمل کر کے نیک اور

پرہیزگار بنے۔ معاشرہ اچھا اور صالح ہوگیا۔

آپ کا انتقالِ پُر ملال جمعرات ۶ رجب المرجب ۱۱۷۴ھ موافق ۹ فروری ۱۷۶۱ء کو ٹھٹہ میں ہوا۔ مخدوم صاحب ٹھٹہ کے قریب کوہ مکلی پر دفن کئے گئے۔ وہاں آپ کا مزار معروف ومشہور اور زیارت گاہ عام وخاص ہے۔

آپ کی تصانیف میں چند مندرجہ ذیل ہیں۔

١۔أصح الأسانيد(عربی)، ٢۔اتحاف الأكابر بمرويّات الشّيخ عبدالقادر(عربی)، ٣۔إصلاح مقدمة الصّلوٰة، ٤۔إرشاد الظّريف لأطوار التّصنيف، ٥۔أساس المُصلّى (عربی)، ٦۔اجادة النّجدة، ٧۔البياض الجامع فی أقوال الفقهاء (عربی)، ٨۔بذل القوه فی حوادثِ سِنِى النّبوّه (عربی)، ٩۔بناءُ الإسلام (سندھی)، ١٠۔الباقياتُ الصّالحات فی ذكر الأزواج المطهّرات (فارسی)، ١١۔بسطُ البردة لناظم البُردة (عربی)، ١٢۔تنقيحُ الكلام فی النّهى عن قرأة الفاتحة خلف الإمام (عربی)، ١٣۔تتميم حاشيه خيالی (عربی)، ١٤۔تحفةُ الغَازى بجمعِ المَغَارى، ١٥۔تصحيحُ المُدرك فی ثُبوتِ إسلام الذی بقوله انَا مِثلُك(عربی)، ١٦۔تمام العِنايَة فی الفَرق بَينَ صريحِ الطّلاق والكِنَاية(عربی)، ١٧۔تُحفة الإخوان فی منع شُرب الدُّخان (فارسی)، ١٨۔تهذيبُ الإصلاح فی تنوير المِصْبَاح، ١٩۔تحرير كبير فی الردّ على من اعترَضَ عَلَى الحافِظ ابن تيميه(عربی)، ٢٠۔تحفةُ السّالكين إلى جناب الأمين۔ عربی، ٢١۔تحفةُ المسلمين فی تقديرِ مُهُور أُمّهاتِ المُؤمِنِين(فارسی)، ٢٢۔تُحفةُ التّائِبِين (سندھی)، ٢٣۔تحقيق اللم فی الردّ على مَن نفى صحةَ إسلام (عربی)، ٢٤۔التُّحفةُ الهاشميّة فی شرح القَصِيدةِ القَاسِمِيّه(المعروف بالحريرى فی علم العروض)(عربی)، ٢٥۔تحقيق المَسلَك فی ثُبوتِ إسلام الذّمی بقوله لمسلم: أنامِثلُكَ (عربی)، ٢٦۔التُّحفةُ المَرغُوبةُ فی عَدم راهة الدُّعاء

بعد المكتوبة (عربی)، ٢٧-تفسير سورة الكهف(عربی)، ٢٨-تفسير سورة النمل والنون(عربی)، ٢٩-ترصيحُ الدُّرّة على درهم الصرّة (عربی)، ٣٠-تحفة العلماء فی قول الصلاة خيرٌ من النّوم فی اذان الفجر حال القضاء (عربی)، ٣١-تفسير القرآن، المعروف بالتّفسير الهاشمی(سندھی)، ٣٢-تهذيبُ الكلام(عربی)، ٣٣-تفسير القرآن، المعروف بالتفسير الهاشمی(عُربی)، ٣٤-تحفة القاری بمجمع المقاری(عربی)، ٣٥-ثمانية قصائد صغار فی مدح النبی صلی الله عليه وسلم(عربی)، ٣٦-ثنائيات مُوطأ إمام مالك(عربی)، ٣٧-ثلاثيات الاثار بمحمد بن الحسن(عربی)، ٣٨-ثلاثيات صحيح البخاری(عربی)، ٣٩-ثلاثيات المعجم الصغير للطّبرانی(عربی)، ٤٠-جنات النعيم فی فضائل القرآن الكريم(عربی)، ٤١-جمع اليواقيت فی تحقيق المواقيت(فارسی)، ٤٢-حديقة الصفا فی اسماء المصطفیٰ (عربی)، ٤٣-حيات القلوب فی زيارة المحبوب(فارسی)، ٤٤-حيات القاری فی اطراف البخاری(عربی)،٤٥-حيات الصائمين (فارسی)، ٤٦-الحجة القويه فی الرد على من قدح فی الحافظ ابن تيمة (عربی)، ٤٧-حلاوت الفم بذكر جوامع الكلم (عربی)، ٤٨-الحصن المنوع عمّا أورد على مَن أدرج الحديث الموضوع(عربی)، ٤٩-الحُجّة القَوِيّة فی مسئلة القطع بالأفضيلة(عربی)، ٥٠-حاشيه بر تفسير هاشمی(عربی)، ٥١-الحُجّة الحلية فی حكم كراهة سورء الأجنبية(عربی)، ٥٢-حمل السلاح علىٰ معاندِ الإصلاح، ٥٣-خلاصةُ البيان فی القرآن(عربی)، ٥٤-درهم الصرة فی وضع اليدَين تحت السُّرّه (عربی)، ٥٥-دستور الفرائض، ٥٦-ذريعةُ الوُصول إلىٰ جناب الرّسول(فارسی)،٥٧-رسالة فی المنع عن الماتم فی أيام عاشوره، ٥٨-رسالة فی تعداد وُجوه القرأة الجارية فی لفظة الآن(عربی)، ٥٩-رسالة فی جَمعِ وُجوه القرأة الجارية فی آية سورةِ البَقَرة (عربی)،

٦٠۔رسالة فی تحقیق ان الواجب علی العالم المقلّد اتباع المجتهد أوالعمل بظاهر الحدیث(فارسی)، ٦١۔رسالة فی ذِکر أفضل کیفیات الصّلواة علی النّبیّ صلی الله علیه وسلم(سندهی)، ٦٢۔رسالة فی موعظة ما یتعلق با حوال القبر و ما بعده (سندهی)، ٦٣۔رسالة فی کیفیة مَسحِ الرّأس(عربی)،٦٤۔رسالة فی تعدادِ وُجوه القرأة الجاریة فی قوله تعالیٰ(عربی)، ٦٥۔رسالة فی شرح قوله صلی الله علیه وسلم لعمار بن یاسرٍ(عربی)، ٦٦۔رسالة فی الجواب عمّا کَتَبَ بعض الافضل فی الجواب عنها(عربی)، ٦٧۔رسالة صغریٰ فی تقدیر صدقةِ الفطر(عربی)،٦٨۔رسالة فی أن سابَّ النّبیّ إن أسلم لایَسقُطُ عَنهُ القَتلُ ولَو کان کَافراً أصلیّاً(عربی)، ٦٩۔رسالة فی الحکم بالإسلام علی الذّمی النندرام(عربی)، ٧٠۔رسالة فی تحقیق أسانید حدیث اقتلو السّاحر والسّاحِره(عربی)، ٧١۔رسالة فی تقدیر الوُضوء والغسل بموازین بلدة التّته(فارسی)، ٧٢۔رسالـه سندیه (فی ترجمة الدعائین) (سندهی)، ٧٣۔رفعُ الخِفاء عن مسئلةِ الرّاء(عربی)، ٧٤۔رسالـه در ذبح شکار،٧٥۔رفع الغِطَاء عن مسئلة جعل العمامة تحت الرِّداء (عربی)، ٧٦۔رفع الغَین عن مسئلةِ الجمع بین العمّتین،٧٧۔رفعُ النّصب لتکثیر التّشهّدات فی المغرب(عربی)، ٧٨۔راحةُ المُؤمنین (سندهی)،٧٩۔رشف الزُّلال فی تحقیق فی الزّوال(فارسی)، ٨٠۔رسالة فی وُجوه قراءة: وإنَّ مِنْ اَهلِ الکتاب (الآیة)، ٨١۔رسالـه فی مسئلة السُّکر، ٨٢۔الرّحیق المختوم فی وصل أسانید العلوم، ٨٣۔روضة الصّفا فی أسماء المصطفیٰ، ٨٤۔زادُ السّفینة فی لسالکی المدینة (فارسی)، ٨٥۔زاد الفقیر(سندهی)، ٨٦۔ السیوفُ القاهره علی سابّ الخمسة الطّاهرة (عربی)، ٨٧۔السیف الجَلی علی سابِّ النّبیّ(عربی)، ٨٨۔سفینة السّالکین إلی بلدالله الأمین(فارسی)، ٨٩۔السّنة النّبویة فی حقیقة القطع بالأفضیلة، ٩٠۔الشّفاء الدّائم عن

اعتراض القائم(عربی)، ۹۱-الشّفاء فی مسئلة الرّاء(عربی)، ۹۲-شفاء الجنان لأهل الصّدق والإیقان(عربی)، ۹۳-شدُّ النِطاق فیما یلحق من الطّلاق (عربی)، ۹٤-الطّراز المذهب فی ترجیح الصّحیح من المذهب، ۹۵-الطّریق الأحمدیه (عربی)، ۹٦-عینُ الفِقه، ۹۷-غنیة الظّریف بجمع المرویات والتّصانیف(عربی)، ۹۸-غایةُ النّیل فی اختصار الاتحاف والذّیل(عربی)، ۹۹-فاکهةُ البُستان (عربی)، ۱۰۰-فتحُ الغفار لعوالی الأخبار(عربی)، ۱۰۱-فتح القوی فی نسب آباء النّبیّ (فارسی)، ۱۰۲-فتحُ الکلام فی کیفیة اسقاط الصّلواة والصّیام(فارسی)، ۱۰۳-فتحُ العلی فی حوادثِ سِنی نبوّة النّبیّ(عربی)، ۱۰٤-فتحُ الغلاف بموازین السّبعة من الأوقاف (عربی)، ۱۰۵-فرائضُ الإسلام(عربی)، ۱۰٦-فرائضُ الإیمان(عربی)، ۱۰۷-الفصل المبین بحلّ عقدة ولهم الشّك لا یزول الیقین(عربی)، ۱۰۸-فیض الغنی فی جواز نکاح البالغة بدون إذن الولی(عربی)، ۱۰۹-فیض الغنی فی تقدیر صاعِ النّبیّ صلی الله علیه وسلم(فارسی)، ۱۰۰-القولُ الأنور فی لبس الأحمر(عربی)، ۱۱۱-القولُ المعجب فی بیان کثرة تشهّدات المغرب(عربی)، ۱۱۲-قال أقوال، ۱۱۳-قوت العاشقین(سندهی)، ۱۱٤- کشفُ الغطا عما یحلّ و یحرمُ من النّوح والبُکاء(عربی)، ۱۱۵- کشف الرّین عن مسئلة رفع الیدین(عربی)، ۱۱٦- کشفُ الرّمز عن وُجوه الوقف علی الهمز(عربی)، ۱۱۷- کشفُ الستر فی تقدیر صدقة الفطر، ۱۱۸- کحل العین بمایقع من وجوه القراءة بین السورتین (عزبی) ۱۱۹- کفایتُ القاری (عربی)، ۱۲۰-اللؤ لؤ المکنون فی تحقیق مدالسون،(عربی)، ۱۲۱-مظهر الأنوار (عربی)، ۱۲۲-معیار النّقاد فی تمیز المغشوش من الجیاد(عربی)، ۱۲۳-مناسك الحج، ۱۲٤-مفتاح الصلواة، ۱۲۵-مدّ الباع الی تحریر الصّاع (عربی)، ۱۲٦- موهبة العظیم فی إرث حق مجاورة الشّعر الکریم،

١٢٧۔مقدمة الصّلواة(فارسی)،١٢٨۔المنكب إلى تكثير التشهّدات فی صلواة الغرب، ١٢٩۔نورُ العَينَين فی إثبات الإشارة فی التشهّدين(عربی)، ١٣٠۔النُّور المبين فی جمع أسماء البدريين(عربی)، ١٣١۔نتيجة الفكر فی تحقيق صدقة الفطر(فارسی)، ١٣٢۔النّفحات الباهرة فی جواز القول بالخمسة الطاهرة(فارسی)، ١٣٣۔نور البصائر ذيل اتحاف الأكابر(عربی)، ١٣٤۔نظم الجواهر بذيل اتحاف الأكابر(عربی)، ١٣٥۔الوصية الهاشميه (عربی)، ١٣٦۔وسيلة الغريب الى جناب الحبيب بشرح اسماء الرسول البشير(فارسی)، ١٣٧۔وسيلة القبول فی حضرت الرسول (عربی)، ١٣٨۔وسيلة الفقير الىٰ اسماء البشير و النذير(فارسی)، ١٣٩۔ هذه المنكب الىٰ تكثير التشهدات(عربی)، ١٤٠۔مدح نامه سنده(فارسی)

مخدوم صاحب کے ہمعصروں میں صوفی شاعر حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی (متوفی ۱۱۶۵ھ) مخدوم عبد الرؤف بھٹی (متوفی ۱۱۶۶ھ) علی شعر قانع ٹھٹوی (متوفی سن ۱۲۰۳ھ) علم وادب کی خدمت میں مشغول تھے تو دوسری طرف مشہور عالم و فاضل مخدوم محمد قائم مدنی (متوفی ۱۱۵۷ھ) مخدوم محمد حیات (متوفی سن ۱۱۶۳ھ) مخدوم عبدالرحمٰن کھڑائی (متوفی ۱۱۴۵ھ) مخدوم محمد اسمائیل پریالوی (متوفی ۱۱۷۴ھ) سید محمد بقاشاہ (متوفی ۱۱۹۸ھ) علامہ ابو الحسن کبیر مدنی (متوفی ۱۱۳۹ھ) علامہ ابوالحسن ڈاہری (متوفی ۱۱۸۱ھ) درس وتدریس اور تصنیف وتالیف میں مشغول نظر آتے تھے۔

تراب أقدام العلماء

محمد عبد الله الفهيمي السّندی

لاڑکانہ، ۰۳۳۱۳۴۱۵۳۸۰

حالات مترجم

اس کتاب کے محقق ومترجم کا نام علامہ محمد عبداللہ ہے جو حاجی اللہ ڈنہ بن حاجی بکن (رسول بخش) بن محمد صدیق کے فرزند ہیں اور سندھ کی ایک مشہور قوم ''ابڑو'' کے چشم وچراغ ہیں، مسلکاً سُنّی، مذہباً حنفی اور اپنے استاد حضرت قبلہ مفتی سید فہیم احمد شاہ راشدی دامت برکاتم العالیہ کی نسبت سے فہیمی کہلاتے ہیں۔

آپ کی پیدائش سندھ کی ضلع لاڑکانہ سے ۱۲ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ایک گاؤں ''حاجی بکن خان ابڑو'' میں ایک نہایت پاکیزہ گھرانے میں ۱۵ اپریل ۱۹۸۷ء کو ہوئی۔

آپ کا تعلیمی ۔۔۔ کچھ اس طرح ہے کہ ناظرہ قرآن مجید اپنے چچا حاجی اللہ ورایو سے پڑھا۔ اور پرائمری تعلیم اپنے گاؤں کے اسکول میں حاصل کی۔ پھر مڈل تک تعلیم اپنے گاؤں کے ۴ کلومیٹر دور ''رشید وگن'' میں حاصل کی۔ پھر دینی تعلیم کے حصول کیلئے لاڑکانہ شہر میں واقع ''جامعہ اسلامیہ سید غلام مرتضیٰ شاہ'' المعروف ''مدرسہ جیلانیہ'' میں داخلہ لیا اور حضرت علامہ مفتی سید فہیم احمد شاہ راشدی سے درسِ نظامی کی ابتدائی کُتُب پڑھیں۔ پھر دادو کے تعلقہ میہڑ کے مدرسہ ''جامعہ اکبریہ'' میں تعلیم حاصل کی درجہ وُسطانی کی کُتُب پڑھیں۔ پھر مزید تعلیم کے لئے کراچی تشریف لے گئے جہاں ''جامعہ فیضانِ مدینہ'' میں موقوف علیہ تک تعلیم حاسل کی۔ پھر واپس ''لاڑکانہ'' تشریف لے گئے جہاں ''مدرسہ جیلانیہ'' میں مفتی سید فہیم احمد شاہ مدظلہ العالی کے پاس دورہ حدیث میں شامل کُتُبِ احادیث پڑھیں اور سندِ فراغت حاصل کی۔

اس وقت آپ لاڑکانہ شہر کے قدیم مدرسہ ''مدرسہ منورالاسلام'' میں تدریس کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اور اُس کے ساتھ ساتھ ''مدرسہ جیلانیہ'' میں اپنے مہربان استاد حضرت قبلہ مفتی سید فہیم احمد شاہ دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں ''تخصص فی الفقہ'' حاضری دے رہے ہیں، اور ساتھ ساتھ بی اے کے فائنل امتحان کی تیاری بھی کررہے ہیں۔

آپ کو کُتُب دینیہ جمع کرنے کا شوق تو زمانۂ طالب علمی ہی سے رہا ہے خصوصاً کُتُب

نادرہ، قلمی کُتُب کے لئے شاید ہی سندھ کا کوئی کُتُب خانہ ایسا جہاں حصول کُتُب کے لئے موصوف نہ گئے ہوں اور ان سے میری پہلی ملاقات بھی اسی سلسلہ میں ہوئی کہ موصوف کُتُب نادرہ کی تلاش میں ہمارے ہاں قائم ''دارُالکُتُب'' میں تشریف لائے، اس طرح کُتُب جمع کرنے نے شوق کُتُب بینی تک پہنچادیا اور کُتُب بینی کے ذوق نے اُن پر کام کرنے پر برانگیختہ کردیا، کئی لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جن کو صرف کتب جمع کرنے کا شوق ہوتا ہے مگر موصوف اُن لوگوں میں ہیں جو کُتُب جمع کرنے کے ساتھ ساتھ اُن سے خود استفادہ کرتے ہیں اور دوسروں کو فائدہ پہنچانے کا عزم رکھتے ہیں، پس اس عزم کی بناپر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے موصوف سے کچھ کام لے لیا اور اُس کی تفصیل یہ ہے۔

١۔تحقیق فهیمی فی مَسُئلة چهل قدمی، ٢۔تحقیق عبد الله، ٣۔تحقیق وتخریج و سندهی ترجمه "کَشفُ الغِطَا عَن مَایَحلُّ وَیَحرمُ مِن النَوحِ وَالبُکَاء" للمخدوم محمد هاشم التّتوی، ٤۔تحقیق و تخریج و اردو ترجمه "بِنَاءُ الإسُلَام" علامه محمد هاشم التّتوی، ٥۔تحقیق و تخریج و اردو ترجمه "القَوُلُ الأنُور فِی بَیَانِ حُکم لُبسِ الأَحُمر" علامه محمد هاشم التّتوی، ٦۔تحقیق و تخریج عربی "السیف الجلی علی الساب النبی ﷺ" علامه محمد هاشم ٹهٹوی، ٧۔تحقیق و تخریج و اردو ترجمه "تحفة المرغوبه فی افضلیة الدعاء بعد المکتوبه" علامه محمد هاشم ٹهٹوی، ٨۔تحقیق و تخریج و اردو ترجمه "السیف الجلی علی الساب النبی ﷺ" علامه محمد هاشم ٹهٹوی، ٩۔تحقیق و تخریج "الدر النثور علی رد منکری اصحاب القبور" علامه عبد الغفور همایونی۔ اللہ تعالیٰ مترجم کو مزید دینِ متین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

محمد عطاء الله نعیمی

خادم دار الحدیث و الإفتاء بجامعة النُور

لجمعیّة إشاعة أهل السنّة (باکستان)

تقدیم

تمام تعریفیں اللہ کیلئے جس نے دُعا کو عبادت کا مغز بنایا اور عبادت کا حکم فرمایا، پھر اُس پر ثواب مرحمت فرمایا اور دُعاؤں کو قبول فرمایا اور درود وسلام ہوں اُس ذات پر جو اُن تمام فضائل وکمالات کی صاحب ہے جو رسولوں کو عطا کئے گئے بلکہ اُن سے بھی زیادہ فضائل وکمالات دیئے گئے یعنی ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ پر اور آپ کی آل اور آپ کے اصحاب پر۔

امابعد! فُقہا اور مُحدِّثین نے مختلف مسائل فقہیہ میں اَجزاء و رسائل تحریر کئے ہیں اور یہ رسائل واجزاء کثیر ہیں اور اُن کے موضوعات متنوع اور مقاصد مختلف ہیں، ہر تالیف کا کوئی نہ کوئی داعی ہوتا ہے جیسے بعض مسائل کا حکم مبہم ہوتا ہے یا اُن کی دلیل مخفی ہوتی ہے یا اُس میں متعدّد آراء اور اقوال ہوتے ہیں، پس کسی موضوع پر خاص رسالہ یا جزء کی تحریر میں اُس مسئلہ میں وارد مختلف نُصوص کو جمع کر کے حکم بیان کیا جاتا ہے یا اُس میں وارد اقوال کی کیفیت بیان کی جاتی ہے اور بعض رسائل واجزاء اپنے موضوع پر نہایت مفید ہوتے ہیں کہ اُن میں کُتب مطوّلہ سے نُصوص وعبارات ذِکر کر کے اُس موضوع کے متعلق جو کچھ بھی ہوتا ہے ایک جگہ جمع کر دیا جاتا ہے پس جو لوگ اِن رسائل واجزاء کو اہم نہیں سمجھتے جو کچھ بڑی کُتُب میں ہے اُسے ہی کافی جانتے ہیں وہ بڑی غلطی پر ہیں کیونکہ کہا جاتا ہے کہ:

یُوجَدُ فِی الأنھارِ مالَایُوجَدُ فِی البِحَارِ

''نہروں میں وہ کچھ پایا جاتا ہے جو دریاؤں میں نہیں پایا جاتا''۔

اسی لئے امام بخاری نے نماز میں تکبیرات انتقال کے بارے میں ''جزء رفع الیدین'' امام دار قطنی اور ابن عبد البر نے نماز میں جہراً بسم اللہ کے بارے میں، مُلّا علی قاری اور مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی اور علامہ شامی نے تشہُّد میں انگشت اُٹھانے کے بارے میں اور مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی

نے نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ رکھنے کے بارے میں "درھم الصرۃ" صاحب بحر نے مختلف مسائل پر اکتالیس بیالیس رسائل اور علامہ شامی کے متعدد مسائل پر دو جلدوں میں رسائل اور علامہ شرنبلالی نے متنوع مسائل پر ساٹھ رسائل اور مخدوم عبدالواحد سیوستانی نے کئی مسائل پر متعدد رسائل اور امام اہلسنّت امام احمد رضا حنفی نے کثیر مسائل پر مستقل رسائل تحریر فرمائے ہیں، جیسے فتوی مطلقاً امام اعظم کے قول پر ہونے کے بارے میں "أجلَی الأعلام أنّ الفَتوی مُطلقاً عَلی قولِ الإمَام" وضو کے اعتقادی اور عملی فرائض وواجبات کے بارے میں "الجودُ الحُلو فی أرکانِ الوُضوء" زکام کے ناقص وضو نہ ہونے کے بیان میں "لمعُ الأحکام أنّ لَاوُضوءَ مِنَ الزُکام" پانی سے عجز کی ایک سو پچہتر (۱۷۵) صورتوں کے بیان میں "سمحُ النّدری فِیمَا یُورِثُ العجز مِنَ المَاء" دو نمازیں اکھٹی پڑھنے کے شرعی حکم کے بارے میں "حاجِزُ الوَاقِی عن جمعِ الصَّلاتَین"، اذان میں حضور ﷺ کا نام نامی سُن کر انگوٹھے چومنے کے بیان میں "مُنیرُ العَیُنَین فی حُکمِ تقبیلِ الابھامَین"، فضائل ومناقب میں باتفاق علماء ضعیف حدیث کے مقبول ہونے کے بارے میں "الھادُ الکافُ فی حکمِ الضّعَاف" وغیرہا۔

پھر مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسائل وُجوب وعدم وُجوب، استحباب وعدم استحباب کے مابین دائر ہیں اور اِسی طرح یہ رسالہ فرض نماز کے بعد دُعا کے استحباب میں اور اُس میں ہاتھ اُٹھانے اور دُعا کے آخر میں ہاتھ منہ پر پھیرنے کے بارے میں ہے اور یہ رسالہ اپنے موضوع پر کامل ہے کہ بعض لوگ اِن اُمور کو بدعت فی الدین، مخالف السنۃ سید المرسلین ﷺ قرار دیتے ہیں، نماز کے بعد دُعا مانگنے کو اور دُعا مانگنے والے کو اپنے دل میں ناپسند جانتے اور زبان سے بُرا کہتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ فُقہاء ومُحدِّثین بہت پہلے اِس موضوع سے فارغ ہو چکے کہ انہوں نے اِس کے جواز واستحباب پر کُتب حدیث کی شروح اور کُتب فقہ میں تصریح فرمادی ہے: جیسا کہ اِس تصنیف لطیف میں مخدوم علیہ الرحمہ کی ذِکر کردہ احادیث وعباراتِ فقہاء ومُحدّثین سے اِس کا

اندازہ کیا جاسکتا ہے اور بعض فقہاء کرام نے اِس مسئلہ میں مستقل رسالے تحریر کیے جیسا کہ یہ رسالہ اور امام جلال الدّین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ کا رسالہ "فَضّ الوِعَاء عن أحاديثِ رَفعِ اليدَين فی الدُّعاء" اور علامہ سید محمد بن مقبول اہدل یمنی متوفی ۱۲۵۸ھ کا رسالہ "سُنِّيَّة رفعِ اليدَين فی الدّعاءِ بعدَ الصَّلوات المكتُوبة" اور علامہ احمد بن صدیق غُماری مغربی متوفی ۱۳۸۰ھ کا رسالہ "المِنَحُ المَطلُوبة فی استحبابِ رفعِ اليدَين فی الدُّعَاءِ بعد الصّلوَاتِ المَكتُوبة"

لیکن کوئی زمانہ ایسے لوگوں سے خالی نہیں رہا کہ جس میں ایسے لوگ نہ پائے جاتے ہوں جو اُن اُمور سے انکاری نہ ہوں جن اُمور کی مشروعیّت کو وہ جانتے پہچانتے ہیں اور لوگوں کو شکوک وشبہات میں مبتلا کرنے، اُنہیں بدعتی یا گمراہ قرار دینے میں مصروف نہ ہوں اور استحباب کے قائل علماء پر طعن و تشنیع نہ کرتے ہوں حالانکہ وہ لوگ صریح خطاء اور ظاہر غلطی پر ہیں۔

اور اس کا سبب اُن کا یہ گمان ہے کہ اُن کا علم وافر اور اُن کی عقل کامل ہے یا اُن کے خطے میں اِس پر عمل نہیں یا اُن کے علماء نے انہیں اِس کے استحباب کی خبر نہیں دی یا وہ اپنے خطے والوں کے عمل میں ہی علم صحیح اور درست طریقہ دیکھتے ہوں اور اِس گمان میں اکثر وہ لوگ مبتلا ہوتے ہیں جن کا علم ناقص ہوتا ہے، پھر جب اُن میں سے کسی سے کہا جاتا ہے کہ فرض نمازوں کے بعد دُعا مستحب ہے اور اُس میں ہاتھ اُٹھانا مستحب ہے تو انہیں عجیب لگتا ہے کہ وہ اس بات کی طرف دھیان ہی نہیں دیتے ہیں یا اُسے قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے ہیں اور اِنہیں وہ اُن بدعات میں سے قرار دیتے ہیں جن سے وہ خود اُن کے علماء اور اُن کے علاقے والے محفوظ ہیں۔

حالانکہ کسی شئی کا حرام یا اُس کا مکروہ ہونا اُس سے ممانعت سے مستفاد ہوتا ہے اور علم اُصول میں یہ بات ثابت ہے کہ نہی (منع) جب جازِم ہو تو تحریم کا فائدہ دیتی ہے اور جب غیر جازم ہو تو کراہت کا فائدہ دیتی ہے اور تحریم اس آیہ کریمہ سے بھی مستفاد ہے:

﴿قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَاظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ

الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَالَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطَانًا وَّ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَاتَعْلَمُوْنَ﴾ (سورۃ الأعراف، الآیۃ:۳۳)

''تم فرماؤ میرے رب نے تو بے حیائیاں حرام فرمائی ہیں، جو ان میں کھلی ہیں اور جو چھپی اور گناہ اور ناحق زیادتی اور یہ کہ اللہ کا شریک کرو جس کی اس نے سند نہ اُتاری اور یہ کہ اللہ پر وہ بات کہو جس کا علم نہیں رکھتے''۔

اور نہی تحریم کی مثال جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ﴾ (سورۃ النحل، الآیۃ:۱۱۶)

ترجمہ: ''اور نہ کہو اسے جو تمہاری زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ باندھو''

اور کراہت عام ہے جو تحریمی و تنزیہی دونوں کو شامل ہے اور نہی کراہت کی مثال جیسے یہ حدیث شریف میں ہے:

"اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ المَسْجِدَ، فَلَايَجْلِسْ حَتّٰى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ"

یعنی، جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو وہ نہ بیٹھے یہاں تک کہ دو رکعت نماز پڑھے۔

اور نماز کے بعد دُعا اور اُس میں ہاتھ اُٹھانے سے نہی وارد نہیں ہے لہٰذا یہ نہ حرام ہے اور نہ ہی مکروہ۔

پھر کسی شیٔ کا ترک اُس سے منع کی دلیل نہیں ہوتی اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ (سورۃ الحشر، الآیۃ:۷)

''اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو''۔

اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ جسے میرا حبیب ترک کر دے اُس سے رُک جاؤ بلکہ فرمایا جس سے تمہیں منع فرمادے اُس سے رُک جاؤ۔

آپ نمازِ جمعہ ہی کو دیکھئے کہ نبی کریم ﷺ کے ظاہری زمانہ مبارکہ میں مُتعدّد مقامات پر قائم نہیں کیا جاتا تھا اور نبی کریم ﷺ نے اہلِ عوالی کو باوجود اُن کے اور مسجد نبوی کے مابین مسافت کی دُوری کے اپنے ہاں اقامتِ جمعہ کا حکم نہیں فرمایا اور اب جمعہ مُتعدّد مقامات پر قائم ہوتا ہے اور کسی نے بھی اُس کے حرام یا بدعت ہونے کا قول نہیں کیا کیونکہ اِس سے نہی وارد نہیں ہے، پس نبی کریم ﷺ سے نماز کے بعد دُعا میں ترکِ رفع یدین اگر صحت کے ساتھ ثابت بھی ہوتو وہ نہ تحریم کا فائدہ دے گا اور نہ ہی کراہت کا۔

اور پھر یہ بات بھی اُصول میں ثابت ہے کہ آیہ کریمہ یا حدیث شریف اپنے عموم کے ساتھ جب کسی اَمر کو شامل ہوتو وہ اُس کی مشروعیّت پر دلالت کرتی ہے۔

چنانچہ قرآن کریم میں ہے:

﴿اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ﴾ (سورة البقرة، الآية:١٨٦)

''دُعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے''۔

اور حدیث شریف میں ہے کہ:

"إِنَّ اللّٰهَ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يستَحيِى إِذَا رَفَعَ العَبْدُ إِلَيهِ يَدَيهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْراً خَائِبَيْنِ"

یعنی، ''بیشک اللہ تعالیٰ حیاء فرمانے والا کریم ہے وہ حیا فرماتا ہے جب بندہ اُس کی بارگاہ میں ہاتھ اُٹھائے تو وہ ہاتھوں کو خالی نامراد لوٹائے''۔

یہ حدیث شریف اپنے عموم کے ساتھ نماز کے بعد دُعا اور دُعا میں ہاتھ اُٹھانے کو شامل ہے تو نماز کے بعد دُعا اور دُعا میں ہاتھ اُٹھانا مشروع ہوگا اور اسے کسی حال میں بدعت کہنا جائز نہ ہوگا۔

اور امام طبرانی کی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَا رَفَعَ قَوْمٌ أَكُفَّهُمْ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وجَلَّ، يَسْأَلُونَهُ شَيْئاً إِلَّا كَانَ عَلَى اللّٰهِ حَقّاً أَنْ يَضَعَ فِي أَيْدِيهِمُ الَّذِي سَأَلُوا" (المعجم الكبير للطبراني، برقم: ٦/٢٥٥)

یعنی، ''جو قوم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہاتھ اُٹھا کر اُس سے کسی چیز کا سوال کرتی ہے تو اللہ عزّ وجلّ کے ذمہ کرم پر ہے کہ اُن کے ہاتھوں میں وہ رکھے جس کا انہوں نے سوال کیا''۔

حافظ نورالدین ہیثمی نے فرمایا کہ اِس حدیث شریف کے راوی صحیح حدیث کے راوی ہیں،(مجمع الزّوائد، كتاب الأدعيّة، باب ماجاء في الإرشارة في الدّعاء ورفع اليدين، برقم: ١٧٣٤١، ١٩٣/١) پس نماز کے بعد دُعا اور اُس میں ہاتھ اُٹھانے کی مشروعیت بھی اس حدیث شریف کے عموم سے حتمی طور پر ثابت ہے۔

وہ لوگ جو اِس مسئلہ میں اُس دلیل پر اکتفاء نہیں کرتے جو اپنے عموم کے ساتھ اس کی مشروعیّت کو شامل ہے اور خاص دلیل طلب کرتے ہیں انہیں ایسا عظیم خطرہ ہے جو انہیں کُفر تک پہنچادے گا اور انہیں خبر بھی نہ ہوگی، کیونکہ اگر ہر معاملے کی مشروعیّت اور اُس سے وصفِ بدعت کی نفی کے لئے بعینہا خاص دلیل کاوُرود شرط ہو تو کتاب وسنّت کے عمومات مُعطّل اور اُن سے احتجاج باطل ہو جائے گا اور یہ دلائل شرعیّہ کے اکثر کو ڈھانا اور دائرۂ احکام کو تنگ کرنا ہوگا اور اس سے یہ لازم آئے گا کہ شریعت رہتے زمانوں تک پیش آنے والے معاملات کے بارے میں احکامات کے لئے کافی نہیں ہے اور یہ بات قدر شریعت میں نقص کے قول تک پہنچادے گی اور اس قول سے جو حاصل ہوگا وہ کفر کے سوا کچھ نہ ہوگا۔

پھر ہم نے اپنے مسئلے میں صحابہ کرام وتابعین عظام اور آئمہ مسلمین کے اجماع پر عمل کرتے ہوئے دلیلِ عام کے حُجت ہونے سے استدلال کیا یہ ورنہ اس کے لئے دلیل خاص بھی ہے جسے ہم طعن کرنے والوں کے حلق میں زخم لگانے اور اُن کے سینوں میں جلنے والی آگ کو مزید بھڑکانے کے لئے پیش کرتے ہیں چنانچہ امام طبرانی نے محمد بن ابی یحیٰ سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے صحابی رسول حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو دیکھا، آپ نے ایک شخص کو نماز

سے فارغ ہونے سے قبل ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگتے ہوئے دیکھا، پس جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو آپ نے اُسے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ (دُعا کیلئے) ہاتھ نہ اُٹھاتے تھے یہاں تک کہ آپ نماز سے فارغ ہو جاتے (المعجم الکبیر للطّبرانی برقم: ١٣،٣٢٤ـ٩٢/١٤) حافظ نورالدین ہیثمی نے فرمایا کہ اِس حدیث کے رُوات ثقات ہیں۔ (مجمع الزوائد، کتاب الأدعیّة، باب ما جاء فی الإشارہ فی الدّعاء ورفع الیدین، برقم: ١٧٣٤٥، ١٩٤/١٠)

اور دُعا میں ہاتھ اُٹھانے کے بارے میں صریح حدیث حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ سے اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے سوال کرو اُس سے اپنے ہاتھوں کی پشتوں سے سوال مت کرو"۔ حافظ نورالدین ہیثمی لکھتے ہیں کہ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اس حدیث کے رِجال صحیح کے رِجال ہیں سوائے عمار بن خالد واسطی کے اور وہ ثقہ ہیں۔ (مجمع الزّوائد، کتاب الأدعیّة، باب ماجاء فی الإشارة فی الدّعاء ورفع الیدین، برقم: ١٧٣٤٦، ١٩٤/١٠)

اور امام طبرانی نے یہ بھی روایت کیا کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا "ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھا اور اللہ تعالیٰ سے کشائش کا سوال کر"۔ (المعجم الکبیر للطّبرانی، برقم: ٣٨٤٢، ١١٧/٤)

حافظ نورالدین ہیثمی میں فرماتے ہیں اس حدیث کی سند حَسن ہے (مجمع الزوائد، کتاب الأدعیة، باب ماجاء فی الإشارة فی الدُّعاء ورفع الیدین، برقم: ١٧٣٤٢، ١٩٣/١٠)

امام طبرانی کی روایت ہے کہ حضرت خلاّد بن السائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب دُعا فرماتے تو اپنے مبارک ہاتھوں کی ہتھیلیاں اپنے چہرہ اقدس کی طرف اُٹھاتے۔ (المعجم الکبیر للطّبرانی، برقم: ٦٦٢٥، ١٤١/٧)

اور ابویعلی اور طبرانی نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا "بیشک اللہ تعالیٰ حیا فرمانے والا کریم ہے وہ اپنے بندے سے حیا فرماتا ہے کہ وہ اپنے ہاتھ اُٹھائے اور وہ انہیں خالی لوٹا دے اُن میں کچھ نہ ہو"۔ (مسند أبي يعلى، برقم: ١٨٦٨/١٠١، ص ٤٢٧، ايضاً، المعجم الأوسط من اسمه عبدان، برقم: ٣،٤٥٩١/٢٨٠ وقال الهيثمي: وفيه يوسف بن محمد بن المنكدر، وقد وثق على ضعفه بقية رجالهما رجال الصّحيح)

پہلی حدیث میں صراحۃً نماز کے بعد ہاتھ اُٹھانے کا ذکر ہے جبکہ دوسری احادیث میں مطلقاً دعا کے لئے ہاتھ اُٹھانے کا ذکر ہے تو یہ احادیث اپنے عُموم کے ساتھ نماز کے بعد ہاتھ اُٹھانے کو شامل ہیں اور امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے "فضّ الوِعاء عن أحاديث رفع اليدَين في الدُّعاء" کے نام سے ایک رسالہ تحریر فرمایا ہے جس میں ایک سو (١٠٠) احادیث ذِکر کی ہیں اور اس کا ذکر امام سیوطی نے "تقريب النّووی" کی شرح "تدريب الرّاوی" (١٨٠/٢ فی النوّع ٣٠) میں بھی کیا ہے اور لکھا ہے کہ دُعا میں ہاتھ اُٹھانے کی احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر معنوی کے ساتھ متواتر ہیں اور متواتر کی بحث میں فرمایا بعض وہ ہیں جن کا معنی متواتر ہے جیسے دُعا میں ہاتھ اُٹھانے کی احادیث، میں نے انہیں ایک جُزء میں جمع کیا ہے لیکن وہ قضایا مختلفہ ہیں پس اُن میں سے ہر قضیہ متواتر نہیں ہے اُن میں قدر مشترک دعا کے وقت ہاتھ اُٹھانا ہے اور وہ باعتبار مجموع کے متواتر ہے۔ (تدريبُ الرّاوی، ١٨٠/٢، النّوع، ٣٠)

اور علماءِ اُصول نے فرمایا ہے کہ سنّت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال اور تقریرات ہیں یہ نہیں فرمایا کہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تُروک ہیں، کیونکہ ترک حکم شرعی نہیں ہے اور نہ ہی تشریعِ میں اُسے کوئی اثر ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے "جب میں تمہیں کسی اَمر کا حکم دوں تو تم اُس کی حسب استطاعت بجا آوری کرو اور جب تمہیں کسی شئ سے منع کر دوں تو اُس سے اجتناب کرو"، یہ نہیں فرمایا کہ جب میں کسی شئ کو ترک کر دوں تو تم اُس سے اجتناب کرو، پس ترکِ شئ اُس سے منع پر دلالت نہیں کرتا وہ تو صرف جوازِ ترک پر دلالت کرتا ہے۔ کما قال العلامه الغُماری

فی تقدیم "سُنّية رَفعِ اليدين" (ص ۱۲۹)

پس نبی کریم ﷺ نے کبھی نماز چاشت کو ترک فرمایا ہے تو آپ کا ترک فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کا ترک جائز ہے کیونکہ اگر یہ نماز واجب ہوتی تو ترک نہ فرماتے، اِسی طرح دُعا میں ہاتھ بلند فرمانا کبھی ترک فرمایا ہے تو یہ اُس کے جوازِ ترک کی دلیل ہے نہ کہ ممنوع ہونے کی۔

پھر نبی کریم ﷺ کے بعض مندوبات کو چھوڑ دینے کو منع کی دلیل بنانے میں خیر کے کثیر ابواب کو بند کرنا اور اُس کے تارک کو اُس کے ثواب کی تحصیل سے محروم کرنا لازم آئے گا جو کہ کسی طرح بھی جائز نہیں کیونکہ مندوبات کی طرف ہدایت کیلئے آیات واحادیث کا عموم کافی ہوتا ہے جو فعل خیر پر دلالت کرتا ہو۔

اور جس شخص کا سینہ کشادہ ہوگا اور وہ اہلِ انصاف میں سے ہوگا اور اپنی آنکھوں سے اُس نے تعصّب کی عینک اُتار دی ہوگی اور وہ جب اِس رسالہ کو پڑھے گا تو حق کو پہچان لے گا۔ اور ہم نے اِسے حق اِس لئے کہا کہ اِس مؤقف پر دلائل قویّہ اور نُصوص صریحہ کثیرہ موجود ہیں کہ جن کا انکار صرف معاندہی کرسکتا ہے اور اس صحیح مؤقّف سے عُدول وہی کرے گا کہ جس کے دل میں یہ بات گھر کر گئی ہوگی کہ جس پر وہ ہے وہی سنّت مشروعہ ہے اور جو اس کے خلاف ہے وہ بدعت ممنوعہ ہے۔

اور سلیم العَقل اور غیر مُعانِد شخص اِس سے اپنے خطا پر واقف ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے ہم خیال لوگوں کو بھی خطا پر متنبہ کرے گا، اور یہی سیدھا راستہ ہے کہ جس پر ایک مسلمان کو چلنا چاہئے کہ جب اُس کے لئے حق ظاہر ہو جائے تو حق کو قبول کرلے اور سلف صالحین کا یہی طریقہ تھا جیسا کہ ابن القیم کے "کتاب الرّوح" میں ہے کہ خلاّل نے کہا کہ مجھے خبر دی حسن بن احمد ورّاق نے وہ کہتے ہیں کہ بیان کیا مجھے علی بن موسیٰ حدّاد نے جو "صدوق" تھے وہ فرماتے ہیں میں امام احمد بن حنبل اور محمد بن قُدامہ جوہری کے ساتھ ایک جنازہ میں تھا، پس جب میّت کو دفن

کیا گیا تو ایک نابینا شخص قبر کے پاس بیٹھ کر قرآن کریم کی تلاوت کرنے لگا، تو امام احمد بن حنبل نے اُسے کہا کہ اے پڑھنے والے! قبر کے پاس قرآن کریم کی تلاوت بدعت ہے۔

پس جب ہم قبرستان سے نکلے تو محمد بن قُدامہ نے امام احمد سے کہا اے اباعبداللہ! آپ مُبشِّر حلبی کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ ثقہ ہیں، پوچھا آپ نے اُن سے کچھ لکھا ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں تو محمد بن قُدامہ نے کہا مجھے مُبشِّر حلبی نے عبدالرحمٰن بن العلاء بن اللجلاج سے خبر دی، انہوں نے اپنے والد سے بیان کیا کہ انہوں نے وصیّت کی کہ جب مجھے دفن کیا جائے تو میرے سرہانے سورۂ بقرہ کی ابتدائی اور آخری آیات کی تلاوت کی جائے اور فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اِس کی وصیّت کرتے ہوئے سُنا ہے، تو امام احمد نے اُنہیں کہا لوٹو اور اُس شخص سے کہو کہ قرآن کریم کی تلاوت کرے۔

اور احقر کا اپنا مشاہدہ بھی رہا ہے کہ علماءِ حقہ حق قبول کرنے میں تأمل نہیں کرتے، حضرت پیر ابراہیم جان سرہندی علیہ الرحمۃ کے مدرسہ کے مفتی صاحب نے ایک فتویٰ لکھا اور حضرت علیہ الرحمۃ نے اُس پر تصدیقی کلمات تحریر فرمائے اور دستخط فرمادیئے، جب وہ فتویٰ ہمارے استاد، شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد احمد نعیمی مدظلہ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا مفتی صاحب نے اِس میں جو عبارت تحریر کی ہے اُس کے مطلب کو سمجھنے میں اُن سے سہو ہوا ہے اور آپ نے اُسی استفتاء کا جواب لکھا اور حضرت پیر صاحب علیہ الرحمہ کو بھجوادیا جب یہ جواب آپ کے پاس پہنچا تو آپ نے اُسے پڑھتے ہی اپنے دارالافتاء سے جاری ہونے والے فتویٰ سے فوراً رجوع فرمالیا اور رُجوع نامہ لکھ کر دیا اور سہو پر آگاہی کا شکریہ بھی ادا کیا۔

اور یہ رسالہ "التُّحفَةُ المَرغُوبَةِ فِی أَفضَلِیَّةِ الدُّعَاءِ بَعدَ المَکتُوبَةِ" ایک جامع اور اپنے موضوع پر کامل تحریر ہے جو علامہ کبیر، مُحدِّث، فقیہ مخدم محمد ہاشم ٹھٹوی (المولود ۱۱۰۴ھ والمتوفی ۱۱۷۴ھ) کی تصنیف ہے یہ رسالہ ۱۴۰۳ھ میں مفتی سید شجاعت علی قادری مہتمم دارالعلوم

نعیمیہ، کراچی کی تحقیق سے کراچی سے شائع ہوا اور مفتی صاحب مرحوم نے اِس رسالہ کا مخطوطہ احقر کے دادا اُستاد مفتی اعظم سندھ مفتی محمد عبداللہ نعیمی شہید علیہ الرحمہ سے حاصل کیا تھا جس کا ذِکر آپ نے اپنی تحقیق کے مقدمہ میں بھی کیا، پھر ۱۴۱۶ھ میں علامہ عبدالفتاح ابوغُدّہ نے اِس رسالہ کو مختصر کیا اور اپنی تحقیق سے اِس موضوع پر دیگر رسائل کے ساتھ جمع کیا جسے ۱۴۱۷ھ میں "مکتب المطبوعات الإسلامیّة" حلب اور "دار البشائر الإسلامیّة" بیروت نے "ثَلَاثُ رَسَائِل فِی اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ وَرَفْعِ الیَدَیْنِ فِیْهِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ الْمَکْتُوْبَةِ" کے نام سے شائع کیا۔

اور اب برادرم علامہ محمد عبداللہ فہیمی سندھی زِیدمجدُہٗ نے مخطوطات سے اِس رسالہ کو نقل کیا اور تحقیق وتخریج اور تراجم علماء وتعارف کُتُب کے ساتھ اِس کا اُردو ترجمہ بھی کیا جو کہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی علیہ الرحمہ نے اِس رسالہ کو دو ابواب اور ایک خاتمہ میں تقسیم کیا ہے، پہلا باب فرض نماز کے بعد اصل دُعا کے سنّة مستحبہ ہونے کے بیان میں ہے اور دوسرا باب اِس کا بیان ہے کہ فرض نماز کے بعد سنّت سے قبل دُعا بلا کراہت جائز ہے اور خاتمہ میں اُن روایات فقہیّہ کا جواب ہے کہ جن سے مخالفین نے استدلال کیا ہے اور اِس رسالہ کا ماحاصل ذِکر کیا ہے۔

پھر ہر باب کو دو فصلوں میں تقسیم کیا ہے، پہلی فصل میں اُن احادیث کا ذکر ہے جو مقصود پر دلالت کرتی ہیں اور دوسری فصل اُن روایات فقہیّہ کے بیان میں ہے جو مقصودِ پر دلالت کرتی ہیں اور مُصنِّف نے صرف کُتُب فقہ حنفی سے روایات نقل کرنے پر ہی اکتفا کیا اور اِسی پر اعتماد کیا ہے کیونکہ وہ خود حنفی تھے اور آپ نے اِسے اپنے مُلک کے علماء وطلباء کے لئے تحریر کیا اور وہ سب حنفی تھے، لیکن علامہ عبدالفتاح ابوغُدّہ نے جب اِس کو مختصر کیا تو عبارات فقہیّہ کو حذف کر دیا اور اس حذف کی وجہ بیان کرتے ہیں کہ "جب میں نے بلادِ عربیہ کے علماء وطلباء کے لئے اِس رسالہ کی خدمت کا عزم کیا تو میں نے روایاتِ فقہیّہ اور اخبارِ غریبہ غیر محفوظ کے حذف کے ساتھ اِس کا

اختصار کیا کیونکہ احادیثِ صحیحہ اور جو اُن کے مقارب ہیں وہ مطلوب اور ثبوتِ مسئلہ کے لئے کافی ہیں، مگر روایات فقہیّہ کا حذف وہ اس لئے کہ فرض نماز کے بعد دُعا اور اُس میں ہاتھ اُٹھانا کُتب فقہ میں موجود ہے جس کا کوئی فقیہ انکار نہیں کرتا خصوصاً کُتب فقہ حنفی تو وہ نماز کے بعد استحباب دُعا پر متفق ہیں''۔(ثلاث رسائل فی استحباب الدُّعاء، ص ۱۰۔۱۱)

اس تحقیق سے جو نتیجہ حاصل ہوا وہ یہ ہے کہ فرض نمازوں کے بعد مختصر دُعا مستحب ہے چاہے نماز ظہر، مغرب اور عشاء ہو اور مذکورہ نمازوں کے بعد طویل دُعا مکروہ تنزیہی ہے جس کا مرجع خلافِ اَولیٰ ہے اور فرائض کے بعد جو دُعا ہمارے ہاں مانگی جاتی وہ مختصر ہی ہوتی ہے۔

محمد عطاء الله نعیمی
خادم دار الحدیث و الإفتاء بجامعة النُّور
لجمعیّة إشاعة أهل السنّة (باکستان)

عملی فی تحقیق الرسالة و تخریجها

اِس رسالے کی تحقیق میں ہم نے مندرجہ ذیل کام کیئے۔

☆...... ہم نے اِس مخطوطہ کو ایک مخطوطہ اور مطبوعہ کتاب کے ساتھ موازنہ کیا۔

☆...... ترجمہ کرنے میں تسہیل سے کام لیا تاکہ قاری کو پڑھنے میں آسانی ہو۔

☆...... جہاں کہیں مشکل مقام محسوس ہوا وہاں تعلیق یا توضیح قائم کی ہے۔

☆...... آیاتِ قرآنی، اَحادیثِ نبویّہ اور فقہی روایات کی حتی المقدور اُن کے مصادر سے تخریج کی ہے تاکہ قاری کو اصل کتاب میں تلاش کرنے کے لئے آسانی ہو۔

☆...... مُصنّفِ علیہ الرحمۃ کی ذِکر کردہ کُتُب کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔

☆...... اِس رسالے میں جو اَعلام ذکر کیئے گئے ہیں اُن کا احوال پیش کیا گیا ہے۔

☆...... مُصنّف علیہ الرحمہ کے مختصر اُحالات بیان کیئے ہیں۔

☆...... اِس رسالہ پر تقدیم لکھوائی ہے۔

☆...... اس رسالہ میں پائے جانے والے عنوانات کی فہرست پیش کی ہے۔

☆...... اِس رسالے کی فہرس اور مآخذ و مراجع کی فہرست بنائی ہے۔

اِنسان نسیان سے ہے۔ میں اِس بات کا اِعتراف کرتا ہوں کہ اِس ترجمہ، تخریج یا تحقیق میں جو بھی خوبیاں ہیں وہ ربّ العٰلمین عزّ وجلّ کے اِحسانات اور سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عنایات اور سیدی وسندی شیخ الاسلام مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے فیوض کا اثر ہے۔ اور جو اِس میں عُیوب وخامیاں ہیں اِس میں میرے نسیان کو دخل ہے لھٰذا جہاں کہیں عیب وخامی پہ مطلّع ہوں برائے کرم مجھے ضرور آگاہ فرمایئے گا۔

تراب أقدام العلماء

محمد عبد الله الفهيمي السّندي

لاڑکانہ، ۰۳۳۱۳۴۱۵۳۸۰

وصفُ المَخطُوطة

ہم نے اِس رسالے کی تحقیق، تخریج وترجمہ کرتے وقت دو مخطوطوں کا اِعتبار کیا ہے۔

مخطوطہ (اَلف):

یہ مخطوطہ "المکتبةُ الکریمیّة" لأستاذ العلماء و الحُفّاظ جامعِ المعقول و المنقول فقیہِ العصر مفتی سیّدی و أستاذی قبلہ و کعبہ کریم بخش مگسوی جشموی أفاض اللہ تعالیٰ فیوضہ علینا واقع مدرسہ عربیہ اکبریہ دار القرآن جامع اکبری مسجد میہڑ ضلع دادو سندھ میں موجود ہے۔ اِس مخطوطہ کا خط صاف لیکن اَلفاظ باریک ہیں، یہ مخطوطہ پندرہ (۱۵) صفحات پہ مشتمل ہے، ہر صفحہ (۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸) سُطور پر مشتمل ہے۔ ہر سطر (۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳) کلمات پہ مشتمل ہے۔ خط واضح ہے اور یہ مخطوطہ مکمل اور صحیح وسالم ہے۔ اِس کے آخر میں نسخ کی تاریخ اور ناسخ کا نام اِس طرح لکھا ہوا ہے:

و قد کتَبَ تلك الرّسائل الأَحقرُ الأنام الرّاجی فی رَحمةِ ذی الجَلال القَوِی أبو الجمال خُدا بخش الملوی غفر اللہ لہ و لِوَالدَیہ و جمیعِ المُسْلِمِیْن و المُؤمِنِیْنَ فی تاریخ العشرة من شھر ذی الحجّ فی سنة ۱۳٤۲ ھ اللّٰھم أثبت فی السنّة و الجماعة آمین۔۱۲

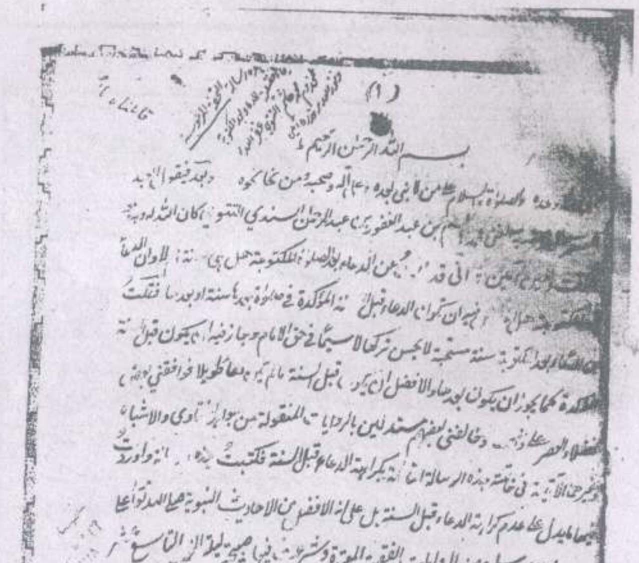
مخطوطہ (ب):

یہ مخطوطہ علامہ ڈاکٹر مولوی عبد الرسول مگسی کے کُتب خانے "المَکتبةُ القَادریّة" میں موجود ہے۔ اِس رسالے میں اُنیس (۱۹) صفحات ہیں اور ہر صفحے میں (۱۸، ۱۹، ۲۴، ۲۵) سطریں ہیں، اِس مخطوطہ کا خط صاف اور الفاظ واضح ہیں اور یہ مخطوطہ مکمل اور صحیح وسالم ہے۔ اِس کے آخر میں ناسخ کا نام اِس طرح لکھا ہوا ہے:

تمام شُد از دستِ حافظ موسیٰ الیاسی از نسخۂ مولوی عبدالرؤف صاحب شخارفوری نقل کردہ شُد یداز نسخہ قدیمہ مولوی لعل محمد صاحب متعلوی۔



مخطوطہ (اَلف) کا پہلا صفحہ



(۱)

بسم الله الرحمن الرحيم

[illegible] والصلوة والسلام على من لا نبي بعده وعلى آله وصحبه ومن نحا نحوه وبعد فيقول [illegible]

[illegible] بن عبد الغفور بن عبد الرحمن السندي التتوي كان الله له [illegible]

[illegible] اني قد [illegible] عن الدعاء بعد الصلوة المكتوبة [illegible] لاوان الدعاء

[illegible] قبل [illegible] المؤكدة في صلوة بعدها سنة او بعد ما فقلت

[illegible] المكتوبة سنة مستحبة لا يحسن تركها لا سيما في حق الامام وجاز فيه ان يكون قبل [illegible]

المؤكدة كما يجوز ان يكون بعدها والافضل ان يكون قبل السنة [illegible] طويلا [illegible]

[illegible] بعضهم مستدلين بالروايات المنقولة من [illegible] والاشباه

[illegible] العصر [illegible] بكراهة الدعاء قبل السنة فكتبت [illegible] واوردت

[illegible] في خاتمة هذه الرسالة [illegible] من الاحاديث النبوية صلى الله [illegible]

فيما يدل على عدم كراهة الدعاء قبل السنة بل على انه الافضل من الاحاديث النبوية صلى الله [illegible]

[illegible] نبينا محمد [illegible] وسلم ومن الروايات الفقهية المعتمدة وشرعت فيها صبيحة ليلة [illegible] التاسع عشر

من شهر صفر المظفر سنة الف ومائة وثمانين وستين من الهجرة النبوية على [illegible] افضل الصلوات

واشرف [illegible] السلام والتحية وسميتها التحفة المرغوبة في افضلية الدعاء بعد المكتوبة [illegible]

على بابين وخاتمة الباب الاول في ان الدعاء بعد المكتوبة سنة مستحبة الباب الثاني في ان الدعاء

بعد المكتوبة قبل السنة جائز [illegible] بل [illegible] من ان يكون بعد السنة [illegible]

في بيان الروايات التي [illegible] وبيان [illegible] هذه الرسالة الباب الاول في [illegible] الدعاء

بعد المكتوبة سنة [illegible] وفيه فصلان الفصل الاول في الاحاديث الواردة في ان الدعاء بعد

المكتوبة سنة مستحبة فاقول [illegible] العظيم قد اخرج الترمذي في سننه والنسائي في [illegible]

والطبراني [illegible] رضي الله [illegible] يا رسول [illegible] الدعاء اسمع قال [illegible]

مخطوطہ (ب) کا آخری صفحہ

اَلتُّحْفَةُ الْمَرْغُوْبَةُ

فِیْ أَفْضَلِیَّةِ الدُّعَاءِ بَعْدَ الْمَکْتُوْبَةِ

بسم الله الرحمن الرحيم

سب تعریفیں اُس کے لئے جو اپنی ذات میں یکتا ہے۔اور درود وسلام اُس نبی پر جس کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آل واصحاب اور آپ کی پیروی کرنے والوں پر بھی۔اُس کے بعد اپنے بے نیاز ربّ کی رحمت کا محتاج بندہ محمد ہاشم بن عبد الغفور بن عبد الرحمٰن سندھی ٹھٹوی اُس کے لئے ہر گھڑی اور ہر آن اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو عرض کرتا ہے کہ مجھ سے سوال کیا گیا کہ فرض نماز کے بعد دُعا مانگنا سنّت ہے یا نہیں؟ اور وہ فرض نماز جس کے بعد سُنَنِ مؤکدہ ہیں اُن فرض نمازوں میں فرض کے بعد دُعا مانگنا سنّت ہے یا نہیں؟

میں کہتا ہوں کہ بیشک فرض نماز کے بعد دعا مانگنا سنتِ مُستحبہ ہے اور اُس کا ترک اچھا نہیں ہے بالخصوص اِمام کے لئے۔فرض نماز کے بعد سُنّت سے پہلے بھی دُعا مانگنا جائز ہے جس طرح بعد میں دُعا مانگنا جائز ہے۔لیکن سُنتِ مؤکدہ سے پہلے دُعا طویل نہ ہو۔

پس میرے بعض ہمعصر علماء میرے ساتھ متفق ہو گئے اور بعض نے اِختلاف کیا بایں طور کہ "جَواھِرُ الفَتَاویٰ " (۱)، "الأشباہ" (۲) وغیرہما جن کا ذکر میں اِس رسالہ کے خاتمہ میں

۱۔ یہ اِمام رُکن الدین أبی بکر محمد بن أبی المفاخر بن عبد الرشید الکرمانی الحنفی متوفی ۵۶۵ھ کی کتاب ہے۔ مُصنِّف علیہ الرحمۃ نے اِس کتاب کو چھ اَبواب میں تقسیم کیا ہے، پہلے باب میں رُکن الدین أبو الفضل الکرمانی کے فتاویٰ، دوسرے باب میں جمال الدین الیزدی کے فتاویٰ، تیسرے باب میں عطاء بن حمزۃ السعدی کے فتاویٰ، چوتھے باب میں عمر النسفی کے فتاویٰ، پانچویں باب میں أبو محمد سلیمان بن حسن الکرمانی کے فتاویٰ، اور چھٹے باب میں ائمۃ المتأخرین کے فتاویٰ ہیں۔یہ کتاب طبع شُدہ نہیں ہے۔اور اس کا عکس فقیر کے کُتب خانے "المکتبۃُ الأویسیّہ" میں موجود ہے۔دیکھئے کشفُ الظُّنون ،باب الجیم، ج۱، ص۶۱۵، ھدیۃ العارفین،باب اللّام، ج۲، ص۹۵

۲۔ اِس کتاب کا نام "الأَشباہ و النَّظائر " ہے۔یہ کتاب زین العابدین بن ابراہیم بن نجیم متوفی ۹۷۰ھ کی تصنیف ہے۔علامہ مصطفیٰ بن خیر الدین نے " تَنوِیرُ الأَذھَان والضَّمَائِرِ فی شرحِ الأشبَاہ والنَّظائر " کے نام سے اِس کی شرح لکھی ہے۔علامہ محمد بن محمد التمر تاشی نے " زَوَاھِرُ الجَوَاھِر النَّضَایر " کے نام سے اِس کتاب پر حاشیہ لکھا ہے۔اِس کے علاوہ کئی علماء نے بھی اِس کتاب پر تعلیق کا کام کیا ہے۔یہ کتاب طبع شُدہ ہے۔دیکھئے کشفُ الظُّنون ،باب الألف، ج۱ ،ص۸۱

کرنے والا ہوں سے اِستدلال کرتے ہوئے کہا کہ فرض نماز کے بعد سنّتِ مؤکّدہ سے پہلے دُعا مانگنا مکروہ ہے۔ پھر میں نے رسالہ لکھنا شروع کیا۔ اور اِس میں ایسے اَقوال کو جمع کیا ہے جو اِس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ فرض نماز کے بعد سُنّت سے پہلے دُعا مانگنا مکروہ نہیں ہے بلکہ اَفضل ہے۔ اور اَحادیثِ نبویّہ اور روایات فقہیّہ معتمدہ سے ثابت ہے۔ میں نے اِس رسالے کو بُدھ رات کے دن ۲۹ صفر المظفر ۱۱۶۸ھ میں لکھنا شروع کیا۔ اور اِس کا نام "التُّحفَةُ المَرْغُوبَةُ فِی أَفْضَلِيَّةِ الدُّعَاءِ بَعْدَ المَكْتُوبَة " رکھا۔ اِس رسالے میں دو باب اور ایک خاتمہ ہے۔ پہلے باب میں یہ ثابت کیا ہے کہ فرض نماز کے بعد دعا مانگنا سنّتِ مستحبّہ ہے اور دوسرے باب میں یہ ثابت کیا ہے کہ بیشک فرض نماز کے بعد سنّتِ مؤکّدہ سے پہلے دُعا مانگنا بلا کراہت جائز ہے بلکہ اَفضل ہے لیکن وہ دُعا طویل نہ ہو۔ اور خاتمہ میں اُن روایات کا بیان ہے جن سے مُخالفین نے اِستدلال کیا ہے اور اِس رسالے کا ماحاصل بیان کیا ہے۔

پہلا باب

﴿ فرض نماز کے بعد دُعا مانگنا سُنّتِ مُستحبّہ ہے ﴾

اور اِس میں دو فصلیں ہیں

۱۔ پہلی فصل

اُن اَحادیث کا بیان جو اِس بات پہ دال ہیں کہ فرض نماز کے بعد دعا مانگنا سُنّتِ مُستحبہ ہے۔ پس میں عظیم پروردگار عزّ وجلّ سے مدد لیتے ہوئے کہتا ہوں کہ: ترمذی (۳)

۳۔ آپ کا نام اِمام ابوعیسیٰ بن سورۃ بن موسیٰ بن الضّحاک ابن السکن السلمی الترمذی ہے جو ۲۰۹ھ میں بلخ کے شہر ''ترمذ'' میں پیدا ہوئے۔ آپ کی تصانیف میں "الجامعُ الصَّحِيح"، "كتابُ العِلَل"، "كتابُ التَاريخ" اور "كتابُ الشَّمَائل النَّبوِيَّة" وغیرہا شامل ہیں۔ آپ کا وصال ۱۳ رجب المرجب ۲۷۹ھ کو ''ترمذ'' میں ہوا اور وہیں دفن ہوئے۔ دیکھئے: تَهذِيبُ التَّهذِيب، ترجمة محمد بن عيسىٰ، رقم ۷۳۳۰، ج ۵، ص ۲۳۱، و كشف الظُّنون، ج ۲، ص ۱۹۷۹

اَپنی "سُنَن " (۴) میں اور نسائی (۵) "عَمَل الیوم و اللّیلة " (۶) میں حضرت ابی اُمامہ باھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ: بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں عرض کیا گیا کہ کون سی دُعا زیادہ مقبول ہے؟ (۷) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''آدھی رات کے بعد والی دُعا اور فرض نماز کے بعد والی دُعا۔'' (۸) ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث ''حَسَن'' ہے۔ (۹) علامہ عبد الحق (۱۰) اَپنی فارسی کتاب

۴۔ اِس کا نام "الجامِعُ الصَّحِیح " و "سُنَنُ الترمذی ". ہے۔لیکن اِس کا زیادہ مشہور نام "الجامِعُ الصَّحِیح " ہے اور چونکہ اِس کتاب کی ترتیب ابوابِ فقہ پر بھی ہے اس لئے اِسے سُنَن بھی کہا جاتا ہے۔یہ کتاب مطبوع شُدہ ہے۔جامع الترمذی کی کافی شروحات ہیں جن میں ابن عربی متوفی سنہ ۵۴۶ھ کی "عارضةُ الأحوذِی" اور عمر بن رسلان متوفی ۸۰۵ھ "العُرفُ الشَّذی" اور سیوطی کی "قوتُ المُغتذِی" وغیرہم مشہور ہیں۔

۵۔ آپ کا نام الامام الحافظ اَبوعبدالرحمٰن اَحمد بن علی بن شعیب بن علی الخراسانی ہے،آپ کی ولادت ۲۱۴ھ میں ہوئی،آپ کی تصانیف میں: "کتاب الجُمعة "، "المُجتَبی فی مُختَصر السُّنَن الکُبری "، "مناسکُ الحجّ " وغیرہم شامل ہیں،آپ کا "الرملة" میں ۳۰۳ھ میں وصال ہوا۔دیکھئے: کشفُ الظّنون، باب السّین المھملة، ج ۲، ص ۱۰۰۶، ھَدیَةُ العَارِفین باب السّین، ج ۱، ص ۵۶

۶۔ اِس کتاب میں رات اور دن کے وظائف اور دُعائیں مذکور ہیں۔اور یہ کتاب طبع شُدہ ہے۔

۷۔ یہاں دُعا عام ہے جو حاجات مانگنے اور ماثورہ دُعائیں مانگنے دونوں کو شامل ہے۔

۸۔ عَمَلُ الیوم و اللّیلة للنّسائی، ما یستحب من الدّعاء دبر الصّلوٰة المکتوبة، الحدیث: ۱۰۷، ص ۱۸۶ أیضاً سُنَن التّرمذی، الدّعوات مِن رسُول اللّٰہ، ما جاء فی عقد التّسبیح بالید، الحدیث: ۳۴۹۹، ج ۵، ص ۵۲۶

۹۔ سُنَن التّرمذی، کتاب الدّعوات من رسول اللہ ﷺ، باب ما جاء فی عقد التّسبیح بالید، الحدیث: ۳۴۹۹، ج ۵، ص ۵۲۶

۱۰۔ آپ کا نام اِمام خاتم المحققین الفقیہ ، المحدّث عبد الحق بن سیف الدّین بن سعد اللہ البخاری الدّہلوی ہے۔ہند کی سرزمین پہ سب سے پہلے آپ ہی نے علمِ حدیث پھیلایا۔آپ کی ولادت ۹۵۸ھ میں ہوئی۔آپ کی تصانیف کافی زیادہ ہیں۔اُن میں سے "أشعةُ اللّمعات شرح المِشکاة " ، "لَمعَاتُ التّنقِیح شرح مِشکواةُ المَصَابِیح " ، "تکمیلُ الإیمان وتقوِیةُ الإیقان" ، " جذابُ القُلوب

شرح مشکوۃ (۱۱) میں فرماتے ہیں کہ: اِس عبارت سے یہ ظاہر ہوا کہ دُعا سے مراد فرض نماز کے بعد جو مُتصل ہو۔ (۱۲) بخاری (۱۳) اَپنی "تـاریخ أُوسَط" میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ: ''بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد دُعا فرماتے تھے۔'' (۱۴)

امام مسلم (۱۵) حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ: جب

إلى طريقِ المَحْبُوب " (جس کا عکس فقیر کے کُتب خانے "المكتبةُ الأويسيّه" میں موجود ہے)" جَذبُ القُلُوب إلى دَارِ المَحْبُوب " ، " أخبارُ الأخيَار في أسرَارِ الأَبرَار " وغیرہا شامل ہیں، آپ کا وصال ۱۰۵۲ھ میں دہلی میں ہوا، وہیں آپ کی قبر مشہور و معروف اور لوگوں کی زیارت گاہ ہے۔ دیکھئے: كشفُ الظُنون، باب الجيم، ج ۱، ص ۵۸۱، مُعجمُ المُؤلِفين، ج ۵، ص ۹۱

۱۱۔ اس کا نام "أشعةُ اللّمعَات شرح المِشكَاة" ہے۔ اور یہ کتاب طبع شُدہ ہے۔

۱۲۔ أشعةُ اللّمُعَات، كتاب الصَّلوٰة، باب الذّكر بعد الصَّلوٰة، الفصل الثّاني، ج ۱، ص ۴۱۸

۱۳۔ آپ کا نام اِمام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بخاری جُعفی ہے۔ ۱۳ شوال المکرّم ۱۹۴ھ میں بخارا میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ایک عظیم مُحدّث اور صالح اِنسان تھے۔ اِمام بخاری کی تصانیف بیس سے زیادہ ہیں۔ اور آپ کے تلامذہ کی تعداد لاکھ سے زائد تھی۔ یکم شوال المکرّم ۲۵۶ھ میں ۶۲ سال کی عمر گذار کر اِس جہانِ فانی سے کُوچ فرمایا۔ اِمام بخاری کے وصال کے بعد آپ کی قبر مُبارک کی مٹی سے مُشک کی خوشبو آتی تھی اور لوگ آپ کی قبر کی مٹی کو بطورِ تبرک لے جایا کرتے تھے۔ ایک بار اہلِ سمرقند قحط میں مبتلا ہوئے متعدد بار بارش کی دُعائیں کیں مگر بارش نہ ہوئی، کسی نے وہاں کے قاضی سے کہا تم لوگوں کے ساتھ اِمام بخاری کی قبر پہ جاؤ وہاں جا کر دُعا مانگو چنانچہ قاضی صاحب لوگوں کے ساتھ اِمام بخاری کی قبر پہ آئے اور لوگوں نے صاحبِ قبر کے وسیلے سے دُعائیں کیں تو اِتنی بارش ہوئی کہ لوگ سات دن تک سمرقند نہ جا سکے۔ (مِرقاةُ المَفَاتِيح ، حطبة الكتاب، ص ۵۷)

۱۴۔ تاريخُ الأَوسَط، ج ۵، ص ۱۔ اور یہ حدیث شریف "التاريخ الكبير" للبخاری میں اس طرح ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز کے بعد دُعا فرمایا کرتے تھے۔

۱۵۔ آپ کا نام اِمام ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد بن کرشاد القُشیری ہے، آپ خُراسان کے ایک شہر ''نیشاپور'' میں پیدا ہوئے۔ آپ کی پیدائش کے سال میں اِختلاف ہے شاہ عبد العزیز مُحدّث دہلوی نے ۲۰۲ھ اِمام ذہبی نے ۲۰۴ھ اور ابن اثیر نے ۲۰۶ھ لکھا ہے۔ آپ کی "صحیح مسلم" کے علاوہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اَپنی نماز سے فارغ ہوجاتے تھے تو تین بار اِستغفار فرماتے تھے اور فرماتے تھے: "اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْإِكْرَامِ۔" (۱۶) اِمام اَوزاعی جو اِس حدیث کے راویوں میں سے ایک راوی ہے آپ سے پوچھا گیا کہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا اِستغفار (۱۷) کیسا تھا؟، آپ نے جواب دیا کہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم استغفر اللّٰه، استغفر اللّٰه، استغفر اللّٰه فرماتے تھے۔ (۱۸) بخاری ومسلم اَپنی "صَحِيحَين" میں اور ابوداوٗد (۱۹) وترمذی اپنی "سُنَن" میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم جب اپنی نماز سے فارغ ہوجاتے تھے تو فرماتے تھے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَ لَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَ لَا

اور بھی تصانیف ہیں مگر زیادہ شہرت اور مقبولیت "صحیح مسلم" کو حاصل ہوئی۔ آپ نے ۲۴ رجب المرجب ۲۶۱ھ بروز اتوار شام کے وقت "نیشاپور" شہر میں وصال فرمایا۔ آپ کی قبر وہاں معروف ومشہور ہے۔ دیکھئے: تَهذِيبُ التَّهذِيب، برقم: ۷۸۰۸، ج ۵، ص ۴۰۶، تَذكِرةُ الحُفَّاظ، برقم: ۶۱۳، ج ۱، ص ۱۲۵، سِيَر أعلامُ النُّبلاء، برقم: ۲۱۸۰، ض ۱۰، ص ۱۷۴

۱۶۔ صحيحُ مسلم، كتابُ المساجد و مواضع الصَّلوٰة، باب استحبابِ الذِّكر بعد الصَّلوٰة و بيان صفته، الحديث: ۱۳۶۲، ج ۲، ص ۹۴

۱۷۔ استغفار دُعا ہے کیونکہ استغفار کہتے ہیں اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرنے کو۔

۱۸۔ صحيحُ مُسلِم، كتابُ المساجد و مواضع الصَّلوٰة، باب استحباب الذِّكر بعد الصَّلوٰة و بيان صفته، الحديث: ۱۳۶۲، ج ۲، ص ۹۴

۱۹۔ آپ کا نام الامام الحافظ اَبوداوٗد سلیمان بن اَشعث بن اسحاق الحنبلی ہے، آپ کی ولادت ۲۰۲ھ میں ہوئی۔ آپ کی تصانیف میں: "كتابُ المَرَاسِيل"، "كتابُ التَّفَرُّد فى السُّنَن" اور "دَلَائِلُ النُّبوَّة" وغیرہا شامل ہیں، آپ کا بصرہ میں ۲۷۵ھ میں وصال ہوا۔ دیکھئے: كشفُ الظُّنون، باب السِّين المهملة، ج ۲، ص ۱۰۰۵، هَديَةُ العَارِفين، باب السِّين، ج ۱، ص ۳۹۵

يَنفَعُ ذَا الجَدِّ مِنكَ (۲۰)۔"(۲۱)

امام بخاری نے (اپنی "صَحِیح "کے)"کتابُ الاعتِصَام" میں فرمایاہے کہ:"نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اِن کلمات کو ہر نماز کے بعد ادا فرماتے تھے۔"(۲۲) اور بخاری (اپنی "صَحِیح "کے)"کتابُ الصّلوٰۃ "میں فرماتے ہیں کہ:"رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اِن کلمات کو ہر فرض نماز کے بعد ادا فرماتے تھے۔"(۲۳) پس یہ عموم شامل ہے ہر فرض نماز کو کہ جس کے بعد سُنّتیں ہوں یا نہ ہوں۔

مسلم اَپنی "صَحِیح" (۲۴) میں اور اَبوداؤد ونسائی کی اَپنی اپنی "سُنَن" میں حضرت

۲۰۔ کُتُبِ احادیث میں مِنکَ الجَدُّ ہے۔

۲۱۔ صحیح البخاری، کتاب الدّعوات، باب الدعاء بعد الصّلوٰۃ، الحدیث:۵۹۷۱، ج۵، ص۲۳۳۲۔ أیضاً صحیح مسلم، کتاب المساجد ،باب استحباب الذّکر بعد الصلوٰۃ و بیان صفته، الحدیث:۱۳۶۶، ج ۲،ص۹۵۔ أیضاً سُنَن أبی داؤد، کتاب الوتر، باب مایقول الرّجل إذا سلّم، الحدیث:۱۵۰۷،ج۱، ص۵۵۷۔ أیضاً سُنَن التّرمذی، کتاب صفة الصّلوٰۃ، بابِ التّهلیل بعد التّسلیم، الحدیث:۱۳۴۲،ج۳، ص۷۱

۲۲۔ صحیحُ البخاری، کتابُ الاعتصام بالکتاب و السنّة، باب ما یکره من کثرة السّوال و تکلّف مالایعنیه ، الحدیث:۶۸۶۲، ج۶، ص۲۶۵۹

۲۳۔ صحِیحُ البُخاری، کتاب الصّلوٰۃ، باب الذّکر بعد الصّلوٰۃ، الحدیث:۸۰۸، ج۱، ص۲۸۹

۲۴۔ اِس کتاب کامکمل نام "المُسنَد الصّحِیح المُختَصَر مِن سُنَن بنقلِ العَدلِ عن العَدلِ عن رسول الله ﷺ" ہے لیکن یہ "الجامعُ الصَّحِیح " کے نام سے زیادہ معروف ومشہور ہے۔یہ کتاب طبع شُدہ ہے اِس کتاب کی تخریج میں بہت سی کُتُب تصنیف کی گئی ہیں۔اور بہت سے علماء نے اس کی شرح لکھی ہے جیسے قاضی عیاض بن موسی المالکی متوفی ۵۴۴ھ نے "الإکمال فی شرح مُسلم " کے نام سے اِس کتاب کی شرح لکھی ہے۔یحیی بن شرف النووی متوفی ۶۷۶ھ نے "المِنهَاج فی شرح مسلم بن الحجّاج " کے نام سے اِس کی شرح لکھی ہے،جلال الدین السیوطی متوفی ۹۱۱ھ نے "الدِّیباج علی صَحِیح مُسلِم بن الحجّاج " کے نام سے اس کتاب کی شرح لکھی ہے۔مُلّا علی قاری متوفی ۱۰۱۶ھ نے چار جلدوں میں اِس کی شرح لکھی ہے،بہر حال اِس کتاب کی سو(۱۰۰) سے زائد شروحات لکھی گئی ہیں۔دیکھئے: کشف الظُّنون، باب الجیم، ج۱،ص۱۵۵

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہیں کہ: ''رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہر فرض کے سلام پھیرنے کے بعد فرماتے تھے: لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، لَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ۔'' (۲۵)

حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: ''رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یہ تہلیل ہر نماز کے بعد پڑھتے تھے۔'' (۲۶) اور بعض (رُواۃ) نے یہ اضافہ کیا ہے ''دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَفْرُوْضَةٍ'' یعنی، ہر فرض نماز کے بعد پڑھتے تھے۔

بخاری و مسلم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت بیان فرماتے ہیں کہ: ''رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں جب لوگ فرض نماز سے فارغ ہوجاتے تھے تو بلند آواز سے ذکر کرتے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: مجھے اتنا معلوم ہے کہ جب لوگ نماز سے فارغ ہوجاتے تھے میں اُس کو سُنتا تھا۔'' (۲۷) اور دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں کہ: ''ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کا اختتام تکبیر سے سُنتے تھے۔'' (۲۸) شیخ عبدالحق (مُحدِث) دہلوی ''مشکوٰۃ'' کی فارسی شرح میں فرماتے ہیں کہ: ''بیشک

۲۵۔ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب الذكر بعد الصّلوٰة و بيان صفته، الحديث:١٣٧١، ج٢، ص٩٦۔ أيضاً سنن أبي داؤد، كتابُ الوتر، باب مايقول الرّجل اذا سلم، الحديث:١٥٠٩، ج١، ص٥٥٧۔ أيضاً سُنَن النّسائي، كتاب صفة الصّلوٰة، باب التّهليل بعد التّسليم، الحديث:١٣٣٩، ج٣، ص٦٩.

۲۶۔ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب الذكر بعد الصّلوٰة و بيان صفته، الحديث:١٣٧١، ج٢، ص٩٦

۲۷۔ صحيحُ البخاري، كتاب صفة الصّلوٰة، باب الذّكر بعد الصّلوٰة، الحديث:٨٠٥، ج١، ص٢٨٨۔ أيضاً صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب الذّكر بعد الصلوٰة، الحديث:١٣٤٦، ج ٢، ص٩١

۲۸۔ صحيح البخاري، كتاب صفة الصّلوٰة، باب الذّكر بعد الصّلوٰة، الحديث:٨٠٦، ج١، ص٢٨٨۔ أيضاً صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب الذّكر بعد الصّلوٰة، الحديث:١٣٤٥، ج٢ ص٩١

ی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں وہ لوگ ایک مرتبہ یا تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے تھے۔" (۲۹)

امام بخاری اَپنی "صَحِیح" (۳۰) میں "کِتَابُ الجِهَاد" کے شروع میں حضرت سعد ن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ سلم اِن کلمات کے ساتھ پناہ مانگتے تھے: "اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَ أَعُوذُ بِكَ أَنْ رَدَّ إِلَی أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔" (۳۱)

اَبوبکر بن شیبہ (۳۲) اَپنی "مصنَّف" (۳۳) میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ

۲۔ أشعة اللَمعات، کتاب الصَلوٰة، باب الذّکر بعد الصَلوٰة، الفصل الأوّل، ج۱، ص۴۱۸

۳۔ اِس کتاب کامکمل نام "الجامعُ الصَحیح المُسنَد مِن حدیثِ رسول الله ﷺ و سُنَنِه و أیامِه" یا "الجامع المُسنَد الصَحیح المُختصر مِن أُمورِ رسولِ الله ﷺ" ہے۔ لیکن یہ کتاب عالَم میں "صَحِیحُ البُخَاری" کے نام سے مشہور ومعروف ہے۔ یہ کتاب طبع شُدہ ہے۔ "صَحِیحُ البُخاری" پر متعدد شروحات لکھی گئی ہیں۔ اُن میں حمد بن محمد الخطابی متوفی ۳۳۸ھ کی "أعلامُ السُّنَن"، مغلطائی بن قلیج الحنفی متوفی ۷۸۲ھ کی "التَلويحُ فی شرحِ الجَامعِ الصَّحِيح"، شمس الدین محمد بن یوسف الکرمانی متوفی ۷۷۵ھ کی "کَوکَبُ الدَّرارِی"، اَبوالفضل ابن حجر العسقلانی متوفی ۸۵۲ھ کی "فَتحُ البَارِی"، محمود بن احمد العینی متوفی ۸۵۵ھ کی "عُمدةُ القَارِی"، جلال الدین السیوطی متوفی ۹۱۱ھ کی "التوشیع علی الجامع الصَحیح" وغیرہا شامل ہیں۔ دیکھیے: کشف الظُّنُون، باب الحیم، ج۱، ص ۵۴۱

۳۔ صحیحُ البُخاری، کتاب الجهاد و السِّیَر، باب ما یتعوّذُ من الجبن، الحدیث: ۲۶۶۷، ج۳، ص۱۰۳۸

۳۔ آپ کا نام الامام الحافظ اَبوبکر عبداللہ بن محمد بن اَبی شیبہ المعروف ابن اَبی شیبہ ہے، آپ کی تصانیف میں: "تفسیرُ القرآن"، "کتابُ الأَحکام"، "کتابُ التّاریخ"، "کتابُ الفُتُوح" وغیرہا شامل ہیں، آپ کا ۲۳۵ھ میں وصال ہوا۔ دیکھیے: کشف الظُّنُون، باب المیم، ج۲، ص ۱۷۱۱، هَدِيَة العَارفين، باب العَين، ج۱، ص ۴۴۰

۳۔ اِس کتاب کامکمل نام "المُصَنَّفُ لابن أبی شَيْبَه" یا "المُسنَد لابن أَبِی شَيْبَة" ہے۔ اِس کتاب میں آپ ﷺ کی اَحادیث کے علاوہ صحابہ کرام کے اَقوال اور تابعین کے فتاویٰ بھی شامل ہیں، اور یہ کتاب طبع شُدہ ہے۔ دیکھیے: کشف الظُّنُون، باب المیم، ج۲، ص۱۷۱۱

تعالیٰ عنہ سے روایت بیان فرماتے ہیں کہ: ''رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اِرشاد فرماتے تھے جب آپ میں سے کوئی ایک اپنی نماز سے فارغ ہو جائے تو یہ کہے: اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ، وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ، وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ عِبَادُكَ الصَّالِحُونَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ مِنْهُ عِبَادُكَ الصَّالِحُونَ، رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِی الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ، رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا، وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا، وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ، رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ، وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ۔'' (۳۴)

امام ابوداؤد (۳۵) اور نسائی اپنی اپنی "سُنَن" میں اور ابونعیم (۳۶) "حِلیة" (۳۷) میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان فرماتے ہیں کہ: بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی تھی کہ ''اے معاذ! تم اپنی ہر نماز کے بعد اِن کلمات سے منھ نہ پھیرنا: اَللّٰهُمَّ أَعِنِّی عَلٰى ذِكْرِكَ وَ شُكْرِكَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِكَ۔'' اور ابونعیم کے یہ الفاظ

۳۴۔ المُصَنَّفُ لِابن أبی شَيبة، كتاب الصَّلوٰة، باب مايقال بعد التشهّد مما رخّص به، الحديث: ۳۰۴۲، ج۱، ص ۲۹۶

۳۵۔ امام طبرانی نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز ختم فرماتے تو یہ دُعا فرماتے: اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ مَا عَلِمْتُ وَ مَا لَمْ أَعْلَمْ، وَ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَ مَا لَمْ اَعْلَمْ (كتاب الدُّعاء للطبرانی، جامع أبواب القول فی أدبار الصَّلوات، برقم: ٦٥٥، ص ۲۰۸)

۳٦۔ آپ کا نام الحافظ اَبونعیم اَحمد بن عبداللہ بن اَحمد بن اِسحٰق الاَصبہانی ہے، آپ کی ولادت ۳۳٦ھ میں ہوئی ہے، آپ کی تصانیف میں: "حُرمَةُ المَسَاجِدِ"، "الطِّبُّ النَّبوِیّ"، "كِتَابُ الرِّيَاضَةِ و الأدَب"، "كِتَابُ المَهدی" وغیرہا شامل ہیں۔ آپ کا وصال ۴۳۰ھ میں ہوا۔ دیکھئے: كشف الظُّنون، باب الحاء المهمله، ج۱، ص ٦٨٩۔ هدية العارفين، باب الألف، ج۱، ص ۷٤

۳۷۔ اِس کتاب کا نام "حِليةُ الأولياء و طَبقات الأصفياء" ہے۔ یہ کتاب طبع شدہ ہے، فقیہ عبدالرحمٰن بن اَبی الحسن المعروف ابن الجوزی الحنبلی متوفی ۵۹۷ھ نے "صفوةُ الصَّفوة" کے نام سے اِس کتاب کو مختصر کیا ہے۔ دیکھئے: كشف الظُّنون، باب الحاء المهمله، ج۱، ص ٦٨٩

ہیں: "أعنی علیٰ تلاوۃِ القُرآنِ وَ کثرۃِ ذِکرِكَ ---إلی آخِرہٖ۔" (۳۸)

امام اَحمد (۳۹) اپنی "مُسند" (۴۰) میں حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "جس شخص نے مغرب اور نمازِ فجر کے بعد "لا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" پڑھا، اُس کے لئے ہر ایک لفظ کے بدلے میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس گُناہ مٹائے جاتے ہیں اور دس درجات بلند کئے جاتے ہیں اور وہ ہر ناپسندیدہ چیز سے محفوظ رہتا ہے۔ اور شرک کے سواء اُس شخص کے تمام گُناہ معاف ہوجاتے ہیں اور وہ شخص لوگوں میں عمل کے اِعتبار سے اَفضل ہے سوائے اُس شخص کے جو اُس سے زیادہ ذِکر کرنے والا ہو۔" (۴۱)

حضرت عبدالرحمٰن بن عائش اور معاذ بن جبل اور اِبن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم، نبی کریم

۳۸۔ سُنَنِ أبی داؤد، کتاب الوتر، باب فی الاستغفار، الحدیث:۱۵۲۳، ج۱، ص۵۶۱۔ أیضاً سُنَنِ النّسائی، کتاب صفة الصّلوٰة، باب الدُّعاء بعد الذّکر، الحدیث:۱۳۰۳، ج۳، ص۵۳۔ أیضاً حِلیةُ الأولیاء، ترجمه أبو عبد الله الصنابحی، ج۵، ص۱۳۰

۳۹۔ آپ کا نام الامام اَبوعبداللہ اَحمد بن محمد بن حنبل الشیبانی المروزی ہے، آپ کی ۱۴۶ھ میں ولادت ہوئی، آپ حنبلی مذہب کے امام ہیں، آپ کی تصانیف میں: "کتابُ الأشرِبَة الصّغیر"، "کتابُ الزُّهد"، "کتابُ المَسَائِل" وغیرہا شامل ہیں، آپ کا ۲۴۱ھ میں وصال ہوا۔ دیکھئے: کشف الظُّنون، باب المیم، ج۲، ص ۱۶۸۰، هَدِيَّةُ العَارفین، باب الألف، ج۱، ص۴۸

۴۰۔ اِس کتاب کا نام "المُسنَد لإمام أحمد بن حنبل" ہے، اِس میں چالیس ہزار اَحادیث مذکور ہیں، امام سراج الدّین عمر بن علی المعروف ابن ملقّن الشافعی متوفی ۸۰۵ھ نے اِس کو مُختصر کیا ہے، العلامة عمر بن اَحمد المعروف ابن الشّماع الحلبی الشّافعی متوفی ۹۳۶ھ نے "الدُّرّ المُنتقد" کے نام سے اختصار کیا ہے، امام جلال الدین السّیوطی الشّافعی متوفی ۹۱۱ھ نے "عُقودُ الزّبرجَد" کی نام سے تعلیق لکھی ہے، مُحشّی صحاحِ سِتّہ امام نورالدین اَبوالحسن محمد بن عبدالهادی السِّندی متوفی ۱۱۳۸ھ نے "حاشية علی مُسنَد الإمام أحمد بن حنبل" کے نام سے حاشیہ لکھا ہے اور یہ حاشیہ طبع شُدہ ہے۔

۴۱۔ المُسنَد لإمام أحمد بن حنبل، عبدالرّحمٰن بن غنم الأشعری، الحدیث:۱۸۰۱۹، ج۴، ص۲۲۷

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت بیان فرماتے ہیں کہ: "اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا: اے محمد! جب نماز پڑھو تو یہ کہو: اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِینِ وَأَنْ تَغْفِرَلِی وَتَرْحَمَنِی وَإِذَا أَرَدْتَ فِتْنَةً فِی قَوْمٍ فَتَوَفَّنِی غَیْرَ مَفْتُونٍ وَأَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُقَرِّبُنِی إِلَی حُبِّكَ۔" اِمام اَحمد اور ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث "حَسَن" ہے۔(۴۲)

امام ترمذی حضرت اَبی الدّرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت بیان کرتے ہوئے اِن اَلفاظ کو بڑھایا ہے کہ: "اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَیَّ مِنْ نَفْسِی وَأَھْلِی وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ۔" (۴۳)

اِبن السُّنّی (۴۴) "عَمَلُ الیوم وَ اللَّیلَة" اور ابوالشیخ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت بیان فرماتے ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ہر نماز کے بعد جب آپ دُعا کے لئے ہاتھوں کو بلند کرو تو یہ پڑھو: اَللّٰھُمَّ إِلٰھِی وَإِلٰہَ إِبْرَاھِیْمَ، وَإِسْحَاقَ وَیَعْقُوْبَ، وَإِلٰہَ جِبْرَائِیْلَ، وَمِیْكَائِیْلَ، وَإِسْرَافِیْلَ عَلَیْھِمُ السَّلام، أَسْأَلُكَ أَنْ تَسْتَجِیْبَ دَعْوَتِی، فَإِنِّی مُضْطَرٌّ، وَتَعْصِمَنِی فِی دِیْنِی فَإِنِّی مُبْتَلٍ، وَتَنَالَنِی بِرَحْمَتِكَ فَإِنِّی مُذْنِبٌ، وَتَنْفِی عَنِّی الْفَقْرَ فَإِنِّی مُتَمَسْكِنٌ۔" (۴۵)

۴۲۔ المُسنَد لإمام أحمد بن حنبل، مُسنَد الأنصار، حدیث معاذ بن جبل، الحدیث: ۲۲۱۶۲، ج۵، ص۲۴۳۔ أیضاً سُنَن الترمذی، تفسیرُ القرآن عن رسول اللہ ﷺ، سورة ص، الحدیث: ۳۲۳۵، ج۵، ص۳۶۸

۴۳۔ سُنَن الترمذی، کتاب الدّعوات عن رسول اللہ ﷺ، باب ماجاء فی عقد التسبیح، الحدیث: ۳۴۹۰، ج۵، ص۵۲۲

۴۴۔ آپ کا نام الحافظ اَحمد بن محمد بن اسحٰق المعروف ابن السُّنّی الدینوری متوفی ۳۶۴ھ ہے۔ آپ کی تصانیف میں: "الإیجازُ فی الحَدِیث"، "کتابُ القَنَاعَة" وغیرھما ہیں۔ دیکھئے: ھَدِیَّةُ العَارِفِین، الألف، ج۱، ص۶۶

۴۵۔ عَمَلُ الیوم وَ اللَّیلَة لابن السُّنّی، باب ما یقول فی دُبُر صلوٰة الصّبح، الحدیث: ۱۳۷، ص

اِسی طرح اِبن سُنّی " عَمَلُ اليَومِ وَ اللَّيلَة " میں حضرت اَبی اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان فرماتے ہیں کہ: جب بھی میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوتا تھا تو ہر فرض نماز اور نفل نماز کے بعد میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اِن کلمات کو پڑھتے سُنتا تھا: " اَللّٰهُمَّ اغفِرلِی ذُنُوبِی وَخَطَايَایَ كُلَّهَا، اَللّٰهُمَّ أَنعِشنِی، وَاجبُرنِی، وَاهدِنِی لِصَالِحِ الأَعمَالِ وَالأَخلَاقِ، إِنَّهٗ لَا يَهدِی لِصَالِحِهَا، وَلَا يَصرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنتَ۔ " (٤٦)

اِسی طرح اِبن سُنّی " عَمَلُ اليَوم وَ اللَّيلَة " میں اور طبرانی (۴۷) "أوسط" (۴۸) میں حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان فرماتے ہیں کہ: جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اَپنی نماز سے فارغ ہوتے اور طبرانی کے الفاظ یہ ہیں کہ: جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نماز کے بعد سلام پھیرتے اِس طرح فرماتے تھے: "اَللّٰهُمَّ اجعَل خَيرَ عُمرِی آخِرَهٗ،

٤٦۔ عَمَلُ اليَوم وَ اللَّيلَة لابن السُّنِّی، باب ما يقول فی دُبُر صلوٰة الصُّبح، الحديث: ١١٦، ص ٢٢١۔ اور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے تمہارے نبی ﷺ کی اقتداء میں جب بھی نماز ادا کی آپ کو نماز سے فراغت کے بعد یہ فرماتے ہوئے سُنا: اَللّٰهُمَّ اغفِر خَطَايَایَ وَ ذُنُوبِی كُلَّهَا إلخ (المُعجَم الأَوسَط، من اسمه عبد الله، الحديث: ٤٤٤٠، ج٣، ص ٢٣٤۔ أيضاً المُعجَم الصَّغير، من اسمه عبد الله، ج١، ص ٢١٩، ٢٢٠۔ أيضاً مجمع الزَّوائد، كتاب الأذكار، باب الدّعا فی الصّلاة و بعدها، الحديث: ١٦٩٧٥، ج١٠، ص ١٠٧ و قال: و إسناده جيّدٌ)

٤٧۔ آپ کا نام الحافظ أبو القاسم سلیمان بن أحمد بن أیوب الشامی الطبرانی ہے۔ آپ کی ولادت ۲۶۰ھ میں ہوئی، آپ کی تصانیف میں: "الطّوالات فی الحَدِيث"، "كتابُ الأوائِل"، "المُعجَم الصَّغِير" اور "المُعجَم الكَبِير" وغیرہا شامل ہیں، آپ کا ۳۶۰ھ میں وصال ہوا۔ دیکھئے: كشفُ الظُّنون، ج٢، ١٧٣٧۔ هَدِيَةُ العَارِفِين، باب السّين، ج١، ص ٣٩٦

٤٨۔ اِس کتاب کا نام "المُعجَم الأَوسَط " ہے۔ اِس کتاب میں مُصنّف نے اَپنے شُیوخ کی روایات اُن کے اَسماء کے اِعتبار سے جمع کی ہے اور ترتیب میں حُروفِ تہجی کو ملحوظ رکھا ہے۔ اور یہ کتاب طبع شُدہ ہے۔

وَخَیرَ عَمَلِیْ خَوَاتِمَهٗ، وَاجْعَلْ خَیرَ اَیَّامِیْ یَوْمَ اَلْقَاكَ۔" (۴۹)

میں کہتا ہوں کہ: مُطلقاً نماز کے بعد یا فرض نماز کے بعد دُعا اور ذِکر کے ثبوت کے لئے جو اَحادیث میں نے بیان کی ہیں اِن کے علاوہ اور بھی بہت سی اَحادیث ہیں جو اِبن جزری کی کتاب "الحِصنُ الحَصِین" (۵۰) اور اِبن السُّنّی کی کتاب "عملُ الیوم و اللّیلَة" اور اِمام سیوطی کی کتاب "الکَلِمُ الطَّیِّب" (۵۱) میں مذکور ہیں۔ لیکن میں نے اِس قدر پر اکتفاء کیا ہے کیونکہ یہ مؤمن کو عمل کرنے کے لئے کافی ہیں۔

اِسی طرح نماز کے بعد ترکِ دُعا کے لئے ناپسندگی بھی اَحادیث میں وارِد ہے۔ اَبوداؤد اور ابن ماجہ (۵۲) حضرت مُطّلب بن اَبی وداعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان فرماتے ہیں

۴۹۔ المُعجَم الأوسَط، باب الهاء من إسمه الهيثم، الحديث: ۹۴۱۱، ج۹، ص ۱۷۵۔ أيضاً عَمَل اليوم و اللّيلة لابن السُّنّي، باب ما يقول في دُبُر صلوة الصُّبح، الحديث: ۱۲۱، ص ۲۳۱

۵۰۔ اِس کا مکمل نام "الحِصنُ الحَصِینُ مِن کلام سیّد المُرسَلین" ہے۔ یہ کتاب طبع شُدہ ہے۔ اِس میں جامع دعائیں اور اَوراد واَذکار ہیں۔ کتاب کی اِختتام پہ مُصنّف علیہ الرحمۃ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ مُصنّف نے عرض کی آقا! ہم بڑی مصیبت میں پھنسے ہوئے ہیں دُعا فرمائیں، نبی کریم ﷺ نے دُعا فرمائی۔ اِس طرح مسلمانوں کی جماعت اِسی کتاب کی برکت سے مصیبت سے آزاد ہوئی۔ اِس کتاب کو مُصنّف نے "عُدّةُ الحِصن الحَصِین" کے نام سے اِسے مختصر کیا ہے جو مطبوعہ ہے اور مُلّا علی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ نے "الحِرزُ الثَّمِین لِلحِصن الحَصِین" کے نام سے اِس کی شرح لکھی ہے۔

۵۱۔ اِس کا مکمل نام "الکَلِمُ الطَّیِّب والقَولُ المُختَار فی المَأثور مِن الدَّعوَات والأذکَار" ہے۔ اِس کتاب میں روزمرہ کی دُعاؤں کے بارے میں اَحادیث مذکور ہیں۔ میرے علم کے مطابق یہ کتاب طبع شُدہ نہیں ہے۔ اور اِس کا عکس فقیر کی کُتب خانے "المَکتبةُ الأوَیسِیّة" میں موجود ہے۔

۵۲۔ آپ کا نام الامام الحافظ اَبوعبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ الرَّبعی القزوینی ہے، آپ کی ولادت ۲۰۹ھ میں ہوئی، آپ کی تصانیف میں: "تاریخُ قَزوِین"، "تفسیر ابن ماجة" وغیرہما شامل ہیں، آپ کا وصال ۲۷۳ھ میں ہوا۔ دیکھئے: کشف الظُّنون، باب السّین المهملة، ج۲، ص ۱۰۰۵۔ هَدِیَّةُ العَارِفین، باب المیم، ج۲، ص۱۸

کہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ''(نفل) نماز دو رکعت ہے اور ہر دو رکعت کے بعد تشہُّد ہے پس تم خشوع، خُضوع اور عاجزی اِختیار کرو اور یہ دُعا مانگو اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ جو کوئی اِس طرح نہیں کرتا وہ خسارے (نقصان) میں ہے۔'' (۵۳)

''اور ہر دو رکعت کے بعد تشہُّد'' یہ ''مثنیٰ'' کی تفسیر ہے جس طرح اِمام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِس کی تفسیر کی ہے کہ: جہاں حدیث میں لفظ ''مَثْنیٰ مَثْنیٰ'' ہو اُس سے مُراد رات کی نماز ہے۔ اور اِس (حدیث شریف) میں تَشَهَّدُ، تَبَاؤُسُ، تَمَسْكُنُ اور تُقْنَعُ کے الفاظ ہیں۔ یہ (سب) مضارع کے صیغے ہیں تخفیف کے لحاظ سے ایک تاء کو حذف کیا گیا ہے۔ ''تَبَاؤُسُ'' کا معنیٰ ہے دُعا میں عاجزی کرنا اور ''البُؤس'' کا معنیٰ ہے خُضوع کرنا اور فقر و حاجت کا اِظہار کرنا اور ''تَمَسْكُنُ'' کا معنیٰ ہے مسکینی کو ظاہر کرنا اور اَپنی دُعا میں عاجزی کرنا اور ''وَ تُقْنَعُ يَدَيْكَ'' کا معنیٰ ہے دُعا میں اَپنے ہاتھوں کو بلند کرنا۔ (۵٤)

اور ''نِهَايَه'' (۵۵) میں ''خِدَاج'' کا معنیٰ ہے نقصان والا۔ (۵٦) دُعا میں ''رفع

۵۳۔ سُنَن أبی داؤد، كتاب التطوّع، باب فی صلوٰة النّهار، الحديث: ۱۲۹۸، ج۱، ص۴۹۹۔ أيضاً سُنَن ابن ماجه، كتاب إقامة الصّلوٰة و السّنّة فيها، باب ماجاء فی صلوٰة الليل و النّهار مَثْنَى مَثْنَى، الحديث: ۱۳۲۵، ج۱، ص۴۱۹

۵٤۔ شرحُ أبی داؤد للعينی، كتاب الصّلوٰة، باب صلوٰة النّهار، تحت الحديث: ۱۲٦٦، ج۵، ۱۹٦

۵۵۔ اِس کا نام ''النِّهَايَة فی غريبِ الحَدِيث'' ہے۔ یہ کتاب شیخ اَبوالسّعادات مبارک بن محمد معروف ابن الأثیر الجزری متوفی ٦۰٦ھ کی تصنیف ہے۔ یہ کتاب طبع شُدہ ہے۔ مُصنِف کی بیشمار تصانیف ہیں جن میں سے کچھ یہ ہیں: ''الكِتَابُ الشَّافِی فی شرحِ مُسنَد الشّافعی''، ''المُخْتَار فی مَنَاقبِ الأَبْرَار''، ''نِهَايَةُ الأَثِيرِيَّة فی لُغَاتِ الحَدِيثِيَّة''، اور ''النِّهَايَة فی غريبِ الحَدِيث'' کا عیسیٰ بن محمد الصّفوی نے اِختصار کیا ہے، اور جلال الدین السیوطی نے بھی ''الدُّرُّ النّثير لتلخيصِ نِهَايَةِ ابْنِ الأَثِير'' کے نام سے تلخیص کی ہے۔ دیکھیے: كشفُ الظُّنون، باب النّون، ج ۲، ص ۱۹۸۹۔ هَدِيَّةُ العَارِفين، باب الميم، ج۲، ص۲

۵٦۔ النِّهَايَة فی غريبِ الحَدِيث، باب الخاء مع الدّال، ج۲، ص۳۱

الیـــد" سے یہ مُراد ہے کہ سلام کے بعد دُعا مانگنا کیونکہ سلام سے پہلے والی دُعا میں ہاتھوں کو بلند نہیں کیا جاتا۔ اور نہ ہی کسی نے اِس طرح کہا ہے۔

"مفاتیحُ الجنَان شَرحُ شرعَةِ الإسلام" (۵۷) میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث مروی ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو اِس طرح نہ کرے وہ "خِـــدَاج" ہے۔'' (۵۸) پھر اِس حدیث کی تفسیر میں فرمایا کہ: جو شخص نماز کے بعد ہاتھ بلند کر کے ربّ تعالیٰ سے دُعا نہیں مانگتا اور اَپنی حاجت طلب نہیں کرتا تو ربّ تعالیٰ کے نزدیک اُس کی نماز ناقص ہے۔ اِسی طرح" تَنوِیر" میں اِس کی تحقیق ہے۔'' (۵۹)

امام اَبوداؤد نے حضرت اَبِی رِمثہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ: ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے نماز پڑھائی، پھر ایک طرف تشریف فرما رہے کہ ایک شخص جو تکبیر اُولیٰ سے ہی نماز میں شامل تھا دُعا مانگے بغیر دوسری نماز پڑھنے لگا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُس شخص کو کندھے سے پکڑ کر بٹھانے لگے، پھر فرمایا اہلِ کتاب اِسی لئے ہلاک ہوئے کہ انہوں نے اَپنی نماز میں فصل (یعنی جُدائی) نہیں کی پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے سر مبارک کو اُٹھایا اور فرمایا ''اے اِبن الخطاب! اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعے لوگوں کو سیدھی راہ دکھائے۔'' (۶۰) اِس حدیث کو صاحبِ (۶۱)

۵۷۔ اِس کتاب کا نام "مفاتیحُ الجنَان ، مصابیحُ الجِنَان شرحُ شرعَةِ الإسلَام" ہے۔ یہ کتاب علامہ یعقوب بن سیدی علی المیمونی الرومی الحنفی المعروف ابن سیدی علی متوفی ۹۳۱ھ کی تصنیف ہے۔ یہ کتاب طبع شُدہ ہے۔ مُصنّف کی تصانیف میں "شرحُ فرائضِ السِّراجيّة"، "شرح گُلستَان للشّيخ سعدی"، "مُختَصر تَارِیخُ اليَافعِی"، وغیرہا شامل ہیں۔ دیکھئے: هَدِيّةُ العَارفين، باب الياء، ج۲، ص ۵۴۶

۵۸۔ مَفَاتِيحُ الجِنَان شَرحُ شرعَةِ الإسلَام، فصل في آداب الصَّلوٰة، ص ۱۲۸

۵۹۔ مَفَاتِيحُ الجِنَان شَرحُ شرعَةِ الإسلَامِ، فصل فی آداب الصَّلوٰة، ص ۱۲۸

۶۰۔ سُنَن أبی داوٗد، کتاب الصَّلوٰة، باب فی الرَّجل يَتَطوَّعُ فی مکانِه الّذی صلّی فيه المکتوبة، الحديث: ۱۰۰۹، ج۱، ص ۳۸۵، و سَکتَ عَنهُ

۶۱۔ آپ کا نام امام ولی الدین اَبوعبداللہ محمد بن عبداللہ التبریزی المعروف خطیب الفخریة ہے۔ آپ نہایت

"مشکوٰۃ" (۶۲) نے اپنی کتاب کے" باب الذکر بعد الصلوۃ " (۶۳) میں لائے ہیں۔

علامہ عبدالحق (مُحدِّث) دہلوی نے "مشکوۃ" کی فارسی شرح (اشعۃ اللمعات) میں فرمایا ہے کہ: ''مُصنّف کا اِس باب میں حدیث کو بیان کرنا اِس بات پہ دلالت کرتا ہے کہ نماز کے بعد فصل کیا جائے یعنی نماز کے بعد کچھ دیر ذِکر کیا جائے اُس کے بعد کھڑا ہونا چاہیے۔اور یہ حدیث اِس بات پر دلالت کرتی ہے کہ فرض اور نفل میں وصل نہیں کرنا چاہیے۔'' (۶۴) علامہ عبدالحق (مُحدِّث) دہلوی " مشکوٰۃ " کی عربی شرح (۶۵) میں فرماتے ہیں جس کا ماحاصل یہ ہے کہ: ''دعائے ماثورہ کو اِس لحاظ سے نہیں چھوڑنا چاہیے کہ سنّت پڑھنے میں دیر نہ ہو جائے۔'' (۶۶)

پرہیز گار تھے۔آپ کا وصال ۷۴۹ھ میں ہوا ہے۔آپ کی تصانیف میں سے کچھ یہ ہیں: " مَجالِسٌ فی التّفسیر و الموعظة"، "غُرّةُ التّأویل فی التّفسیر"، "الإکمَال فی أسْمَاءِ الرِّجَال" وغیرہا ہیں۔ دیکھئے: هَدْیَةُ العَارِفین، باب المیم، ج۲، ص۱۵۶

۶۲۔ اِس کتاب کا نام "مِشکوٰۃ المَصَابِیح" ہے۔یہ کتاب طبع شُدہ ہے۔اِس کتاب کی بیشمار شروحات ہیں، جن میں سے کچھ یہ ہیں: علامہ محمد بن حسن الطّیبی متوفی ۷۴۳ھ کی " الکَاشِفُ عن حَقَائقِ السُّنَن "، عبدالعزیز الأبہری متوفی ۸۹۵ھ کی "مِنهَاج المِشکوٰۃ"، علامہ سید شریف الجرجانی کا اِس پر " خُلاصَةُ الطِّیبی " کے نام سے حاشیہ ہے، علامہ شیخ عبدالنبی عمادالدین محمد الشطاری متوفی ۱۰۲۰ھ کی " ذَریعةُ النَّجاة شرحُ المِشکوٰۃ "، مُلّا علی قاری کی " مِرقَاةُ المَفَاتِیح شرحُ مشکوٰۃِ المَصَابِیح "، دیکھئے: کشف الظُّنون، باب المیم، ج ۲، ص ۱۶۹۸

۶۳۔ مِشکوٰۃ المَصَابیح، کتاب الصّلوٰۃ، باب الذّکر بعد الصّلوٰۃ، الفصل الثّالث، الحدیث: ۹۷۲، ج۱، ص ۲۱۳

۶۴۔ أشِعةُ اللّمعَات، کتاب الصّلوٰۃ، باب الذّکر بعد الصّلوٰۃ، الفصل الثّالث، ج ۱، ص ۴۲۴

۶۵۔ اِس کا مکمل نام " لَمعَاتُ التّنقِیح شرحُ مِشکوٰۃ المَصَابیح " ہے۔یہ کتاب چار جلدوں میں کتاب الجنائز تک میں طبع شُدہ ہے۔ (اِس کے علاوہ اِس کتاب کی قلمی دو جلدوں کا عکس فقیر کی کُتب خانے " المکتبةُ الأویسیّه " میں موجود ہے۔اِسی طرح مکمل کا قلمی عکس جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان) کے پاس بھی ہے)

۶۶۔ لَمعَاتُ التّنقِیح، کتاب الصّلوٰۃ، باب الذّکر بعد الصّلوٰۃ، الفصل الثّالث، تحت الحدیث: ۹۷۲، ج ۳، ص ۲۱۹

"فَتَاویٰ صُوفِیَہ" (٦٧) میں "تَفسِیرُ السّنی" سے نقل کیا گیا ہے کہ: ”حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ: ”تم میں سے کوئی نماز کے بعد دُعا اور ذِکر کو نہ چھوڑے جب تک اُس کی عقل پہ کوئی چیز غالب نہ آجائے۔“ (٦٨)

"فَتَاویٰ حُجَۃ" میں یہ حدیث مذکور ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ”جو شخص ہر فرض نماز کے بعد دس مرتبہ اِستغفار کرے، ربّ تعالیٰ اُس کے گناہوں کو بخش دے گا اگرچہ اُس کے گُناہ عالج کے دانوں جتنے ہوں۔“ (٦٩)

”عالِج“ لام کی زیر کے ساتھ یہ دیارِ عرب میں ایک جگہ ہے جہاں ریت زیادہ ہوتی ہے۔ اِس کا بالائی والا حصہ ”الدھنا“ اور ”الیمامہ“ کے ساتھ ملتا ہے اور نشیبی حصہ ”النجد“ سے ملتا ہے۔ یہ بہت وسیع علاقہ ہے۔ یہاں تک کہ علامہ بکری فرماتے ہیں کہ: رملِ عالج عرب کا ایک وسیع علاقہ ہے۔“

فقیہ ابو اللّیث (٧٠) ....اَپنی کتاب

٦٧۔ اِس کا نام "فتاوی الصُّوفِیّۃ" ہے۔ یہ کتاب فقیہ صوفی محمد بن فضل اللہ بن اَیوب حنفی متوفی ٦٦٦ھ کی تصنیف ہے۔ یہ کتاب طبع شُدہ نہیں ہے (اِس کا عکس فقیر کی کُتب خانے "المکتبۃُ الأویسیّہ" میں موجود ہے۔)۔ مُصنّف کی اِس کے علاوہ اور بھی تصانیف: "عُمدَۃُ الأبرَار"، "عُمدَۃُ الأَخِیر من الرِّوایَات و الأَخبَارِ فی التّصوُّف و العِبَادَات"، "مُقدّمۃُ الدّین فی المَعرِفَۃ و الیَقِین" وغیرہا ہیں۔ دیکھئے: هَدِیَۃُ العَارِفِین، باب میم، ج٢، ص١٢٨

٦٨۔ فتاوی الصُّوفیّۃ، الباب الخامس عشر فی الاشتغال بالدّعا بعد الفرائض اللّتی بعدھا سنّۃ، الفصل الأول، ق ٦٨/ألف

٦٩۔ فتَاوی الصُّوفِیّہ، الباب الخامس عشر فی الاشتغال بالدّعا بعد الفرائض اللّتی بعدھا سنّۃ، الفصل الأوّل، ق٦٩/ألف

٧٠۔ آپ کا نام امام فقیہ ابو اللّیث نصر بن محمد بن ابراہیم بن خطاب السّمر قندی المعروف امامُ الھُدی ہے۔ کُتبِ فتاوی میں آپ کی رائے اور اَقوال بڑے اِعتماد کے ساتھ نقل کئے جاتے ہیں۔ آپ کی تصانیف میں: "بُستَانُ العَارِفین"، "شرحُ جامعِ الصَّغِیر"، "النّوازِل"، "خزَانَۃ الفِقْہ" (اِس کا

"تَـنبِیـہ" (۷۱) کے بابُ الدَّعوات میں فرماتے ہیں کہ: ''روایت کیا گیا ہے کہ جو شخص اِن پانچ کلمات کو ہر نماز کے بعد پڑھے گا اُس کا نام اَبدال میں شامل کیا جائے گا (اور وہ پانچ کلمات یہ ہیں): اَللّٰھُمَّ أَصلِحْ أُمَّۃَ مُحَمَّدٍ، اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ أُمَّۃَ مُحَمَّدٍ، اَللّٰھُمَّ فَرِّجْ عَنْ أُمَّۃِ مُحَمَّدٍ، اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ أُمَّۃَ مُحَمَّدٍ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّۃِ مُحَمَّدٍ وَلِجَمِیعِ مَنْ آمَنَ بِكَ۔" (۷۲)

عبد بن حمید، اِبن جریر (۷۳)، اِبن منذر، اِبن ابی حاتم، (۷۴) اور اِبن مردویہ نے متعدد طُرق سے حضرت اِبن عباس رضی اللہ عنہما سے ﴿فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ﴾ کی تفسیر بیان کی ہے کہ: ''إِذَا فَرَغْتَ مِنَ الصَّلٰوۃِ فَانْصَبْ إِلیٰ رَبِّكَ بِالدُّعَاءِ وَاسْأَلْهُ بِحَاجَتِكَ" یعنی، جب آپ نماز سے فارغ ہو تو ربّ تعالیٰ سے حاجت اور دُعا مانگنے کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ (۷۵)

ابن ابی الدُّنیا، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان فرماتے ہیں کہ: "﴿فَإِذَا فَرَغْتَ﴾ مِنَ الصَّلٰوۃِ ﴿فَانْصَبْ﴾ إِلیٰ رَبِّكَ بِالدُّعَاءِ ﴿وَ إِلیٰ رَبِّکَ فَارْغَبْ﴾ فِی الْمَسْئَلَۃِ" یعنی، جب آپ نماز سے فارغ ہو جاؤ تو ربّ تعالیٰ سے حاجت اور دُعا مانگنے کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ (۷۶)

فِریابی، عبد بن حُمید، ابنِ جریر اور ابن اَبی حاتم (۷۷)، مجاھد رضوان اللہ تعالیٰ علیہم

عکس فقیر کے کُتب خانے "المکتبۃُ الأُویسیّۃ" میں موجود ہے۔)، "عُیُونُ المَسَائِل"، "نَوادِرُ الفِقْہ" وغیرہا شامل ہیں۔ آپ نے منگل کی رات گیارہ جمادی الاُخری ۳۷۳ھ میں وصال فرمایا۔ دیکھئے: ھَدْیَۃُ العَارِفین، باب النُّون، ج۲، ص ۴۹۰

۷۱۔ اِس کتاب کا نام "تَنبِیہُ الغَافِلین" ہے۔ وعظ و نصیحت میں یہ کتاب مقبول ہے۔ اور یہ کتاب طبع شُدہ ہے۔

۷۲۔ تَنبِیہُ الغَافِلِین، باب الدّعوات المستجاب، ص ۱۸۲

۷۳۔ جامع البیان فی تأویل القرآن، سورۃ الشّرح، برقم: ۳۷۵۴۲، ج ۱۱، ص ۶۲۸

۷۴۔ تفسیر ابن ابی حاتم الرّازی، سورۃ الشّرح، برقم: ۱۹۹۵۳، ج۷، ص ۵۵۵

۷۵۔ تَفسِیر الدُّرّ المَنثُور، سورۃ الشّرح، تحت الآیۃ: ۷، ج۸، ص ۵۵۱

۷۶۔ تفسیر الدُّرّ المنثور، سورۃ الشّرح، تحت الآیۃ: ۷، ج۸، ص ۵۵۱

۷۷۔ تفسیر ابن أبی حاتم، سورۃ الشّرح، ج۷، ص ۵۵۵ و فیہ: قال: إِذَا فَرَغْتَ مِنْ أَسْبَابِ نَفْسِكَ فَصَلِّ ﴿وَ إِلیٰ رَبِّکَ فَارْغَبْ﴾ قال: اجْعَلْ رَغْبَتَكَ إِلیٰ رَبِّكَ

اجمعین سے بیان فرماتے ہیں کہ: ﴿فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ﴾ قَالَ إِذَا صَلَّيْتَ فَاجْتَهِدْ فِي الدُّعَاءِ وَ الْمَسْئَلَةِ۔ یعنی، جب آپ نماز سے فارغ ہو جاؤ تو ربّ تعالیٰ سے حاجت اور دُعا مانگنے کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ (۷۸)

عبد الرّزاق، عبد بن حمید، اِبن جریر اور اِبن المنذر، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان فرماتے ہیں کہ: ﴿فَإِذَا فَرَغْتَ﴾ مِنَ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوبَةِ ﴿فَارْغَبْ اِلٰى رَبِّكَ﴾ فِي الْمَسْئَلَةِ وَ الدُّعَاءِ" یعنی، جب آپ نماز سے فارغ ہو جاؤ تو ربّ تعالیٰ سے حاجت اور دُعا مانگنے کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ (۷۹)

"عُمْدَةُ الْأَبْرَار" (۸۰) میں "صَلوة مَسعُودِی" سے روایت نقل کی گئی ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ''ہر فرض نماز کے بعد ایک مُستجاب دعا ہے۔'' (۸۱)

"تَاجُ الْمَصَادِر" (۸۲) کے بَابُ التَّفعیل میں حدیث مذکور ہے کہ: ''جو شخص فرض نماز کے بعد بیٹھا رہا وہ نماز میں ہے۔'' مطلب یہ کہ جو شخص فرض نماز کے بعد ذِکر اور دُعا کے لئے بیٹھا رہا وہ نماز میں ہے یعنی وہ ثواب میں ہے۔'' (۸۳)

۷۸۔ تَفسِیر الدُّرّ المنثور، سورة الشّرح، تحت الآية: ۷، ج۸، ص ۵۵۲

۷۹۔ تَفسِیر الدُّرّ المنثور، سورة الشّرح، تحت الآية: ۷، ج۸، ص ۵۵۲

۸۰۔ غالباً یہ کتاب صاحبِ "فَتَاوَى الصُّوفِية" علامہ شیخ فضل اللہ بن محمد اُیوب الحنفی متوفی ۶۶۶ھ کی تصنیف ہے، یہ کتاب طبع شُدہ نہیں ہے۔ دیکھئے: کشفُ الظُّنون، باب العَین المهملة، ج۲، ص ۱۱۶٤

۸۱۔ صَلاة مَسعودِی، باب بست و یکم دربیان بانگ نماز، ج۲، ص ۳۵۸

۸۲۔ اِس کتاب کا نام "تَاجُ المَصَادِر فِی اللُّغَة" ہے۔ مُصنِّف نے اِس میں قرآن اور حدیث کے مصادر کو جمع کیا ہے، یہ کتاب طبع شُدہ ہے، یہ کتاب اُحمد بن علی بن محمد المعروف جعفرک المقری البیہقی اللّغوی متوفی ۵۴۴ھ کی تصنیف ہے، مُصنِّف کی تصانیف میں: "يَنَابِيعُ اللُّغَة"، "الْمُحِيطُ بِلُغَاتِ القُرآن" وغیرہما شامل ہیں۔ دیکھئے: کشفُ الظُّنون، بابُ التّاء، ج۱، ص ۲۶۹۔ هَدْيَةُ العَارِفين، باب الألف، ج۱، ص ۸۰٤

۸۳۔ تاجُ المَصَادر، باب التّفعیل، ص ۲۵۹

علامہ اِبنِ اَرسلان رملی "تهذيبُ الأذكار" میں مذکور حدیث ذِکر کرنے کے بعد یہی اِرشاد فرمایا کہ: بیشک "تعقيب فى الصّلوٰة" کا معنیٰ ہے نماز کے بعد دُعا کے لئے بیٹھنا۔

"تفسيرُ العُمدة" میں اِمام زاھد المروزی کے چالیس اَحادیث کو ذِکر کرتے ہوئے نقل فرماتے ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا "جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے اُس شخص اور جنت کے درمیان موت کے علاوہ کوئی حجاب نہ ہوگا۔" (۸۴)

شمس الجزری "حِصْن حَصِين" میں فرماتے ہیں کہ: "جو شخص فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے اُس شخص اور جنت کے درمیان موت کے علاوہ کوئی حجاب نہ ہوگا" (۸۵) سوائے اس کے کہ وہ شخص مرجائے اور جنت میں داخل ہوجائے۔" نسائی (۸۶)، ابوداؤد اور اِبن حبان اَپنی "صَحِيح" (۸۷) میں اور اِبن السُّنّی "عَمَلُ اليوم و اللَّيلَة" (۸۸) میں اِس حدیث کو

۸۴۔ فَتاوٰى الصُّوفِيّة، الباب الخامس عشر فى الاشتغال بالدّعا بعد الفرائض اللّتى بعدها سنّة، الفصل الأوّل، ق۶۸/ب

۸۵۔ علامہ فاسی متوفی ۱۱۱۶ھ نے اس قول کہ "اُسے مانع نہ ہوگا" کے تحت لکھا ہے کہ پس علامہ مناوی نے علامہ تفتازانی سے نقل کیا ہے کہ جنت میں داخل ہونے کی شرائط میں سے کوئی شرط باقی نہ رہے گی سوائے موت کے (تُحفة المُخلصين بشرح عُدّة الحِصْنِ الحَصِين من كلام سيّد المُرسلين، برقم: ۲۰۷، ۶۷۷/۲)

۸۶۔ عَمَلُ اليَوم و اللَّيلة، ثواب مَن قَرأ آية الكرسى دُبُر صلاةٍ، ص۱۸۲، ۱۸۳

۸۷۔ اِس حدیث شریف کو ابن حبان نے اپنی "صحيح" میں روایت نہیں کیا ہے بلکہ "كتاب الصّلاة المفرد" میں یمان بن سعید عن محمد بن حمیر کی روایت سے اس کی تخریج کی ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے "نتائجُ الأفكار فى تَخرِيجِ أحادِيثِ الأذكار" (المجلس رقم (۱۸۲، برقم: ۶۱۵، ۲۰۴/۲) میں اور علامہ محمد علی بن محمد علان بصری صدیقی شافعی متوفی ۱۰۵۷ھ نے "الفُتوحات الرّبّانِيّة عَلَى الأذكار النُّوويّة" (باب الأذكار بعد الصّلاة، برقم: ۱۸۹، ۳۹/۳/۲) میں اس پر متنبہ کیا ہے۔

۸۸۔ عَمَلُ اليوم و اللّيلَة لابن السُّنّى، برقم: ۱۲۴، ص ۱۱۰

ذِکر کیا ہے۔(۸۹) اور مُلّا علی قاری "حِصۡن حَصِين " کی ''شرح'' میں یہ اِضافہ کیا ہے کہ:
طبرانی (۹۰) نے اِس حدیث کو حضرت اَبی اُمامہ سے روایت کیا ہے۔

"أُصُولُ الصِغَار " میں حضرت اِبن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث مروی ہے کہ:
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ''جو شخص نماز پڑھے پھر اِن کلمات کے ساتھ دُعا مانگے اَللّٰهُمَّ اعۡتِقۡنِى بِالۡعِلۡمِ وَ زَيِّنِى بِالۡحِلۡمِ وَ أَكۡرِمۡنِى بِالتَّقۡوٰى وَ اجۡعَلۡنِى بِالۡعَافِيَةِ " تو اُس کی نماز چار سو (۴۰۰) نمازوں کے برابر لکھی جائے گی۔'' (۹۱)

۲۔ دوسری فصل

اُن فقہی روایات کے بارے میں جن سے ثابت ہے کہ فرض نماز کے بعد دُعا سُنّتِ مُستحبہ ہے۔

میں کہتا ہوں کہ: "شــرعَةُ الإسلام " (۹۲) میں ہے: ''نمازی فرض نماز کے بعد دُعا

۸۹۔ الحِصنُ الحَصِينُ من كلام سيّد المُرسلين، فصل الدّعاء بعد السّلام، ص۱۸

۹۰۔ المُعجَم الكبير للطّبراني، الحديث: ۷۵۳۲، ۱۱۴/۸، حافظ نورالدین ہیثمی نے "مجمعُ الزّوائِد" (برقم: ۱۶۹۲۲، ۹۵/۱۰) میں فرمایا کہ امام طبرانی نے اسے "الکبیر" اور "الأوسط" میں کئی اسناد سے روایت کیا ہے اور اُن میں سے ایک سند "جیّد" ہے۔

۹۱۔ فَتَاوى الصُّوفِيَّة، الباب الخامس عشر في الاشتغال بالدّعا بعد الفرائض اللتى بعدها سنّة، الفصل الأول، ق۶۸/ب

۹۲۔ یہ کتاب امام الواعظ رُکن الاسلام محمد بن اَبی بکر المعروف امام زادہ الحنفی متوفی ۵۷۳ھ کی تصنیف ہے۔ اِس کتاب کی شروحات کی طرف بھی علماء نے توجہ دی ہے۔ شیخ محمد بن عمر المعروف قورد آفندی متوفی ۹۹۶ھ نے "مُرشِدُ الأنام شرحُ شرعةِ الإسلام" کے نام سے شرح لکھی ہے، شیخ یحیی بن بخشی بن بخشی بن ابراہیم الرّومی متوفی ۹۰۰ھ نے اِس کی شرح لکھی ہے، اور علامہ حسن ٹھٹوی السّندی نے فارسی زبان میں "مَوارِدُ الشّرعَة " کے نام سے شرح لکھی ہے (جس کا عکس فقیر کے کُتب خانے "المكتبةُ الأويسيّة" میں موجود ہے)، اور ملا علی قاری حنفی نے بھی اِس کی شرح لکھی ہے (جس کا عکس فقیر کے کُتب خانے "المكتبةُ الأويسيّه " میں موجود ہے)، اور السیّد ضیاء الدین حامد بن شیخ یوسف الباندرمہ وی

مانگے۔"(۹۳)"مَفَاتِیحُ الجِنَان شرحُ شَرعَةِ الإِسلَام " میں ہے: فرض نماز کا مطلب ہے کہ وہ دعا سُنّت سے پہلے ہو۔"(۹۴)" نُورُ الإِیضَاح " (۹۵)اور اِس کی شرح بنام" إمْدَادُ الفَتّاح "(۹۶) میں ہے کہ: فرض نماز کے بعد اِمام اپنے نفس اور مسلمانوں کے لئے خشوع وخضوع کے ساتھ دُعا مانگے اِس طرح کہ اُس کے دونوں ہاتھ سینے کے مقابل اُٹھے ہوئے ہوں۔دُعا کے فراغت کے بعد اَپنے ہاتھوں کو منہ پر پھیر لے۔"(۹۷)

علامہ اِبن اَرسلان رملی " تہذیبُ الأذکار " میں فرماتے ہیں کہ: نماز کے بعد دُعا اور ذکر کے مُستحب ہونے میں عُلماء کا اِجماع ہے اور اِس باب میں کافی اَحادیث مذکور ہیں۔"" فَتَاویٰ صُوفیّہ " میں" تفسیرُ السّنی " سے نقل کیا گیا ہے کہ: ﴿فَإِذا قَضَیتُمُ الصَّلوٰةَ﴾ کا مطلب یہ ہے کہ اُٹھتے بیٹھتے ربّ تعالیٰ کا ذِکر کرو۔اور نماز کے بعد دُعا مانگو۔" (۹۸)

الرومی الحنفی متوفی ۱۱۷۲ھ نے " البَدرُ التَّام فی تَخرِیج أحَادیثِ شرعةِ الإِسْلَام" کے نام سے اِس کتاب کے احادیث کی تخریج کی ہے، کئی اور علماء نے بھی اِس کی شروحات لکھی ہیں۔دیکھئے: کشفُ الظُّنون، باب الشّین ،ج۲،ص ۱۰٤٤ ۔ هَدْیةُ العَارِفین، باب المیم، ج۲، ص ۹۸

۹۳۔ مَفَاتِیحُ الجِنَان شرحُ شرعةِ الإِسْلَام،فصل فی آداب الصّلوٰة، ص ۱۲۸

۹٤۔ مَفَاتِیحُ الجِنَان شرحُ شَرعةِ الإِسلَام، فصل فی آداب الصّلوٰة، ص ۱۲۸

۹٥۔ اِس کتاب کا نام"نُورُ الإِیضَاح و نَجاةُ الأَرْوَاح " ہے۔اِس کتاب کے مُصنّف علامہ اَبوالاخلاص حسن بن عمار الشرنبلالی متوفی ۱۰٦۹ھ ہیں۔یہ کتاب درسِ نظامی میں فقہ حنفی میں پڑھائی جاتی ہے۔اور یہ کتاب طبع شُدہ ہے۔

۹٦۔ اِس کتاب کا مُصنّف علامہ اَبوالاخلاص حسن بن عمار الشرنبلالی متوفی ۱۰٦۹ھ ہے۔مُصنّف علیہ الرحمۃ نے اَپنے کتاب "نُورُ الإِیضَاح و نَجاةُ الأَرْوَاح" کی خود شرح لکھی ہے۔یہ کتاب طبع شُدہ ہے۔

۹۷۔ نُورُ الإِیضَاح، کتاب الصّلوٰة، فصل فی أذکار الواردة بعد الفرض، ص ۸۰۔ أیضاً إمْدَاد الفَتَّاح ، کتاب الصّلوٰة، مطلب: فیما یُستحبّ للإمام بعد السّلام، ص ۳٥۳ تا ۳٥٥

۹۸۔ فَتَاوِی الصُّوفِیَّة، الباب الخامس عشر فی الاشتغال بالدّعا بعد الفرائض اللتی بعدها سنّة، الفصل الأول، ص ٦۸/ألف

اِسی طرح " فَتاویٰ صُوفِیّة" میں " جامعُ المُضمَرات "(۹۹) کے بابُ صلوٰۃِ الکُسوف (۱۰۰) سے نقل کیا گیا ہے کہ: نماز کے بعد دُعا مانگنا سُنّت ہے کیونکہ ربّ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿فَاِذا فَرَغتَ فَانصَبْ وَ اِلیٰ رَبِّکَ فارغَب﴾۔ (۱۰۱) فقیہ ابواللّیث اَپنی کتاب "بُستَان" (۱۰۲) کے بابُ آدابِ الوُضوء و الصّلوٰۃ میں فرماتے ہیں کہ: جب نمازی اَپنی نماز سے فارغ ہو جائے تو اُس کے لئے مُناسب ہے کہ وہ اَپنے لئے، اپنے والدین اور تمام مسلمان مردوں و عورتوں کے لئے دعا مانگے۔

" فَوَائِدُ جامعِ الصَّغِیر " (۱۰۳) کے باب تکبیر فی الصّلوٰۃ فی موضع التَّشھُّد میں ہے کہ: نماز کے بعد دُعا کا مقام ہے کیونکہ ربّ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا: ﴿فَاِذا فَرَغتَ فَانصَب﴾ یعنی دُعا مانگو۔ (۱۰۴)..

۹۹۔ اِس کتاب کا نام "جامع المضمرات والمُشکلاتِ فی شرحِ القُدوری " ہے۔ یہ صوفی یوسف بن عمر بن یوسف متوفی ۸۳۲ھ کی تصنیف ہے۔ یہ کتاب طبع شُدہ نہیں ہے۔ اس کا عکس جمیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان) کے کُتب خانے میں موجود ہے۔

۱۰۰۔ جامع المضمرات، کتاب الصّلاۃ، باب صلاۃ الکسوف، ص ۱۳۹

۱۰۱۔ فَتاوَی الصُّوفِیَّة، الباب الخامس عشر فی الاشتغال بالدّعا بعد الفرائض اللتی بعدها سنة، الفصل الأوّل، ص ٦٨/ألف

۱۰۲۔ اِس کتاب کا نام "بُستَانُ العَارِفین" ہے۔ یہ کتاب آداب، خصائل اور اخلاق کے بارے میں وارد احادیث پر مشتمل عظیم کتاب ہے۔ اِس کتاب میں ایک سو پچاس (۱۵۰) اَبواب ہیں۔ اور یہ کتاب طبع شُدہ ہے۔

۱۰۳۔ اِس کتاب کا نام " فَوَائِدُ الجَامِعِ الصَّغیر للشَّیبانی " ہے۔ یہ کتاب علامہ الفقیہ محمد بن محمد بن محمد السرخسی الحنفی متوفی ۵۴۴ھ کی تصنیف ہے۔ یہ کتاب طبع شُدہ نہیں ہے۔ مُصنّف کی تصانیف میں "عُیُونُ المَسَائِل "، "المُحِیطِ فِی الفُرُوع "، "وَجِیز فِی الفَتَاوی " وغیرہا شامل ہیں۔ دیکھئے: کشفُ الظُّنُون، باب الجیم، ج۱، ص ۵٦۳ ۔ ھدیة العارفین، باب میم، ج۲، ص ۹۱

۱۰۴۔ فَتاوَی الصُّوفِیّة، الباب الخامس عشر فی الاشتغال بالدّعا بعد الفرائض اللتی بعدها سنّة، الفصل الأوّل، ق ٦٨/ب

" المَنَافِع "(١٠٥) میں ہے: ''ربّ تعالیٰ کے فرمان ﴿فَإِذا فَرَغتَ فَانصَب﴾ یعنی جب آپ نماز سے فارغ ہو جاؤ تو پھر دُعا میں مشغول ہو جاؤ، ربّ تعالیٰ سے فضل کے علاوہ کچھ بھی نہ مانگو۔'' (١٠٦)

"مَبسُوط" (١٠٧) میں ہے: جب نماز سے فارغ ہو جاؤ تو ربّ تعالیٰ کے طرف دُعا کے لئے رغبت حاصل کرو۔'' (١٠٨) علامہ عینی حنفی (١٠٩) "بخاری" کی شرح کے بابُ الذِّکر بعدَ الصَّلوٰۃ میں حضرت اَبو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ: ''اِس حدیث سے یہ فائدہ حاصل ہوا کہ نماز کے بعد ذِکر مُستحب ہے کیونکہ اِن اَوقات میں دُعا

١٠٥۔ اِس کتاب کا نام " المَنَافِعُ فی فَوائِدِ النَّافِع " ہے۔ یہ کتاب امام شیخ ناصر الدین اَبی القاسم محمد بن یوسف الحسینی السمر قندی الحنفی متوفی ٥٥٦ھ کی کتاب "النافع" کی شرح ہے۔ یہ کتاب فقیہ اَحمد بن اَبی حفص عمر بن محمد النسفی الحنفی متوفی ٥٢٥ھ کی تصنیف ہے۔ اور یہ کتاب طبع شُدہ نہیں ہے۔ دیکھئے: کشفُ الظُّنون، باب النّون، ج٢، ص ١٩٢١۔ ھدیہ العارفین، باب الألف، ج١، ص ٨٥

١٠٦۔ فَتَاوٰی الصُّوفِیَّة، الباب الخامس عشر فی الاشتغال بالدّعا بعد الفرائض التی بعدھا سنّة، الفصل الأول، ص ٦٨/ب

١٠٧۔ اِس کتاب کا نام "المَبْسُوط السّرخسی "ہے، یہ کتاب الامام الفقیہ الحاکم الشہید محمد بن محمد الحنفی متوفی ٣٣٤ھ کے کتاب "الکافی فی فُروعِ الحنفیۃ" کی شرح ہے۔ یہ کتاب الامام الفقیہ شمس الأئمہ اَبو بکر محمد بن اَحمد بن اَبی سہل السرخسی الحنفی متوفی ٤٣٨ھ کی تصنیف ہے، یہ کتاب طبع شُدہ ہے، مُصنّف کی تصنیفات میں: "شَرحُ أدبِ القَاضِی لأبی یُوسفَ"، "شرحُ جَامِعِ الصَّغِیر للشَّیبانی"، "شرحُ جَامِعِ الکَبِیر للشَّیبانی"، "شَرحُ زِیَادتُ الزِّیادَات"، "المُحِیطُ فی الفُرُوع" وغیرہا شامل ہیں۔ دیکھئے: کشفُ الظُّنون، باب الکاف، ج٢، ص ١٣٧٨۔ ھَدیۃُ العَارِفین، باب المیم، ج٢، ص ٧٦

١٠٨۔ المَبْسُوط للسّرخسی، کتاب الصّلوٰۃ، باب کیفیۃ الدّخول فی الصّلوٰۃ، ج١، ص ٥٣

١٠٩۔ آپ کا نام الامام الفقیہ بدر الدین اَبو محمد محمود بن قاضی شہاب الدّین اَحمد بن موسیٰ العینی ثم المصری الحنفی ہے، آپ کی ولادت ٧٦٢ھ میں ہوئی، آپ کی تصانیف بیشمار ہے جن میں سے کچھ یہ ہیں: "البِنَایۃ فی شَرحِ الہِدَایۃ"، "تاریخُ البَدر فی أوصافِ أھلِ العَصر"، "رمزُ الحَقَائق شرحُ کَنزِ الدَّقَائِق"، "طَبَقَاتُ الحَنَفِیَّۃ"، "عَقدُ الجمَان فی تاریخِ أھلِ الزّمان" آپ کا قاہرہ میں ٨٥٥ھ میں وصال ہوا۔ دیکھئے: کشفُ الظُّنون، باب الجیم، ج١، ص ٥٤١۔ ھَدیۃُ العَارِفین، باب المیم، ج٢، ص ٤٢٠

قبول ہوتی ہے۔'' (۱۱۰)

"فُتُوحُ الأَورَاد" میں ہے: ''نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگنا سنّتِ مُستحبہ ہے کیونکہ یہ بات اَحادیث سے مُستفاد ہے۔ اور صحیح حدیث میں مذکور ہے ''نماز کے بعد دُعا قبول ہوتی ہے''۔ اور صحاحِ سِتہ کی اَحادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگنا ہمیشہ مُتعارف ہے۔'' "تَوزِیعُ الأَوقَات" کی شرح (۱۱۱) میں "العَقَائدُ السِّنيَّه" (۱۱۲) اور "منهجُ العُمَال" (۱۱۵) سے نقل کیا گیا ہے: فرض نماز کے بعد دُعا مسنون ہے۔ اِسی طرح دُعا میں ہاتھ اُٹھانا اور دُعا سے فراغت کے بعد ہاتھوں کا چہرے پہ مسح کرنا بھی مسنون ہے۔

میں کہتا ہوں کہ: ہم نے دونوں فصلوں میں جو اَحادیثِ نبویّہ اور روایاتِ فقہیّہ ذِکر کی ہیں اُن سے یہ بات ثابت ہوئی کہ فرض نماز کے بعد دُعا مانگنا سُنّت ہے۔ پس تم مُتنبہ ہو جاؤ۔

اگر یہ اِعتراض کیا جائے کہ: شیخ عبدالحق (مُحدِّث) دہلوی نے "الصِراطُ المُستقِیم" کی شرح (۱۱۶) میں ذکر کیا ہے کہ: اَئمہ، مساجد میں نماز کے بعد دُعا مانگتے ہیں اور مُقتدی آمین آمین کہتے ہیں جس طرح اَبھی دَیارِ عرب وعجم میں مُتعارَف ہے یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا طریقہ نہیں ہے اور نہ ہی اِس باب میں کوئی حدیث مذکور ہے یہ طریقہ بدعتِ حَسَنہ ہے۔

۱۱۰۔ عُمدَةُ القاری، کتاب الأذان، باب الذِّکر بعد الصّلوٰة، تحت الحدیث:۸۴۳، ج۶، ص ۱۹۰

۱۱۱۔ بسیار کوشش کے باوجود ہمیں نہ اِس کتاب اور نہ ہی مُصنِّف کے مُتعلق کچھ اَحوال مل سکا، اگر کسی کے پاس کوئی مواد ہے تو فقیر کو اِطلاع دے۔

۱۱۲۔ بسیار کوشش کے باوجود ہمیں نہ اِس کتاب اور نہ ہی مُصنِّف کے مُتعلق کچھ اَحوال مل سکا، اگر کسی کے پاس کوئی مواد ہے تو فقیر کو اِطلاع دے۔

۱۱۵۔ شاید اِس کتاب سے مُرادصاحبِ "کنزُ العُمَال" علامہ علاء الدّین علی بن حسام الدّین الجونپوری الہندی المتقی متوفی ۹۷۵ھ کی کتاب "منهجُ العُمَال فی سُنَنِ الأَقوَال" ہے، یہ کتاب فقہی اَبواب پہ مُرتّب ہے، اور یہ کتاب طبع شُدہ نہیں ہے۔ دیکھئے: کشفُ الظُّنون، باب الجیم، ج ۱، ص ۵۹۷

۱۱۶۔ اِس کتاب کا نام "طریقُ الإفَادَة فی شَرحِ سفرِ السَّعَادَة" یا "الطَریقُ القَوِیم شرحُ الصِراط المُستَقیم" ہے۔ یہ کتاب طبع شُدہ ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اِس (اِعتراض) کے بہت سے جوابات ہیں:

ا۔ پہلا جواب: علامہ فتح محمد بن شیخ عیسیٰ الشطاری (۱۱۷) صاحب "مِفتَاح الصَّلوٰۃ" اپنی کتاب بنام "فُتُــــوحُ الأوراد" میں فرماتے ہیں جس کا ماحاصل یہ ہے کہ: شیخ عبدالحق (مُحدِّث دہلوی) نے جو بدعت کا حکم لگایا ہے۔ وہ (اس لئے کہ شیخ عبدالحق) اُن اَحادیث مرویہ پر مُطلع نہیں ہوئے جو نماز کے بعد ماثورہ دُعاؤں کے بارے میں وارِد ہیں۔ اِسی لئے انہوں نے کہا کہ: اِس باب میں کوئی حدیث مذکور نہیں ہے۔

۲۔ دوسرا جواب: شیخ عبدالحقؒ (مُحدِّث) دہلوی نے نماز کے بعد دُعا کو بدعت کہا ہے تو اِس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ اُن کا قول صحیح نہیں ہے اور یہ قول اُن اَحادیثِ نبویّہ وروایاتِ فقہیّہ سے مردود ہے جن کو ہم نے دونوں فصلوں میں ذکر کیا ہے۔ اور وہ (اَحادیثِ نبویّہ اور روایاتِ فقہیّہ) اِس بات پہ دال ہیں کہ فرض نماز کے بعد دُعا سُنّت ہے۔

۳۔ تیسرا جواب: اگر شیخ عبدالحقؒ (مُحدِّث) دہلوی نے یہ اِرادہ کیا ہے کہ: نماز کے بعد اِس کیفیت سے دُعا مانگنا کہ اِمام کا ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگے اور مُقتدی کا آمین آمین کہیں، یہ بدعت ہے، تو یہ بھی صحیح نہیں ہے کیونکہ دُعا میں ہاتھوں کا اُٹھانا سُنَنِ دُعا سے ہے۔ اور اِسی طرح دُعا کے بعد دونوں ہاتھوں کو منہ پر پھیرنا یہ بھی سُنَنِ دُعا سے ہے۔ اور یہ اُمور سُنّتِ مُستحبہ مؤکدہ ہیں۔ اور جو اَمر سُنَنِ ماثورہ سے مُرکّب ہو اُس کے لئے بدعت کا قول درست نہیں ہے۔ کیونکہ دُعا میں ہاتھوں کا اُٹھانا سُنَنِ دُعا سے ہے جو اَحادیثِ نبویّہ اور روایاتِ فقہیّہ سے ثابت ہے۔

جس طرح اَبوداؤد نے خلاّد بن سائب اور اُس نے اپنے باپ سے یا سائب بن یزید

۱۱۷۔ آپ کا نام اَبوالمجد حبیب الرحمٰن ہے، لیکن آپ فتح محمد کے نام سے مشہور ومعروف ہوئے، جس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے والد صاحب آپ کو بابا فتح محمد کے نام سے پکارا کرتے تھے، آپ نے ۱۶۵۴ء میں تمام جائداد اپنے مُتعلقین میں تقسیم کر کے برہان پور کو الوداع کہتے دیارِ حبیب ﷺ میں سکونت اختیار کرلی، آپ نے زندگی کے باقی اَیام وہیں گذارے، آپ کا وصال ۱۰۸۰ھ میں ہوا، آپ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ آپ کی تصانیف میں: فتوحُ العقائد، رسالہ حجۃ القبلہ وغیرہما شامل ہیں۔

اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ: جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم دُعا مانگتے تھے تو اَپنے دونوں مبارک ہاتھوں کو بلند فرماتے تھے اور انہیں اَپنے منہ پر پھیر لیتے تھے۔ (۱۱۸) اِس حدیث کو طبرانی نے "مُعجَمُ الکَبِیر" (۱۱۹) میں روایت کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ (اسے) سائب نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے۔ (۱۲۰)

اور امام ترمذی نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم جب بھی دُعا کے لئے ہاتھ بلند فرماتے انہیں تو اَپنے چہرے پر مسح فرماتے تھے۔" (۱۲۱) اَبوداؤد، حضرت اِبن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اِسی طرح حدیث بیان فرماتے ہیں۔ (۱۲۲)

اور اِبن جزری "حِصن حَصِین" میں فرماتے ہیں: "بیشک دُعا میں ہاتھوں کو بلند کرنا آدابِ دُعا سے ہے"۔ اَصحابِ صحاحِ سِتّہ نے روایت کیا ہے (۱۲۳) اور یہ کہ: دُعا میں کندھوں

۱۱۸۔ سُنَن أبی داؤد، کتاب الوتر، باب الدّعا، الحدیث:١٤٩٤، ج١، ص٥٥٤

۱۱۹۔ اِس کتاب کا نام "المُعْجَمُ الکَبِیر" ہے، یہ کتاب الامام الحافظ اَبوالقاسم سلیمان بن اَحمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ کی تصنیف ہے، مُصنِّف نے اِس کتاب میں صحابہ کے اَسماء کی ترتیب پر اَحادیث درج کی ہیں، علی بن بلبان الفارسی الحنفی متوفی ۷۳۱ھ نے اِسے اَچھی ترتیب دی ہے، عبد الکریم بن محمد السمعانی متوفی ۵۶۲ھ نے "التَّحبِیر فی المُعجم الکَبِیر" کے نام سے اِس کو جمع کیا ہے۔ دیکھئے: کشفُ الظُّنُون، باب المیم، ج٢، ص١٧٣٧

۱۲۰۔ المُعْجَمُ الکَبِیر، باب الیاء، یزید بن ثابت الأنصاری، ج٢٢، ص٢٤١

۱۲۱۔ سُنَن التّرمذی، کتاب الدّعوات عن رسول اللہ ﷺ، باب ماجاء فی رفع الأیدی عند الدّعاء، الحدیث:٣٣٨٦، ج٥، ص٤٦٣

۱۲۲۔ سُنَن أبی داؤد، کتاب الوتر، باب الدّعا، الحدیث:١٤٩١، ج١، ص٥٥٣

مُصنِّف نے اس میں کُتُب صحاح ستّہ یا اُن میں کسی ایک میں موجود احادیث

کے برابر ہاتھ اُٹھانے چاہئیں۔ اِس حدیث کو اِمام اَحمد نے اَپنی "مُسنَد" میں اور اَبوداوٗد نے اَپنی "سُنَن" میں اور اَبو بکر بن شیبہ نے اَپنی "مُصنَّف" میں روایت کیا ہے۔(۱۲۴)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ''دُعا کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اُٹھایا جائے''۔ اِس حدیث کو اَبوداوٗد نے (اَپنی "سُنَن" میں) روایت بیان فرمایا ہے۔(۱۲۵) اور حاکم(۱۲۶) "مُستَدرَك" (۱۲۷) میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ''دُعا میں عاجزی سے ہاتھوں کو

۱۲۴۔ اس میں بعض اُن احادیث کی طرف اشارہ جو اِن مُحدِّثین سے مروی ہیں اور کندھوں کے برابر ہاتھ اُٹھانے کے استحباب پر دلالت کرتی ہیں اُن میں سے ایک حدیث تو وہ جو یہاں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے مذکور ہے، دوسری حدیث جو امام عبدالرزاق نے اپنی "مصنّف" (باب رفع الیدین فی الدّعا، برقم: (۸۸۲)۔ ۳۲۳۹، ج۲، ص۱۶۱) میں اور امام ابوداوٗد نے اپنی "سُنَن" (کتاب الصّلاۃ، باب الدّعاء، برقم: ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، و قال المنذری فی "مختصر السُّنَن": مرفوعاً، و ھو حدیثٌ حسنٌ) میں روایت کی ہے۔

۱۲۵۔ سُنَن أبی داوٗد، کتاب الوتر، باب الدُّعا، الحدیث: ۱۴۹۱، ج۱، ص۵۵۳

۱۲۶۔ آپ کا نام امام حاکم ابوعبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد بن حمدویہ بن نُعیم بن حَکم ضَبّی طہمانی نیشاپوری المعروف ابن البیع ہے۔ آپ کی پیر کے روز ۳ ربیع الاول ۳۲۱ھ نیشاپور میں ولادت ہوئی۔ آپ نے متعدد کُتب تصنیف فرمائیں جن میں "أربَعین فی الحَدِیث"، "تراجمُ الشُّیوخ"، "السِّیاق فی ذَیل تاریخ نیسابور"، "فضائلُ العشرۃُ المُبشَّرۃ"، "المُستدرَكُ علی الصَّحِیحَین" وغیرہا شامل ہیں۔ مگر "المُستَدرَك علی الصَّحِیحَین" کو جو شہرت اور مقبولیت حاصل ہوئی وہ دوسری کُتب کو حاصل نہ ہوسکی۔ آپ کا وصال ماہ صفر ۴۰۵ھ میں ہوا۔ دیکھئے: ھَدیَۃُ العَارِفین، باب المیم، ج۲، ص۵۹

۱۲۷۔ اِس کتاب کا نام "المُستَدرك علی الصَّحِیحَین" ہے۔ یہ کتاب طبع شُدہ ہے۔ اور شمس الدین أبو عبد اللہ محمد بن أحمد الذہبی متوفی ۷۴۸ھ نے اِس کا اِختصار کیا ہے، اور امام جلال الدین السیوطی متوفی ۹۱۱ھ نے "تَوضِیحُ المُدرك فی تَصحِیحِ المُستَدرَك" کے نام سے حاشیہ لکھا ہے۔ دیکھئے: کشفُ الظُّنُون، باب المیم، ج۲، ص۱۶۷۲

اُٹھائیں جس طرح اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا: ﴿فَمَا اسْتَكَانُوا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُونَ﴾ (۱۲۸)۔'' (۱۲۹) دُعا میں ہاتھ اُٹھانے کے لئے اور بھی مشہور اَحادیث ہیں۔(۱۳۰)

﴿دُعا میں ہاتھ اُٹھانے کے مُتعلِّق فقہی روایات﴾

"القِنيَة" (۱۳۱) میں ہے: دُعا میں سینے کے مقابل ہاتھوں کو اُٹھانا مُستحب ہے اِسی طرح حضرت اِبن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فعل مُبارک کو روایت کیا ہے۔علامہ شیخ رحمت اللہ السِندی (۱۳۲) اَپنی کتاب "مَنسَكُ

۱۲۸۔ سورة المؤمنون، الآية: ۷٦

۱۲۹۔ المُستَدرَك للحاكم، كتاب التّفسير، تفسير سورة الكوثر، الحديث: ۳۹۸۱، ج۲، ص ٥۸٦

۱۳۰۔ اس کے لئے علامہ غماری مغربی کے رسالے "المِنَحُ المطلوبة" کا مطالعہ مفید ہے۔

۱۳۱۔ اِس کتاب کا نام "قِنيةُ المُنية على مَذهبِ أبي حَنِيفة" ہے۔یہ کتاب اَبوالرّجاء نجم الدّین مختار بن محمود الزّاہدی الغزمینی متوفی ۶۵۸ھ کی تصنیف ہے۔اُن کی تصانیف میں "شرحُ مختَصَرُ القُدوری"، "رِسَالةُ النّاصرِيّة"، "فَرَائِضُ الزّاهِدِي"، "المُجتَبى فِي الأُصُول" وغیرہا شامل ہیں۔دیکھئے: هَديةُ العَارِفين، باب الميم، ج۲، ص ٤۲۳ اور مُصنّف کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ عقائد میں معتزلی تھا اور فقہ میں حنفی تھا اور اُن کی کُتب غیر مُعتبر اور رَطب ویابِس سے بھری ہوئی ہیں۔لیکن شیخ الاسلام، مُحدِّث، فقیہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی سندھی متوفی ۱۱۷۴ھ لکھتے ہیں کہ: علمائے بخارا نے لکھا ہے کہ اگرچہ اُن کی کتابیں معتزلی ہونے کی وجہ سے غیر معتبر ہیں لیکن اگر ہماری فقہ حنفیہ کی کُتب اُس کی کُتب کے موافق ہو جائیں تو وہ معتبر ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ: مُصنّف نے "القِنيَة" میں فقہ حنفی کی ایک سو (۱۳۰) معتبر کتابوں سے حوالے نقل کیے ہیں اور معتزلہ کی گیارہ کتابوں سے حوالے نقل کیے ہیں جن کو اُس نے اِن رُموز سے واضح کیا ہے۔بت: برھان ترجمانی، بق: بقالی، بک: برھان کافی، بو: وبری، جت: جمع التّفاریق للبقالی، یت: یوسف ترجمانی، مت: مجد الأئمہ، شم: شرف الأئمہ المکی، شبق: شرح بقالی، ضو: ضمیر وبری، عت: علاء ترجمانی، باقی حنفیہ کی معتبر کتابوں سے حوالے نقل کیے ہیں۔الحِجَجُ الجَلِيّة فى مَسئلةِ سُؤرِ الأَجنَبِيّة، للعلامة المخدوم محمد هاشم التتوى السّندى

۱۳۲۔ شیخ رحمۃ اللہ بن قاضی عبداللہ بن ابراہیم السِندی ثم المدنی ۹۳۰ھ میں سندھ کے شہر "دربیلہ" میں پیدا

المُتوسِّط "(۱۳۳) میں فرماتے ہیں کہ:''دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھانا اور تین مرتبہ دُعا مانگنا اور درود

ہوئے، آپ کے والد صاحب" مِنهَاجِ المِشكاة " علامہ عبدالعزیز الابہری کے شاگرد تھے۔اور آپ کے چھوٹے بھائی علامہ حمید الدین (یا عبدالحمید) بن قاضی عبداللہ السِّندی متوفی ۱۰۰۹ھ مشہور مُحدِّث ابن الحجر الہیتمی المکی متوفی ۹۷۴ھ کے شاگرد تھے۔والد اور بھائی کے ساتھ حرمین شریفین کی حاضری کے موقع پر مندرجہ ذیل علماء نے آپ سے اور آپ نے اُن سے اَخذِ علم کیا۔(۱) ابن حجر المکی (۲) صاحب "تَنزِيهُ الشَّريعة المَرفُوعَة عن الأحاديث الشَّنِيعَة المَوضُوعَة " شیخ علی بن محمد بن علی الکنانی متوفی ۹۶۳ھ (۳) صاحبِ "كنزُ العُمّال فى سُنَنِ الأقوالِ و الأَفعال " شیخ حسام الدین علی بن عبدالملک البرہانفوری متوفی ۹۷۵ھ۔آپ کی تصانیف میں سے " لُبابُ المَناسِك و عُبابُ المَسالِك " المعروف " المَنسَكُ الأوسَط " اور " جَمعُ المَناسِك و نَفعُ النّاسِك " المعروف "المَنسَكُ الكَبِير " اور " زُبدَةُ المَناسِك " المعروف "المَنسَكُ الصَّغِير " (اِس کی شرح مُلّا علی قاری متوفی ۱۰۱۴ نے " بِدَايَةُ السَّالِك فى نِهَايَةُ المَسَالِك " کے نام سے کی جس پر شیخ یحییٰ مؤذن بن محمد بن جعفر حسنی مکی (ت ۱۲۶۰ھ) نے حاشیہ لکھا ہے (جس کا عکس فقیر کی کُتب خانے " المكتبةُ الأويسيّه " میں موجود ہے۔)، اور اِس کی شرح فقیہ حنیف الدین بن عبدالرحمٰن عُمری مُرشدی حنفی متوفی ۱۰۸۷ھ نے کی اور اُس پر حاشیہ علامہ عبداللہ بن احمد میرداد مکی (ت ۱۳۴۳ھ) نے لکھا، شیخ ابراہیم بن بیری مکی حنفی متوفی ۱۰۹۹ھ نے "إرشادُ القَدِير" اور "التَعبيرُ المُنِير على مواضع من المنسَك الصَغِير" کے نام سے شرحیں لکھیں، اور شیخ جمال الدین محمد بن محمد حنفی متوفی ۱۰۸۷ھ نے "الضَوءُ المُنِير على المَنسَك الصَّغِير" کے نام سے شرح لکھی ہے اور علامہ یوسف بن عبدالکریم انصاری مدنی متوفی ۱۱۷۷ھ نے اِسے "الطَريق السَّالِك إلى زُبدة المَناسِك" کے نام سے نظم کیا اور فقیہ مصطفیٰ بن محمد دمشقی الشہیر بالرحمتی متوفی ۱۲۰۵ھ نے اُس کی نظم کی شرح لکھی اور " رسالةٌ فى الاقتداءِ بالشّافعيّة و الخِلاف فى ذالك" (جس کا عکس فقیر کی کُتب خانے " المكتبةُ الأويسيّه" میں موجود ہے۔) وغیرہا ہیں۔آپ نے بروز جمعۃ المبارک ۱۸ محرم الحرام ۹۹۳ھ میں وصال فرمایا اور جنت المعلیٰ میں مدفون ہوئے۔دیکھئے:

إرشاد السّارى إلى مناسِكِ المُلّا على القارى، الفصل الأوّل، التعريف بصاحب المتن، ص ٣،٤ـ و كشفُ الظُّنون، ج ٢، ص ١٥٤٥

۱۳۳۔ اِس کتاب کا نام " لُبابُ المَناسِك و عُبابُ المَسالِك " المعروف "المَنسَكُ الأوسَط " ہے۔اِس کتاب میں مناسکِ حج کا تفصیلی بیان ہے۔اور یہ کتاب طبع شُدہ ہے۔علماء نے اِس کی شروحات کے طرف بھی توجہ دی ہے، مُلّا علی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ نے " المَسلَكُ المُتَقَسِّط فِى المَنسَكِ المُتَوَسِّط " کے نام

شریف سے دُعا کو شروع و ختم کرنا یہ سب آدابِ دُعا سے ہے۔'' (۱۳۴) مُلاّ علی قاری (۱۳۵) اِس کی ''شرح'' (۱۳۶) میں لکھتے ہیں: ''بیشک یہ تینوں اُمورِ دعا کے مُستحبات سے ہیں۔'' (۱۳۷)

اِسی طرح ہم نے "العَقائِد السّنیّه" اور "منهجُ العُمَال" سے ثابت کر چکے ہیں کہ نماز کے بعد دُعا میں ہاتھ اُٹھاسنّت ہے۔اور اِسی طرح ہم "شـرعةُ الإسلاَم" اور "إمـدَادُ

سے اِس کی شرح کی ہے، جس پر قاضی حسین بن محمد سعید مکی حنفی متوفی ۱۳۶۶ھ نے "إرشادُ السارى" کے نام سے حاشیہ لکھا، اور علامہ قاضی عبد الرحمٰن عُمری مُرشدی حنفی مکی متوفی ۱۰۷۶ھ نے، علامہ فقیہ عبد اللہ بن حسن عفیف کازَرُونی مکی حنفی (کان حیًا سنة ۱۱۰۲ھ) نے، علامہ خطیب قاضی عید بن محمد اَنصاری مکی حنفی متوفی ۱۱۴۳ھ نے "خُلاصةُ النَاسِك" کے نام سے، اور اُن کے بھائی کے بیٹے قاضی مکہ فقیہ جمال الدین محمد بن محمد اَنصاری (من أهل القرن الثاني عشر) نے بھی شرح لکھی ہے۔اور مُلاّ علی قاری حنفی نے "لُبُّ لُباب المناسك و حُبّ عُباب المسالك" کے نام سے، فقیہ عبد اللہ عفیف مذکور نے "بُغيةُ النَاسك" کے نام سے "المَنسَكَ الأوسط" کو مختصر کیا، اور شیخ یحیٰی مؤذن مذکور نے "جَوَاهرُ لُبَاب المَنَاسك" کے نام سے، اور علامہ عفیف نے اپنے مختصر کی "أقـربُ المَسَـالك" کے نام سے شرح لکھی اور علامہ شامی کے قول "العفيف في شَرحِ مَنسَكه" سے مراد یہی شرح ہے اور شیخ یحیٰی نے بھی اپنے مختصر کی شرح لکھی۔

۱۳۴۔ لُباب المَناسِك و عُباب المَسَالِك، باب الوُقوف بمعرفته و أحكامه، فصل في صفة الوقوف، ص ۱۳۸

۱۳۵۔ آپ کا نام الامام الفقیہ المفسر المتکلم المحدِّث نور الدین علی بن سلطان محمد القاری الحنفی ہے، آپ ہرات میں پیدا ہوئے، آپ کی تصانیف کا شمار ۳۰۰ تک پہنچتا ہے (آپ کے تصانیف کے ناموں کی فہرست فقیر کے کتب خانے "المَكتبةُ الأويسيّه" میں موجود ہے۔) جن میں سے کچھ یہ ہیں: "تعليقَاتُ القَارِي علـى ثُلاثياتِ البُخارى" (جس کا عکس فقیر کے کتب خانے "المَكتبةُ الأويسيّه" میں موجود ہے۔)، "جمعُ الوَسَائِل"، "الحَمَالَين حاشيةُ تفسيرِ الجلالَين"، "مِرقاةُ المَفَاتِيح"، آپ کا مکۃ المکرمۃ میں ۱۰۴۱ھ میں وصال ہوا، جنت المعلی میں آپ کو دفن کیا گیا۔دیکھئے: هَـديَةُ العَارِفين، باب العَين، ج ۱، ص ۷۵۱

۱۳۶۔ اِس کتاب کا نام "المَسلَكُ المُتقَسّط فِي المَنسَك المُتوَسّط" ہے، اور یہ کتاب طبع شُدہ ہے۔

۱۳۷۔ المَسلَكُ المُتقَسّط فِي المَنسَك المُتوَسّط، فصل في صفة الوقوف، فإذا فرغ الإمام من الجمع من مسجد إبراهيم، ص ۱۳۴

الفتّاح" سے بھی ثابت کر چکے ہیں کہ نماز سے فراغت کے بعد دُعا کے لئے ہاتھوں کو اُٹھانا چاہیے۔
اور دُعا کے بعد ہاتھوں کا منھ پر مسح کرنا (۱۳۸) یہ بھی اَحادیثِ نبویّہ اور روایاتِ فقہیّہ سے ثابت ہے۔ اَحادیث کو تو ہم نے امام اَبوداوٗد اور طبرانی کی روایت سے ذِکر کیا ہے۔ اور اَبھی ہم امام اَبوداوٗد، ترمذی، اِبن ماجہ، اِبن حبان اور حاکم سے روایات نقل کریں گے۔

امام ترمذی نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم جب بھی دُعا کے لئے اَپنے مبارک ہاتھوں کو بلند فرماتے تھے میں نے نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اَپنے چہرۂ اَقدس پر ہاتھوں کو مسح فرماتے تھے۔" (۱۳۹)

اور امام اِبن ماجہ، حضرت اِبن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت بیان فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "جب دُعا سے فارغ ہوجاوٗ تو اپنے چہرے پر دونوں ہاتھوں سے مسح کرو۔" (۱۴۰)

اور اِس سلسلے میں جو فقہی روایات ہیں وہ تو کافی ہیں۔ بعض فقہی روایات کو ہم اِس رسالے میں پہلے ذکر کر چکے ہیں جن کو ہم نے "نُورُ الإیضَاح" اِس کی شرح "إمدادُ الفتّاح"،

۱۳۸۔ یعنی، دُعا کے بعد ہاتھ منہ پر پھیرنا جیسا کہ متعارف ہے۔

۱۳۹۔ سُنَن التّرمذی، کتاب الدّعوات عن رسول اللهﷺ، باب ماجاء فی رفع الأیدی عند الدّعاء، الحدیث: ۳۳۸۶، ج۵، ص ۴۶۳۔ اور امام ترمذی کی اس روایت کو نقل کرنے کے بعد حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی لکھتے ہیں کہ اس حدیث شریف کے شواہد ہیں اُن میں سے ایک حدیثِ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہے جسے امام ابوداوٗد وغیرہ نے روایت کیا اور ان کا مجموعہ اس بات کا مقتضی ہے کہ یہ حدیث "حسن" ہے (بُلُوغ المَرام من أدلّة الأحكام، كتاب الجامع، باب الذّكر و الدّعا، برقم: ۱۵۸۲/۱۷، ص ۳۳۱)

۱۴۰۔ سُنَن ابن ماجة، كتاب إقامة الصّلوٰة و السّنّة فيها، باب من رفع يديه فى الدّعاء و مسح بهما وجهه، الحديث: ۱۱۸۱، ج۱، ص ۳۷۳

"مَواهبُ الرّحمٰن " اور اِس کی شرح "البُرهان "، "العقائد السّنیّه " اور "منهجُ العُمّال " وغیرہا سے نقل کیا ہے۔

اور دُعا میں مُقتدیوں کا آمین آمین کہنا بھی سُنَنِ دُعا سے ہے اور اَحادیث نبویّہ و روایاتِ فقہیّہ سے ثابت ہے۔ جس طرح اِبن الجزری " حِصْنِ حَصِین " میں فرماتے ہیں کہ: دُعا میں مُقتدیوں کا آمین آمین کہنا یہ آدابِ دعا سے ہے۔ اِس حدیث کو امام بخاری، مسلم، ابوداوٴد، نسائی (۱۴۱) نے روایت کیا ہے۔ (۱۴۲) اور دُعا کے بعد اَپنے چہرے پر ہاتھوں کو مسح کرنا بھی آدابِ دعا سے ہے۔ اِس کو امام اَبوداوٴد، ترمذی، اِبن ماجہ، اور اِبن حبان نے اَپنی " صحیح " میں اور حاکم نے "مُستَدرَك " میں روایت کیا ہے۔" (۱۴۳)

اِن روایات کے علاوہ یہ روایت بھی ہے کہ: "جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ و حضرت ہارون علیہما السلام کو دُعا کا حکم فرمایا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام دُعا مانگتے تھے اور حضرت ہارون علیہ السلام آمین آمین کہتے تھے اور اللہ تعالیٰ اُن کی دُعا کو قبول فرماتا تھا۔ جس طرح ربّ

۱٤۱۔ یاد رہے کہ آمین کی دو قسمیں ہیں، ایک مقتدیوں کا ﴿وَ لَا الضَّآلِّينَ﴾ پر آمین کہنا، یہ آمین مقیّد ہے، دوسری دُعا سُننے والے کا دُعا پر آمین کہنا تو یہ آمین مطلق ہے، پس امام بخاری و مسلم وغیرہا کی روایت مقتدیوں کی آمین کی دلیل ہے اور دُعا سننے والے کی آمین کی دلیل حضرت حبیب بن مَسلمہ فِہری کی مرفوع بسَنَدِ حَسَن مروی حدیث ہے "کوئی مسلمان قوم اکٹھے ہو کر دُعا نہیں کرتی کہ ایک دُعا کرے دوسرے آمین کہیں مگر اللہ تعالیٰ اُن کی دُعا کو قبول فرماتا ہے"۔ (اَلْمُعْجَمُ الْكَبِير، ٤/٢١، ٢٢، برقم: ٣٥٣٦) حافظ ہیثمی نے کہا کہ اس روایت کے رِجال صحیح کے رِجال ہیں سوائے ابن لھیعہ کے وہ "حَسَنُ الحدیث" ہے (مجمع الزّوائد، کتاب الأدعيّة، باب التّأمين على الدّعاء، برقم: ١٧٣٤٧، ج١٠، ص١٩٤) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کہ "الدَّاعِيُ و الْمُؤَمِّنُ شَرِيْكَان" (فِردوسُ الأخبَار، باب الدّال، برقم: ٢٩١٥، ج١، ص٣٩٣) یعنی، دُعا کرنے والا اور آمین کہنے والا دونوں شریک ہیں۔

۱٤۲۔ الحِصنُ الحَصِين من كلام سيد المُرسلين، فصل آداب الدُّعاء، ص ٤

۱٤۳۔ الحِصنُ الحَصِين من كلام سيّد المُرسلين، فصل آداب الدّعاء، ص ٤

تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے ﴿ قَدْ أُجِيبَتْ دَعْوَتُكُمَا ﴾۔ اِسی طرح کُتُبِ تفاسیر میں ہے۔(۱۴۴) اِس سلسلے میں جو فقہی روایات ہیں وہ "نورُ الإِيضَاح" اور اِس کی شرح "إِمْدَادُ الفَتَّاح" وغیرہا سے ہم اَبھی ذِکر کر چکے ہیں۔

دوسرا باب

﴿ فرض نماز کے بعد سُنّت سے پہلے دُعا مانگنا بغیر کراہت کے جائز ہے بلکہ آخر میں دُعا کرنے سے اَفضل ہے ﴾

اِس باب میں دو فصل ہیں:

ا۔ پہلی فصل

اُن اَحادیث کے بیان میں جو اِس بات پر دلالت کرتی ہیں۔

اور جو ہم نے پہلے باب میں ذِکر کیا ہے اُسے تو آپ نے جان لیا کہ بیشک فرض نماز کے بعد دُعا مانگنا سُنّت ہے۔ رہی یہ بات کہ فرض نماز کے بعد سُنّت سے پہلے دُعا مانگنا مکروہ ہے یا نہیں؟

تو ہم کہتے ہیں کہ: پہلے باب میں ہم یہ روایت ذِکر کر چکے ہیں جسے امام بخاری اَپنی کتاب "تَارِيخ أَوْسَط" میں روایت کیا ہے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہر نماز کے بعد دُعا مانگتے تھے۔(۱۴۵) اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اِس بات سے منع فرماتے تھے کہ اِمام فقط اَپنے آپ کے لئے دعا کرے اور مسلمانوں کے لئے دُعا نہ مانگے۔

١٤٤۔ تفسير الدُّرُّ المنثور، سورة يونس، تحت الآية: ٨٩۔ ج٤، ص ٣٨٥

١٤٥۔ تَارِيخُ الأَوْسَط، ج٥، ص ١

پس تحقیق امام ابوداؤد اپنی "سُنَن" (۱۴۶) میں اور دوسرے روایت کرتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "جو اِمام فقط اپنے لئے دُعا کرے اور مسلمانوں کے لئے دُعا نہ مانگے، بیشک اُس نے خیانت کی"۔ (۱۴۷)

امام مسلم اپنی "صَحِیح" (۱۴۸) میں اور ابوداؤد اپنی "سُنَن" (۱۴۹) میں اور اِمام احمد اپنی "مُسنَد" (۱۵۰) میں حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ: حضرت عائشہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعت سُنّت ادا فرماتے پھر لوگوں کو نمازِ ظہر پڑھانے تشریف لے جاتے، پھر میرے گھر میں داخل ہوتے اور پھر دو رکعت نماز پڑھتے، پھر گھر سے تشریف لے جاتے اور لوگوں کو نمازِ عصر پڑھاتے، پھر لوگوں کو نمازِ مغرب پڑھاتے، پھر میرے گھر میں داخل ہوتے اور دو رکعت نماز پڑھتے، پھر لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھاتے تھے، پھر میرے گھر میں داخل ہوتے تھے اور دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

١٤٦۔ اِس کتاب کا نام "السُّنَنُ لأبی داؤد" ہے، یہ کتاب طبع شُدہ ہے۔ امام حافظ زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی متوفی ٦٥٦ھ نے اِس کتاب کا "المُجتبی" کے نام سے اِختصار کیا ہے، امام جلال الدین السّیوطی الشّافعی متوفی ۹۱۱ھ نے اِس کی "زھرُ الرّبی عَلَی المُجتبی" کے نام سے شرح لکھی ہے۔ "سُنَن أبی داؤد" کی علماءِ کرام نے متعدد شُروحات لکھی ہے، جن میں سے کچھ یہ ہیں: ابوسلیمان احمد بن محمد متوفی ۳۸۸ھ کی "مَعَالِم السُّنَن"، امام جلال الدین السّیوطی الشّافعی متوفی ۹۱۱ھ کی "مِرقاۃُ الصّعود إلی سُنَنِ أبی داؤد"، شیخ سراج الدین عمر بن علی المعروف ابن المُلقّن الشافعی کی "شرحُ سُنَنِ أبی داؤد"، امام بدر الدین محمود بن احمد العینی الحنفی متوفی ۸۵۵ھ کی "شرحُ سُنَنِ أبی داؤد"۔ دیکھئے: کشفُ الظُّنون، باب السّین المهملة، ج۲، ص ۱۰۰۵

١٤٧۔ سُنَن أبی داؤد، کتاب الطّهارة، باب أ یصلّی الرّجل وهو حاقن، الحدیث: ۹۰، ج۱، ص ۳٤

١٤٨۔ صحیح مسلم، کتاب صلوٰة المسافرین، باب جواز النّافلة قائماً و قائداً......الی آخره، الحدیث: ۱۷۳۳، ج۲، ص ۱٦٢

١٤٩۔ سُنَن أبی داؤد، کتابُ التّطوُّع، باب التّطوُّع ورکعات السّنّة، الحدیث: ۱۲٥۳، ج۱، ص ٤٨٦

١٥٠۔ المُسنَد لإمام أحمد بن حنبل، باقی مُسنَد الأنصار، السیّدة عائشة، الحدیث: ٢٤٠٦٥، ج٦، ص ۳۰

اِس حدیث کے آخر میں ہے کہ: جب فجر طلوع ہوتی تو دو رکعت نماز ادا فرماتے، پھر لوگوں کو نمازِ فجر پڑھانے لے لئے مسجد تشریف لے جاتے تھے۔''

امام ترمذی نے " شمائل " (۱۵۱) میں اور اِبن ماجہ نے اپنی "سُنَن" (۱۵۲) میں حضرت عبداللہ بن سعد الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے سوال کیا گیا کہ: کون سی نماز اَفضل ہے گھر میں یا مسجد میں؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ''میں مسجد میں نماز پڑھنے سے گھر میں نماز پڑھنے کو پسند کرتا ہوں مگر وہ فرض نماز نہ ہو۔'' (۱۵۳)

۱۵۱۔ اور اِس کا مکمل نام " الشَّمَائِلُ النَّبوِیَّۃ والخَصَائِل المُصطفویّة " ہے۔ یہ کتاب طبع شُدہ ہے۔ علماء کرام نے اِس کتاب کی متعدد شروحات لکھی ہیں۔ اُن میں سے شہاب الدین احمد بن حجر الھیثمی متوفی ۹۷۳ھ کی " أشرفُ الوَسَائِل إلی فهمِ الشَمَائِل " (جس کا عکس فقیر کے کتب خانے "المَکتبةُ الأویسیّة" میں موجود ہے۔) اور امام جلال الدّین السّیوطی کی " زهرُ الخَمَایل علی الشَّمائل " اور مُلاّ علی قاری کی " جمعُ الوَسَائل " اور علامہ عبدالرؤف المناوی کی شرح زیادہ مشہور ہیں۔ دیکھئے: کشفُ الظُّنون، باب الشّین المعجمة، ج۲، ص ۱۰۵۹

۱۵۲۔ اور اِس کا نام "السُّنَن لابن ماجة " ہے، یہ کتاب طبع شُدہ ہے، علماء نے اِس کی بیشمار شُروحات لکھی ہیں جن میں سے چند یہ ہیں: الحافظ علاء الدین مغلطای بن قلیج الحنفی متوفی ۷۶۲ھ کی "شرحُ سُنَن ابن ماجة"، امام جلال الدّین السّیوطی الشّافعی متوفی ۹۱۱ھ کی "مِصبَاحُ الزُّجاجة علی سُنَن ابن ماجة"، شیخ کمال الدین محمد بن موسیٰ الدمیری الشافعی متوفی ۸۰۸ھ کی "الدِّیباجة"۔ دیکھئے: کشفُ الظُّنون، باب السّین المهملة، ج۲، ص ۱۰۰۵

۱۵۳۔ الشَّمائِل للتّرمذی، باب صلوٰة التّطوُّع فی البیت، الحدیث: ۲۹۷، ج۱، ص ۲۴۵۔ أیضاً سُنَن ابن ماجة، کتاب اقامة الصّلوٰة و السُّنّة فیها، باب ماجاء فی التّطوُّع فی البیت، الحدیث: ۱۳۷۸، ج۱، ص ۴۳۹۔ بوصیری نے "مصباح الزّجاجة" (۱/۲۴۶) میں فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح اور اس کے رجال ثقات ہیں اور اسے ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں روایت کیا ہے اور اس کے "صحیحین" میں حدیثِ زید بن ثابت سے شواہد ہیں۔ (تعلیق عبد الفتّاح علی التُّحفة المذکورة، ص ۴۲)

۲۔ دوسری فصل

اُن فقہی روایات میں جو اِس بات پر دال ہیں کہ: فرض نماز کے بعد سُنّت سے پہلے دُعا مانگنا بلا کراہت جائز ہے بلکہ آخر میں دعا مانگنے سے اَفضل ہے۔

بقالی سے مروی ہے کہ: نمازی سُنّت پڑھنے سے پہلے دُعا مانگنے میں مشغول ہو جائے یہ اَفضل ہے۔ اور ہمارے زمانے میں یہی مشہور و معمول ہے۔ اور یہ اَمر حدیث سے بھی مُستجاب ہے۔" (۱۶۳) بقالی نے امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ: اُن کا ایک پڑوسی تھا وہ اپنی پیٹھ پہ لکڑیوں کی گٹھڑی لے کر مسجد میں نماز پڑھنے آتا تھا۔ جب اَمام سلام پھیرتا تھا تو وہ جلدی مسجد سے نکل جاتا۔ ایک دن امام حسن بصری نے اُسے فرمایا تم ایک ساعت کے لئے کیوں نہیں بیٹھ جاتے؟ اگر تجھے آخرت کی کوئی پرواہ نہیں ہے تو پھر دنیا کی تجھے کیا ضرورت ہے؟ لہٰذا نماز کے بعد بیٹھ جایا کرو، اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگو اور اللہ تعالیٰ سے سواری مانگو جو قیامت کے دن تجھے اَپنی پیٹھ پر اُٹھائے۔ اِس روایت کا ذکر "خلاصہ" میں ہے۔ انتھیٰ ما فی المفاتیح۔ (۱۶۴)

"مَواهِبُ الرَّحمٰن" (۱۶۵) اور اِس کی شرح "البُرهان" (۱۶۶) میں ہے جس کے

۱۶۳۔ مفاتیحُ الجنان شرح شرعةِ الإسلام، فصل فی آداب الصّلوٰة، ص ۱۲۸

۱٦٤۔ مَفاتِیحُ الجنان شرحِ شرعَةِ الإسلام، فصل فی آداب الصّلوٰة، ص ۱۲۸

۱٦٥۔ اِس کتاب کا مکمل نام "مَواهِبُ الرَّحمٰن فی مَذهَبِ أبی حَنیفةَ النُّعمَان" ہے، یہ کتاب بُرهان الدّین ابراہیم بن موسیٰ بن عبداللہ بن اَبی بکر الطر ابلسی ثم القاہری الحنفی متوفی ۹۲۲ھ کی تصنیف ہے۔ یہ کتاب طبع شُدہ نہیں ہے (اِس کتاب کا عکس فقیر کے کتب خانے "المَکتبةُ الأویسیّة" میں موجود ہے)۔ مُصنّف علیہ الرحمۃ کی اِس کے علاوہ یہ کتابیں بھی ہیں: "صنفُ الإسعَاف فِی أحکام الأوقَاف"، "مختصر مجمعُ البَحرَین لابن السّاعاتی فی الفُروع" وغیرہا۔ دیکھئے: کشفُ الظُّنُون، باب المیم، ج۲، ص ۱۸۹٥۔ هَدیَةُ العَارِفین، باب الألف، ج۱، ص ۲٥

۱٦٦۔ اِس کتاب کا نام "البُرهان شرحُ مَواهِبِ الرَّحمٰن فی مَذهبِ النُّعمان" ہے۔ یہ کتاب بُرهان

اَلفاظ یہ ہیں: اَمام کے لئے مُستحب ہے کہ سلام کے بعد تین مرتبہ اِستغفار، (ایک بار) آیۃ الکرسی اور (ایک بار) مُعوّذات (یعنی سورۂ فلق اور سورۂ ناس) پڑھے، پھر یہ پڑھے: اَللّٰھُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَام اور ہر فرض نماز کے بعد یہ وِرد کرے: لَا اِلٰهَ اِلَّا وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَ لَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَ لَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَلَالِ ۔ (۱۶۷) پھر اِمام اپنے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے جامع ماثورہ دُعا کرے۔ دُعا کے لئے اَپنے ہاتھوں کو سینے کے مقابل اُٹھائے، ہاتھوں کی ہتھیلیاں منہ کے سامنے رکھے، خُشوع وخُضوع کے ساتھ دُعا کرے پھر آخر میں اَپنے ہاتھوں کا اپنے منہ پر مسح کرے۔" (۱۶۸)

فرض اور سُنّت کے درمیان دُعا کے جواز کے لئے یہ عبارت نص ہے۔ کیونکہ اِس عبارت میں یہ اَلفاظ نہیں ہیں کہ اِمام سُنّت پڑھے پھر اَپنے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے دُعا مانگے۔ اور اِس عبارت میں یہ قرینہ دلالت کرتا ہے کہ یہ کلمات: اَللّٰھُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ یہ کلمات فرض اور سُنّت کے درمیان ہی پڑھے جائیں گے۔ تیسرا قرینہ یہ ہے کہ: عبارت میں یہ الفاظ ہیں ہر فرض نماز کے بعد۔

"فَتَاوٰی صُوفِيّة" میں "نِصَابُ الفِقْه" سے نقل کیا گیا ہے کہ: جب اِمام مغرب کی فرض نماز سے فارغ ہو جائے تو اِمام کے لئے مُستحب ہے کہ مختصر دُعا میں مشغول ہو، پھر دو رکعت

الدّین ابراہیم بن موسیٰ بن عبد اللہ بن اَبی بکر الطر ابلسی ثم القاہری الحنفی متوفی ۹۲۲ھ کی تصنیف ہے۔ یہ کتاب طبع شُدہ نہیں ہے (اِس کتاب کا عکس فقیر کے کتب خانے "الـمَـكتبةُ الأويسيّة" میں موجود ہے)۔ دیکھئے: كشفُ الظُّنون، بابُ الميم، ج۲، ص ۱۸۹۵ ۔ هَديّةُ العَارِفين، باب الألف، ج۱، ص ۲۵

۱۶۷۔ صحیح "مِنْكَ الجدُّ" ہے جیسا کہ امام بخاری کی قتیبہ سے (برقم: ۶۳۳) اور امام مسلم کی اسحاق سے (باب استحباب الذِّكر بعد الصّلاة میں) روایت ہے۔

۱۶۸۔ مواهِبُ الرَّحمٰن، كتاب الصّلوٰة، باب الإمامة، ج۱، ص ۲۶

سُنّت پڑھے۔اِسی طرح فقیہ ابو اللیث نے کہا ہے۔'' (١٦٩)

" الکافِی "(١٧٠) میں صاحبِ (١٧١) " کَنزُ الدَّقائِق "(١٧٢) نے فصل: تکبیراتُ التّشریق فی موضع الفرق بین تکبیراتِ العِیدَین و تکبیراتِ التَّشرِیق میں لکھا ہے کہ: تکبیراتِ تشریق فرض نماز کے بعد ہیں کیونکہ نص کے مُطابق یہ مَقام ذِکر و دُعا کا مَقام ہے۔

١٦٩۔ فَتَاوی الصُّوفِیّة، الباب الخامس عشر فی الاشتغال بالدّعا بعد الفرائض اللتی بعدها سنة، الفصل الأول، ق ٦٩/ب

١٧٠۔ اِس کتاب کا نام " الکافی شرح الوافی " ہے۔حافظ الدین نسفی نے "بدایة المبتدی" کی طرز پر "الوافی" کے نام سے متن لکھا پھر "هدایه" کی طرز پر "الکافی" کے نام سے اس کی شرح لکھی اور یہ کتاب طبع شُدہ نہیں ہے۔(اس کا عکس فقیر کے کُتب خانے " المَکتبةُ الأویسِیّة " میں موجود ہے۔)

١٧١۔ آپ کا نام حافظ الدین أبو البرکات عبد اللہ بن أحمد بن محمود النسفی الحنفی ہے۔امام نسفی اُصول وفُروع میں اَپنی نظیر نہ رکھتے تھے۔آپ کی تصانیف کو معتبر مانا جاتا ہے۔آپ کی تصانیف میں چند یہ ہیں: " تَفسِیرُ مَدَارِكُ التَّنزِیل " ، "الوَافِیُ " (جس کا عکس فقیر کے کُتب خانے " المَکتبةُ الأویسِیّة " میں موجود ہے۔)، " مَنارُ الأُصُول " ، " کشفُ الأَسرَار فی شَرحِ المَنَار "۔ آپ کا شبِ جمعہ ماہ ربیع الأول ٧١٠ھ میں وصال ہوا۔دیکھئے: کشفُ الظُّنون، باب الکاف، ج٢، ص ١٥١٥۔ هَدِیَةُ العَارفین، باب الألف، ج١، ص ٤٦٤

١٧٢۔ یہ کتاب حافظ الدین أبو البرکات عبد اللہ بن أحمد بن محمود النسفی الحنفی متوفی ٧١٠ھ کی تصنیف ہے۔یہ کتاب مصنّف کی کتاب "الوافی" کی تلخیص ہے جیسا کہ "کنز الدّقائق" کی ابتداء میں مذکور ہے اور یہ کتاب درسِ نظامی میں پڑھائی جاتی ہے اور اس کا شمار مُتون معتبرہ میں ہوتا ہے۔متعدد علماء کرام نے اِس کی شروحات لکھیں، چند شروحات یہ ہیں: امام فخر الدین عثمان بن علی الزیلعی متوفی ٧٤٣ھ کی " تَبیِینُ الحَقَائِق شرحُ کَنزِ الدَّقائِق "، امام بدر الدین محمود بن أحمد العینی متوفی ٨٥٥ھ کی " رَمزُ الحَقَائِق " ، زین العابدین بن أبراهیم بن نجیم المصری متوفی ٩٧٠ھ کی " بحرُ الرَّائِق " وغیرہا، اور فخر الدین ابن الفصیح أحمد بن علی الهمدانی متوفی ٧٥٥ھ نے اِس کتاب کو " مُستَحسنُ الرَّائق " کے نام سے نظم کیا، اور علی بن محمد المعروف ابن الغانم المقدسی متوفی ١٠٠٤ھ نے " مُستَحسنُ الرَّائق " کی " أَوضَحُ الرَّمز عَلی نَظمِ الکَنز " کے نام سے شرح لکھی ہے، اور عبد الرحمٰن بن عیسی المرشدی الحنفی متوفی ١٠٣٧ھ نے " کَنزُ الدَّقائِق " کے کتاب الحج کی " فَتحُ المَسَالِك الرّمز شرحُ مَناسِك الکَنز " کے نام سے شرح لکھی ہے۔دیکھئے: کشفُ الظُّنون، باب الکاف، ج٢، ص ١٥١٥

مُصنِّف کے نزدیک نص سے مُراد ربّ تعالیٰ کا فرمان ﴿فَاِذا فَرَغتَ فَانصَبْ﴾ ہے۔(۱۷۳)
"مُحِيط بُرهَاني" (۱۷۴) میں ہے: ''تکبیراتِ تشریق فرض نماز کے بعد ہوتی ہیں کیونکہ یہ ذِکر و دُعا کا مَقام ہے۔'' (۱۷۵)

پس "الكافي" اور "مُحِيط بُرهَانی" کی عبارت اِس اَمر میں صریح ہے کہ فرض نماز کے بعد سُنّت سے پہلے دُعا کا مَقام ہے۔ اِسی لئے تو دونوں حضرات نے لکھا ہے کہ: ''تکبیراتِ تشریق کا مَقام دُعا کا مَقام ہے۔'' اور اِس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ تکبیراتِ تشریق فرض نماز کے بعد سُنّت سے پہلے ادا کی جاتی ہیں۔

"مَنظُومَه اِبنِ وَهُبَان" (۱۷۶) کی ....

۱۷۳۔ الكافِي شرحُ الوَافِي، كتاب الصّلوٰة، فصل في تكبيرات التّشريق، ج۱، ق۱۴۷/ألف

۱۷۴۔ اِس کتاب کا نام "المُحِيطُ البُرهَانِي فِي فِقهِ النُّعمَانِي" ہے۔ یہ کتاب طبع شُدہ ہے۔ یہ کتاب اِمام بُرہان الدین اَبو المعالی محمود بن اَحمد المعروف ابن مازہ الحنفی متوفی ۶۱۶ھ کی تصنیف ہے۔ آپ کی تصانیف میں: "تَتِمّةُ الفَتَاوى"، "ذَخِيرةُ الفَتَاوى"، "شَرحُ الجَامِعِ الصَّغِير للشَّيبَانى"، "شرح الزِّيادَات للشَّيبَانى" وغیرہا شامل ہیں۔ دیکھئے: هَديَةُ العَارفين، باب ميم، ج۲، ص۴۰۴

۱۷۵۔ المُحِيطُ البُرهَانِي، كتاب الصَّلوٰة، الفصل السّابع و العشرون في تكبير أيام التّشريق، ج۲، ص۲۳۴

۱۷۶۔ اِس کا اصل نام "قيدُ الشَّرائِد ونَظمُ الفَرائِد" ہے، مگر یہ "مَنظُومة ابنِ وَهُبَان" کے نام سے مشہور و معروف ہے۔ یہ کتاب اَمین الدّین فقیہ شیخ عبدالوہاب بن اَحمد بن وہبان الدِّمَشقی الحنفی متوفی ۷۶۸ھ کی تصنیف ہے۔ یہ "منظومہ" طبع شُدہ ہے۔ مُصنِّف علیہ الرحمۃ کی تصنیفات میں "أحسنُ المَقال على العَشرِ الخِصَال"، "دُرَّة الشّنوف فى مَخَارجِ الحُرُوف"، "دفعُ النِّزاع فيما فِى الحَرِير بالإجماع"، "رِسَالةُ الشّرعَة لِردِّ المقالةِ الشَّنِيعَة" وغیرہا شامل ہیں۔ اِس کتاب کی کئی شروحات ہیں، مُصنِّف نے خود "عقدُ القَلائِد فى حَلِّ قيدِ الشَّرائِد" کے نام اس کی شرح لکھی ہے، اور قاضی القضاۃ عبدالبر المعروف ابن الشّحنہ متوفی ۹۲۱ھ نے "تفصِيلُ عِقدُ الفوائِد بتكميل قيدِ الشَّرائِد" کے نام سے شرح لکھی ہے، اور شیخ علی بن غانم المقدسی، اور عبدالجم بن محمد بن علی المعروف ابن الفرات الحنفی متوفی ۸۵۱ھ نے "نُخبة الفوائِد مِن عقدِ القَلائِد فى حلِّ قيدِ الشَّرائِد ونَظم الفَرائِد" کے نام سے اِس کی تلخیص کی ہے۔ دیکھئے: كشف الظُّنُون، باب الميم، ج۲، ص۱۸۶۵۔ هَديَةُ العَارفين، باب العين، ج۱، ص۷۵۰

''شرح'' (۱۷۷) میں علامہ شرنبلالی (۱۷۸) صاحبِ " إِمْـدَادُ الفتّاح " فرماتے ہیں کہ: شمس الائمہ حُلوانی نے ذِکر کیا ہے کہ فرض نماز کے بعد دُعا میں مشغول ہونے کے لئے سُنّت کی تاخیر جائز ہے۔'' (۱۷۹)

رہا فرض نماز کے بعد والی سُنّت کی تاخیر میں کلام۔ پس " مُـحِیط " میں ہے کہ: جب اِمام نماز سے فارغ ہوجائے تو قبلہ کے طرف منہ کر کے نہیں بیٹھے گا، اِس پر علماء کا اِجماع ہے۔ ایسی فرض نماز جس کے بعد نوافل نہیں ہیں (مثلاً نمازِ فجر و عصر) اُس میں اِمام کو اِختیار ہے کہ دائیں طرف منہ کر کے بیٹھے یا بائیں طرف منہ کر کے بیٹھے یا اپنی ضرورت کے لئے چلا جائے یا لوگوں کے طرف منہ کر کے بیٹھے۔ اور ایسی فرض نماز جس کے بعد (سُنن و) نوافل ہیں (مثلاً نمازِ ظہر، مغرب اور عشاء) تو اُس میں نوافل پڑھنے کے لئے کھڑا ہوجائے۔ اور فرض ادا کرنے کے بعد نوافل میں تاخیر مکروہ ہے۔ شمس الائمہ حُلوانی فرماتے ہیں کہ: یہ صورت تب (مکروہ) ہے جب وہ دُعا مانگنے کا اِرادہ نہ کرے۔ اگر اُس کے لئے اَورادو وَظائف ہیں تو وہ فرض نماز کے بعد اَورادو وظائف مکمل کرے۔ اگر وہ اَورادو وظائف کو نوافل سے پہلے پڑھنے کا اِرادہ رکھتا ہے تو اپنی نماز پڑھنے کی جگہ سے کھڑا ہوجائے اور کھڑے کھڑے اَورادو وَظائف پڑھے یا مسجد کے کسی

۱۷۷۔ اِس شرح کا نام "تَیسِیرُ المَقَاصِد شرحُ نَظمِ الفَرَائِد" ہے۔ یہ شرح علامہ اُبو الاخلاص حسن بن عمار بن یوسف الوفائی المصری الشرنبلالی کی ہے۔ یہ کتاب طبع شدہ نہیں ہے، اور یہ کتاب فقیر کے کُتب خانے "المَکتبةُ الأویسیّة" میں موجود ہے۔

۱۷۸۔ آپ کا نام الفقیہ اُبو الاخلاص حسن بن عمار بن یوسف الشرنبلالی الحنفی متوفی ۱۰۶۹ھ ہے۔ آپ جامعة الأزہر میں مُدرِّس تھے، آپ کی تصنیفات بیشمار ہیں جن میں سے چند یہ ہیں: "التَّحقِیقَات القُدسیّة" المعروف "رَسَائِل الشَّرنبلالی" (جس کا عکس فقیر کے کُتب خانے "المَکتبةُ الأویسیّة" میں موجود ہے۔)، "مَراقِی السَّعادَة فی عِلمِ الکَلَام"، "الدُّرّ الکُنُوز لعبد الرّاجی أن یفُوزَ" (جس کا عکس فقیر کے کُتب خانے "المکتبةُ الأویسیّة" میں موجود ہے۔) وغیرہا۔ دیکھئے: کشف الظُّنون، ج۱، ص ۷۳۲/ج۲، ص۱۹۸۲، هَدِیَة العَارِفین، باب الحاء، ج۱، ص۲۹۲

۱۷۹۔ تَیسِیرُ المَقَاصِد شرح نَظم الفَرَائد، کتاب الصّلوٰة، ق۲۳/ب

کونے میں بیٹھ کر اَوراد و وظائف پڑھے، پھر نوافل پڑھنے میں مشغول ہو جائے۔ اِس اَمر میں کافی گنجائش ہے۔ شمس الائمہ حُلوانی نے جو ذِکر کیا ہے وہ فرض نماز ادا کرنے کے بعد سُنَن و نوافل کی تاخیر کے جائز ہونے کی دلیل ہے۔ اور جو ہم نے مسئلہ کی ابتداء میں ذِکر کیا تھا کہ فرض نماز کے بعد سُنَن و نوافل کی ادائیگی میں تاخیر مکروہ ہے تو وہ کراہت اِمام کے حق میں ہے۔ اور جو مُنفرد ہے اُسے اختیار ہے کہ اُسی جگہ بیٹھا رہے یا اُسی جگہ نوافل پڑھنے کے لئے کھڑا ہو جائے یا دوسری جگہ نوافل پڑھنے میں مشغول ہو جائے۔ ''نوادِر'' میں ہے کہ: مسجد میں دوسری جگہ نوافل پڑھے یہ اُس (شخص) کے لئے اَحسن ہے۔'' انتھیٰ

"الذَّخِیرَہ" (۱۸۰) میں ہے: ''اِمام جب فرض نماز سے فارغ ہو جائے اور ایسی نماز کہ جس کے بعد نوافل ہیں جیسے ظہر، عصر اور عشاء تو اِمام نوافل ادا کرنے کے لئے کھڑا ہو جائے۔ فرض نماز ادا کرنے کے بعد سُنَن و نوافل میں تاخیر مکروہ ہے۔ جس جگہ فرض نماز ادا کی تھی اُسی جگہ سُنَن و نوافل نہ پڑھے بلکہ کچھ آگے پیچھے ہو جائے یا دائیں، بائیں چلا جائے یا اپنے گھر جا کر سُنَن و نوافل پڑھے۔ شمس الائمہ حُلوانی نے فرمایا کہ: یہ صورت تب (مکروہ) ہے جب وہ دُعا مانگنے کا اِرادہ نہ کرے۔ اگر وہ فرض نماز کے بعد سُنَن و نوافل سے پہلے اَوراد و وَظائف پڑھنے کا اِرادہ کرتا ہے تو جس جگہ فرض نماز پڑھی تھی اُسی جگہ کھڑے ہو کر اَوراد و وَظائف پڑھے یا مسجد کے کسی کونے میں بیٹھ کر اَوراد و وَظائف کو مکمل کرے، پھر سُنَن و نوافل پڑھنے میں مشغول ہو جائے۔ شمس الائمہ حُلوانی نے جو ذِکر کیا ہے وہ فرض نماز ادا کرنے کے بعد سُنَن و نوافل کی تاخیر کے جواز کی دلیل ہے۔ اور جو ہم نے مسئلہ کی ابتداء میں ذِکر کیا تھا کہ فرض نماز کے بعد سُنَن و نوافل میں تاخیر مکروہ ہے یہ کراہت اِمام کے حق میں ہے۔ باقی مُنفرد اور مُقتدی کے لئے مختار یہ ہے کہ اُسی جگہ

۱۸۰۔ اِس نام سے متعدد کُتُب ہیں اور یہاں اِس سے مراد "الذَّخِیرَۃُ الفَتَاوی" المعروف "الذَّخِیرَۃُ البُرھَانِیَۃ" ہے۔ یہ جو اِمام بُرہان الدّین محمود بن اَحمد معروف با بن مازہ البخاری الحنفی متوفی ۶۱۶ھ کی تصنیف ہے۔ یہ کتاب طبع شُدہ نہیں ہے۔

بیٹھا رہے یا دوسری جگہ نوافل پڑھنے میں مشغول ہو جائے۔" انتھی

" خُلاصَه " (۱۸۱) اور "عالمگیریه" میں ہے: "جب اِمام ظہر، مغرب اور عشاء کی فرض نماز سے سلام پھیرے تو پھر اُسی جگہ بیٹھنا اُس کے لئے مکروہ ہے بلکہ نوافل پڑھنے کے لئے کھڑا ہو جائے۔ جس جگہ اُس نے فرض نماز پڑھی تھی اُسی جگہ نوافل نہ پڑھے بلکہ دائیں یا بائیں طرف پڑھے۔ یہ صورت تب ہے جب فرض نماز کے بعد نوافل ہوں۔ اور جس فرض نماز کے بعد نوافل نہیں ہیں (مثلاً نمازِ فجر و عصر) تو اُسی جگہ قبلے کے طرف منہ کر کے بیٹھنا مکروہ ہے۔ اُس (شخص) کے لئے اِختیار ہے چاہے تو چلا جائے یا پھر (نمازِ فجر کے بعد) طلوعِ شمس تک محراب میں بیٹھا رہے (اُس کے لئے یہی) اَفضل ہے۔ یا لوگوں کے سامنے منہ کر کے بیٹھا رہے بشرطیکہ اُس کے سامنے مَسبوق نمازی نہ ہو۔ اگر اُس کے سامنے مَسبوق نمازی ہے تو پھر دائیں یا بائیں طرف منہ کر کے بیٹھے۔ گرمی یا سردی کی موسم میں اِمام کے لئے یہی حال ہے۔" (۱۸۲)

اِس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ: صاحبِ " مُحِیط " ، " الذَّخِیرَہ " اور " خُلاصَه " کے بیان کا یہ مطلب نہیں ہے کہ: فرض نماز کے بعد مُطلقاً نوافل میں تاخیر مکروہ ہے بلکہ زیادہ دیر کرنا مکروہ ہے۔ ورنہ نماز کے بعد اَللّٰھُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْإِكْرَامِ پڑھنے کی مِقدار ٹھہرنا بھی مکروہ ہو جائے گا حالانکہ اِس طرح نہیں ہے۔

۱۸۱۔ اِس کتاب کا نام " خُلَاصَةُ الفَتَاوی " ہے۔ جو کہ طبع شُدہ ہے۔ یہ کتاب حنفیہ کے نزدیک مشہور و مُعتمد علیہ ہے۔ اور امام فقیہ افتخار الدّین طاہر بن أحمد بن عبد الرّشید البخاری الحنفی متوفی ۵۴۲ھ کی تصنیف ہے۔ مصنّف کی تصانیف میں: " خزانةُ الفَتَاوی "، " خزانةُ الوَاقِعات "، " نِصابُ الفَقِیه " وغیرہا شامل ہیں۔ فقیہ فخر الدّین عثمان بن علی الزیلعی الحنفی متوفی ۷۴۳ھ نے اِس کتاب میں مذکور کے اَحادیث کی تخریج بھی کی ہے۔ دیکھئے: کشفُ الظُّنون، باب الخاء المعجمه، ج۱، ص ۷۱۸۔ هَدِيَّةُ العَارِفين، باب الطّاء، ج۱، ص ٤٣٠

۱۸۲۔ فتاویٰ عالمگیریه، کتاب الصّلوٰة، الفصل الثّالث فی سُنَن الصّلوٰة و آدابها و کیفیتها، ج۱، ص ۷۷

اِس سلسلے میں حدیثِ ابی رِمثہ بھی گذر چکی ہے۔ اِبن ھمام (۱۸۳) "فَتحُ القَدِیر" (۱۸۴) میں "خُلاصہ" کی عبارت نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ: "إِنَّ قولُه "الکلّ سواء" یعنی إقامة للسّنة البتہ اَفضل یہ ہے کہ گھر میں آکر سُنتیں پڑھ لے۔" (۱۸۵) "فَتحُ القَدِیر" کا کلام اِس بات کا فائدہ دیتا ہے کہ: فرض نماز کے بعد سُنّت پڑھنے میں زیادہ تاخیر کرنا مکروہ ہے۔ اور فُقہاءِ کرام اِس (مکروہ) سے مُرادمکروہ تنزیہی لیتے ہیں جس کا مرجع خلافِ اَولیٰ ہے۔ علامہ اِبن اَمیر الحاج (۱۸۶) اَپنی "شرح مُنیَہ" جو ہمارے ہاں ....

۱۸۳۔ آپ کا نام اِمام شیخ فقیہ کمال الدین محمد بن عبد الواحد بن عبد الحمید بن مسعود السّیواسی ثم السکندری المعروف ابن الھمام الحنفی ہے۔ آپ کی ولادت ۷۹۰ھ میں ہوئی، آپ کی تصنیفات کئی ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں: "تَحریرُ الأُصُول"، "زَادُ الفَقِیر" (اِس کی شرح "اسعَافُ المَولٰی القَدِیر" کا عکس فقیر کے کُتب خانے "المکتبةُ الأویسیّه" میں موجود ہے۔)، "فَوَاتِحُ الأَفکار شرح مقدمةِ التّشریح، المُسَایَرة فِی العَقَائِد"، آپ کا وصال ۸۶۱ھ میں ہوا۔ دیکھئے: هَدِیَّةُ العَارِفِین، باب المیم، ج۲، ص ۲۰۱

۱۸٤۔ اِس کتاب کا نام "فتحُ القَدِیر للعَاجز الفَقِیر" ہے۔ یہ "هِدَایه" کی بڑی مُعتبر شرح ہے، یہ کتاب طبع شُدہ ہے۔ امام ابن الہمام کی تصنیف ہے، آپ نے انیس برس تک بڑی تحقیق کے ساتھ "هِدَایه" کو پڑھا، اُس کے بعد "هِدَایه" پڑھانے کا اِتفاق ہوا تو ساتھ ساتھ شرح لکھنے کا آغاز فرمادیا، کتاب الوکالت تک آپ نے شرح لکھی ہے اور کتاب الوکالت سے آخر تک قاضی زادہ شمس الدین اَحمد بن بدر الدین متوفی ۹۸۸ھ نے "نَتَائِجُ الأَفکارِ فِی کَشفِ الرّمُوز و الأَسرَار" کے نام سے اِس کا تکملہ لکھا جو "فَتحِ القَدِیر" کے ساتھ چھپا ہوا ہے، مُلّا علی قاری حنفی نے دوجلدوں میں "فَتحُ القَدِیر" کا حاشیہ لکھا ہے، اور "فَتحُ القَدِیر" کو علامہ ابراہیم بن محمد الحلبی متوفی ۹۵٦ھ نے ایک جلد میں مُلَخّص کیا ہے، اور مُحشّی صحاحِ سِتّہ علامہ نورالدین اَبوالحسن السّندی متوفی ۱۱۳۸ھ نے "البَدرُ المُنِیر" کے نام سے اِس کا حاشیہ لکھا ہے۔ (جس کا عکس فقیر کے کُتب خانے "المکتبةُ الأویسیّه" میں موجود ہے۔) دیکھئے: کشفُ الظُّنون، باب الهاء، ج۲، ص ۲۰۲۲

۱۸۵۔ فتحُ القَدِیر، کتاب الصّلوٰة، باب النّوافل، ج۱، ص ٤٤١

۱۸٦۔ آپ کا نام قاضی شمس الدین محمد بن محمد بن حسن المعروف ابن اَمیر الحاج الحنفی متوفی ۸۷۹ھ ہے۔ آپ کی تصانیف میں: "اَحاسِنُ المَحَامِلِ فی شرحِ العَوَامِلِ"، "التَّقرِیرو التَّحبِیر فی شرحِ التَّحرِیر"،

"شرح کَبِیر" (۱۸۷) کے نام سے مشہور ہے اُس میں لکھتے ہیں کہ: ''یہ کراہت خلافِ اَولیٰ پر محمول کی جائے گی۔ اَولیٰ یہ ہے کہ فرض نماز کے بعد سُنّت پڑھنے سے پہلے اَوراد نہ پڑھے اگر وہ اَوراد پڑھتا ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔''

"فَتاویٰ تاتار خَانِیّہ" (۱۸۸) میں "فَتاویٰ الحُجّہ" سے نقل کیا گیا ہے کہ: ''جب اِمام ظہر، مغرب اور عشاء کی نماز سے فارغ ہو تب سُنّت کی ادائیگی میں شروع ہو اور طویل دُعا میں مشغول نہ ہو جیسا کہ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سلام کے بعد ٹھہر جاتے اور یہ کلمات فرماتے تھے "اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْإِكْرَامِ" اور یہ روایت بھی ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہر نماز کے بعد "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَ هُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ هُوَ الْأَوَّلُ هُوَ الْآخِرُ هُوَ الظَّاهِرُ هُوَ الْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ" پڑھتے تھے۔ اور یہ روایت بھی ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم جب اَپنی نماز سے فارغ ہوتے تو یہ پڑھتے تھے "سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔'' حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی

"ذَخِیرَۃُ الفَقرِ فی تفسیر سُورۃِ العَصر" وغیرہا شامل ہیں۔ دیکھئے: کشفُ الظُّنون، باب المیم، ج۲، ص ۱۸۸۶۔ ھَدِیَّۃُ العَارِفِین، باب المیم، ج۲، ص ۲۰۸

۱۸۷۔ اِس کتاب کا نام "حِلیۃُ المُحلّی و بُغیۃُ المُھتَدِی فی شرحِ مُنیۃُ المُصلّی" ہے۔ اور یہ کتاب "شرح کبیر" کے نام سے بھی معروف ہے۔ اور بعض نے اس کا نام "حلبۃُ المحلّی" بتایا ہے۔

۱۸۸۔ اِس کتاب کا نام "فَتاوی التّاتارخَانِیّۃ" ہے، یہ کتاب "زَادُ المُسَافِر" کے نام سے بھی مشہور ہے۔ یہ کتاب الامام الفقیہ عالم بن علاء الحنفی متوفی ۷۶۸ھ کی تصنیف ہے۔ امام ابراہیم بن محمد الحلبی متوفی ۹۵۷ھ نے اِس کا ایک جلد میں اِختصار کیا ہے۔ دیکھئے: کشفُ الظُّنون، باب التّاء، ج۱، ص ۲۶۸۔ ھَدِیَّۃُ العَارِفِین، باب العَین، ج۱، ص ۴۳۵

اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ''جو شخص فرض نماز کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ، اَللّٰهُ الصَّمَدُ (یعنی، سورۂ اِخلاص) دس مرتبہ پڑھے وہ جنت میں میرا ساتھی ہوگا۔ اور جو شخص ہر نماز کے بعد سورۂ اخلاص پڑھے ربّ تعالیٰ اُس کے گُناہ بخش دے گا اگرچہ اُس کے گُناہ عالج کی ریت جتنے ہوں''۔ (۱۸۹)

یہ عبارت دو فائدوں پہ دلالت کرتی ہے:

۱۔ پہلا فائدہ: فرض اور سُنّت کے درمیان دُعا میں مشغول ہونا مکروہ ہے لیکن وہ (کراہت) طویل دُعا کے ساتھ مُقیّد ہے۔ اگر دُعا مختصر ہو جس طرح ہمارے ملک (۱۹۰) میں مُتعارف ہے تو کوئی کراہت نہیں ہے۔

۲۔ دوسرا فائدہ: صاحبِ "فتاوىٰ الحُجّه" اور "فَتَاوىٰ تاتارخَانيّه" نے جن دُعاؤں کو ذکر کیا ہے وہ مختصر دُعائیں ہیں۔ پس اِس بات میں تو کوئی شک نہیں ہے کہ ہمارے مُلک (یعنی، سندھ) میں جو دُعا مُتعارف ہے وہ تو مذکورہ دُعاؤں سے بھی مختصر ہے پھر تو (اِس) دُعا میں کسی قسم کی کراہت نہیں ہے۔ اِس قول کی تائید "فَتحُ القَدِیر"، "مُنیَہ" کی "شرحُ الکَبِیر"، "مَواهِبُ الرَّحمٰن"، "نِصَابُ الفِقه"، "عُمدَةُ الأَبرار" اور "کَنزُ العبَاد" وغیرہا سے حاصل کی جائے گی۔ اِن شَاءَ اللہ تعالیٰ اِس فصل کے آخر میں ہم یہ بھی ذِکر کریں گے کہ کون سی دُعا کے لئے کراہتِ تنزیہی کا حکم ہے؟

"مُنيةُ المُصلّى" اور ابراہیم حلبی (۱۹۱) کی ....

۱۸۹۔ فتاوىٰ تاتارخانيّة، كتاب الصّلوٰة، الفصل الثّالث فى بيان ما يفعله المصلّى فى صلوٰته بعد الافتتاح، ج۱، ص ۵۵۷

۱۹۰۔ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی علیہ الرحمہ اپنے وقت میں سندھ کے قاضی القُضاۃ تھے، لہٰذا اُن کے ارشاد ''ہمارے ملک'' سے مراد سندھ ہے

۱۹۱۔ آپ کا نام برہان الدین ابراہیم بن محمد بن ابراہیم الحلبی الحنفی ہے۔ آپ قُسطنطینہ کے رہنے والے تھے اور وہیں جامع مسجد "الفاتح" میں امامت وخطابت اختیار کی تھی، آپ کی بیشمار تصانیف ہیں، جن میں سے

"شرح صغیر " (١٩٢) میں ہے: ''یہ مذکورہ سب اَحکام اِمام کے حق میں ہیں۔ مُقتدی اور مُنفرد کے لئے یہ (حکم) ہے کہ جہاں اُس نے فرض نماز پڑھی تھی اُسی جگہ بیٹھنا بھی اُس کے لئے جائز ہے۔ اگر وہ چاہے کہ میں اُسی جگہ نوافل پڑھوں تب بھی صحیح ہے۔ مگر اُس کے لئے اَحسَن یہ ہے کہ جس جگہ فرض نماز پڑھی تھی اُس جگہ سے دائیں بائیں یا آگے پیچھے ہٹ کر نوافل پڑھے۔'' (١٩٣)

اِس عبارت سے یہ (فائدہ) حاصل ہوا کہ: نفسِ دُعا فرض اور سُنّت کے درمیان مکروہ نہیں ہے۔ بلکہ (فرض نماز کے بعد) سُنّت میں تاخیر مکروہ ہے۔ اور فرض نماز ادا کرنے کے بعد مُقتدی اور مُنفرد کے حق میں تاخیرِ سُنّت میں کسی قسم کی کراہت نہیں ہے۔ اور اِمام کے لئے شمس الائمہ حُلوانی نے ذِکر کیا ہے کہ: اِمام کے لئے بھی کسی قسم کی کراہت نہیں ہے۔ البتہ دوسرے علماء نے لکھا ہے کہ: فرض نماز کے بعد اِمام کے لئے تاخیرِ سُنّت مکروہ ہے۔ اَب رہی یہ بات کہ اِمام کے لئے (فرض نماز کے بعد) سُنّت میں کس قدر تاخیر مکروہ ہے؟ ہم نے کُتُب کے طرف نظر کی تو ہمیں مختلف عبارات ملیں۔

"مُنیَۃُ المُصَلِّی " کی ''شرح'' میں علامہ ابراہیم حلبی نے فرمایا ہے کہ: جس فرض نماز کے بعد نوافل ہوں پھر اُسی جگہ نوافل پڑھنے کے لئے کھڑا ہونا چاہیے مگر اِتنی مقدار ٹھہر سکتا ہے جس (مقدار) میں یہ اَلفاظ ادا کر سکے: اَللّٰھُمَّ أَنۡتَ السَّلَامُ وَ مِنۡكَ السَّلَامُ تَبَارَكۡتَ يَا ذَا الۡجَلَالِ وَ الۡإِكۡرَامِ فرض نماز کے بعد سُنَن ونوافل پڑھنے کے لئے اِس مقدار سے زیادہ ٹھہرنا

چند یہ ہیں: " تَلخِیصُ القَامُوس " للفیروز آبادی ، " دُرَّۃُ المُوجِدِین و رَدَّۃُ المُلحِدِین " ، " سَلَكُ النِظَام شرح جَواهِرِ الكَلَام فی العَقَائِد " ، " القَولُ التّام عِندَ ذِكرِ وِلَادَتِه علیه السّلام " ، " مُلتقَی الأَبحُر فی الفُرو ع "۔ آپ نے ٩٥٦ھ میں وصال فرمایا۔ دیکھئے: کشفُ الظُّنون، باب المیم، ج ٢، ص ١٨٨٦۔ هَدِیَّۃُ العَارِفین، باب الألف، ج ١، ص ٢٧

١٩٢۔ اِس کتاب کا نام " حلبی صغیر " ہے، یہ کتاب " شرح صغیر " اور "صغیری " کے نام سے مشہور و معروف ہے۔ اور یہ کتاب طبع شُدہ ہے۔

١٩٣۔ صَغِیری شرح مُنیَۃُ المُصَلِّی، کتاب الصّلوٰۃ، صفۃ الصّلوٰۃ، ص ١٨١

مکروہ ہے۔" (١٩٤)

"مُنیۃُ المُصَلّی" کی "شرح کبیر" (۱۹۵) میں ہے کہ: "صحیح مسلم" میں اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم جب نماز پڑھاتے تھے تو اَللّٰھُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْإِكْرَام کہنے کی مقدار بیٹھتے تھے۔ اِس (حدیث) سے یہ فائدہ حاصل ہوا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم بعینہٖ یہی اَلفاظ ادا نہیں فرماتے تھے بلکہ اِتنی مِقدار بیٹھتے تھے۔ اِس حوالے سے یہ حدیث "صحیحین" کی حضرت مغیرہ بن شعبۃ والی حدیث کی مَنافی نہیں ہے (وہ حدیث یہ ہے کہ) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہر نماز کے بعد سلام پھیرتے تھے تو بلند آواز سے یہ پڑھتے تھے: "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ لَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَ لَهُ الْفَضْلُ وَ لَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَ لَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ۔ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جو حدیث مروی ہے اُس سے اَندازہ مُراد ہے نہ کہ حقیقی حد۔" (۱۹۶)

اِبن ہمام "فَتحُ القَدِیر" کے بابُ النوافل میں فرماتے ہیں کہ: "سُنّت کو فرض کے ساتھ مُتّصل کر کے پڑھنا مسنون ہے کہ نہیں؟ "شرحُ الشَّهِید" (۱۹۷) میں ہے: سُنّت کو فرض

١٩٤۔ صغیری شرح مُنیۃُ المُصَلّی، کتاب الصّلوٰۃ، صفۃ الصّلوٰۃ، ص ١٨٠

١٩٥۔ اِس کتاب کا نام "غُنیۃُ المُستَملی شرح مُنیۃِ المُصَلّی" ہے، اور یہ کتاب "شرح کبیر"، "حلبی کبیر"، "کبیری" کے نام سے مشہور و معروف ہے، یہ کتاب طبع شُدہ ہے، اِس کے مُصنّف برہان الدین ابراہیم بن محمد بن ابراہیم الحلبی الحنفی متوفی ۹۵۶ھ ہیں۔

١٩٦۔ غنیۃ المُستَملی (کبیری) شرح مُنیۃ المُصَلّی، کتاب الصّلوٰۃ، ص ٣٣١

١٩٧۔ اِس کتاب کا نام "شرحُ الجَامِع الصَّغِیر للشّیبانی فی الفُروع" المعروف "جامع الصّدر الشّهید" ہے۔ یہ کتاب فقیہ عمر بن عبد العزیز بن مازہ المعروف صدرُ الشّہید کی تصنیف ہے، یہ کتاب طبع شُدہ نہیں ہے، آپ کی تصانیف میں: "شرحُ أَدَبِ القَاضِی لأبی یوسف"، "شرحُ الجَامِع الکَبِیر للشّیبانی"، "کتاب التّراویح"، "کتابُ التّزکِیَة" وغیرہا شامل ہیں۔ آپ ۵۳۶ھ میں شہید ہوئے۔ دیکھئے: کشفُ الظُّنون، باب الجیم، ج١، ص ٥٦٣۔ ھَدِیَّۃُ العَارِفِین، باب العَین، ج١، ص ٧٨٣

کے ساتھ متّصل کر کے پڑھنا مسنون ہے۔ "شَافِی" میں ہے: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرض نماز کے بعد اَللّٰھُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْإِکْرَامِ کہنے کی مقدار ٹھہرتے تھے۔ بقالی سے منقول ہے: (شمس الائمہ) حُلوائی نے کہا ہے کہ فرض اور سُنّت کے درمیان اَوراد پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔" (۱۹۸)

(کچھ آگے چل کر) اِبن ہمام فرماتے ہیں کہ: جان لینا چاہیے کہ حدیثِ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں یہ مذکور ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اَللّٰھُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْإِکْرَامِ کہنے کی مقدار ٹھہرتے تھے۔ اِس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہر نماز کے بعد یہی اَلفاظ ادا فرماتے تھے کیونکہ (مذکور) حدیث میں ہے کہ: اِن الفاظ کی مقدار ٹھہرتے تھے پس ممکن ہے کہ کبھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم یہی اَلفاظ ادا فرماتے تھے تو کبھی دوسرے اَلفاظ۔ جس طرح بعض اَحادیث میں یہ اَلفاظ ہیں: لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ -- إلیٰ آخرہٖ ۔ اور بعض روایت میں یہ اَلفاظ بھی ہیں کہ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں۔ پس عبارت کا مقصد یہ ہے کہ اِتنی مقدار جتنا فصل کرنا سُنّت ہے۔ البتہ اِس سے زیادہ تاخیر جس طرح تینتیس (۳۳) مرتبہ تسبیح (سُبْحَانَ اللّٰهِ) یا تحمید (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ) یا تکبیر (اَللّٰهُ اَکْبَرُ) پڑھنے سے سُنّت میں تاخیر مکروہ ہے۔" (۱۹۹)

پس دونوں عبارتوں یعنی "مُنیَہ" کی "شرحُ الکبیر" والی عبارت اور "فَتحُ القَدِیر" والی عبارت سے دو فائدے حاصل ہوئے۔

۱۔ **پہلا فائدہ:** آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مُختلف مَواقع میں مختلف اَذکار و دُعائیں مانگتے تھے۔

۱۹۸۔ فتحُ القَدِیر، کتاب الصّلوٰة، باب النّوافل، ج۱، ص۴۳۹

۱۹۹۔ فتحُ القَدِیر، کتاب الصّلوٰة، باب النّوافل، ج۱، ص۴۴۰

۲۔ **دوسرا فائدہ:** فرض نماز کے بعد اَللّٰھُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْإِكْرَامِ جتنی مقدار ٹھہرنے سے کراہت لازم نہیں آتی بلکہ اِس سے زیادہ مقدار جتنا ٹھہرنا جس طرح تینتیس (۳۳) مرتبہ اَوراد پڑھنا اِس سے کراہت لازم آتی ہے۔ جس طرح "مُنیَہ" کی شرح "صغیر" یا دوسری کُتب میں تصریح ہے کہ اَللّٰھُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْإِكْرَامِ پڑھنے کی مقدار سے زیادہ ٹھہرنا مکروہ ہے۔ پس یہ اِسی معنیٰ پر موقوف ہے۔ اور اِس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ: ہمارے ہاں (یعنی، سندھ میں) جو دُعا مُتعارف ہے اُس کی مقدار اِن کلمات کے پڑھنے سے بھی کم ہے۔ جس مقدار کے لئے "فَتحُ القَدِیر" اور "مُنیَہ" کی "شرح کبیر" میں کراہت کا حکم ہے۔ پس فرض نماز کے بعد دُعا مانگنے میں کراہت کا حکم درست نہیں ہے۔ اِس فائدے کو ذہن نشین رکھنا چاہیے۔

علامہ جعفر بوبکانی (۲۰۰) "مَتَانَةُ الرِّوَایات" (۲۰۱) میں "نِصَابُ الفِقه" سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جس فرض نماز کے بعد نوافل نہیں ہیں مثلاً نمازِ فجر و عصر تو ایسی نماز میں اُسی جگہ قبلہ رُو بیٹھنا مکروہ ہے۔ (۲۰۲) پھر (علامہ جعفر بوبکانی) نے فرمایا: میں کہتا ہوں کہ نمازِ فجر میں قبلہ رُو اِتنی مقدار بیٹھنا جس مقدار میں دس مرتبہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهٗ

۲۰۰۔ آپ کا نام اِمام علامہ الفقیہ مخدوم محمد جعفر بن مخدوم علامہ الفقیہ میران بن یعقوب البوبکانی السِّندی ہے۔ آپ کے والد صاحب میران بن یعقوب بھی بڑے فقیہ تھے۔ آپ عُلومِ شرعیہ میں تو مُتبحر عالم تھے اور ساتھ ساتھ عُلومِ الحکمۃ، الجفر، الرمل، النجوم میں بھی کافی مہارت رکھتے تھے۔ لیکن آخری عمر میں اِن عُلوم کو چھوڑ کر علم حدیث اور فقہ اور تصوّف میں مشغول ہو گئے۔ آپ کی تصانیف میں: "الصَّادِق المُنصِف المُحق بِالدّلائل التیهی تَقدِیم أُخرَى و أَحق"، "حاصِلُ النّهج"، "نهجُ التّعلِیم"، "عُجالَةُ الطّالِبِین"، "فتحُ الدّارَین"، "حلُّ العُقُود" وغیرہا۔ آپ کا وصال سنہ ۱۰۰ اھ کے اَواخر میں ہوا۔ دیکھئے: نُزهَة الخَواطِر، حرف الجیم، ج ٤، ص ۳۲۳

۲۰۱۔ اِس کتاب کا نام "المَتَانَة فی مَرمَةِ الخَزَانَة" ہے۔ یہ کتاب فقہ حنفی کے فُروعی مسائل میں نہایت مُعتبر ہے۔ اور یہ کتاب طبع شُدہ ہے۔

۲۰۲۔ المَتَانَة فِی مُرمَةِ الخزَانَة، کتاب الصّلوٰۃ، باب صفة الصّلوٰۃ و آدابها و افتتاحها، ص ۱۷۹

الـمُلكُ وَ لَهُ الحَمدُ، يُحيِى وَ يُمِيتُ، بِيَدِهِ الخَيرُ، وَهُوَ عَلى كُلِّ شَىءٍ قَدِيرٌ پڑھا جائے (مکروہ نہیں ہے) اِسی طرح نمازِ مغرب کے بعد کیونکہ امام احمد اور ترمذی نے حدیث روایت کی ہے۔" (۲۰۳)

یہ عبارت اِس بات پر دلالت ہے کہ فرض نماز کے بعد سُنَن کی ادائیگی سے قبل دس مرتبہ اِن کلمات کو پڑھنا تاخیرِ سُنت کی کراہت میں داخل نہیں ہے۔ پس اِس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ: ہمارے ہاں (یعنی سندھ میں) جو فرض نماز کے بعد دُعا متعارف ہے وہ تو اِس مقدار سے بھی بہت کم ہے۔ پس اصلاً کراہت کا حکم درست نہیں ہے۔

پھر صاحب "مَتَانَةُ الرِّوَايَات" نے کہا کہ: "اگر کوئی کہے کہ اِن کلمات کو مغرب کی سُنّت پڑھ کر کہنا چاہیے تو اُس کا یہ قول دُرست نہیں ہے۔ کیونکہ یہ ظاہرِ حدیث کے خلاف ہے۔ اور اِس (مسئلے) کی تحقیق شیخ قاسم حنفی مصری نے اپنے رسالے "التَّسوِيَةُ بَينَ الاشتِغَال بِالدَّعواتِ بعدَ المَكتُوبَة" میں کی ہے۔ فرض نماز کے بعد سُنَن کی ادائیگی سے قبل ذِکر واذکار میں زیادہ دیر نہیں لگانی چاہیے کیونکہ اِس سے وقت تنگ ہو جاتا ہے۔ اور نہ ہی کوئی شخص گفتگو میں مشغول ہو۔" (۲۰۴)

پس یہ عبارت دلالت کرتی ہے کہ فرض نماز کے بعد سُنَن کی ادائیگی سے قبل دُعا مانگنا مکروہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ دُعا اور سُنّت پڑھنے کے بعد والی دُعا برابر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد سے بھی معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سُنَن (ونوافل) اپنے گھر میں پڑھتے تھے۔ اِس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ مسجد سے گھر جانے میں جتنی دیر لگتی ہے دُعا مانگنے میں اُس سے بھی کم وقت لگتا ہے جو (دُعا) ہمارے ہاں (یعنی سندھ میں) رائج ہے۔ پس دُعا مانگنے کے لئے اِتنی تاخیر پر کراہت کا حکم درست نہیں ہے۔

۲۰۳۔ المَتَانَة فِى مَرمَةِ الخَزَانَة، كتاب الصّلوٰة، باب صفة الصّلوٰة و آدابها و افتتاحها، ص ۱۷۹۔۱۸۰

۲۰۴۔ المَتَانَة فِى مَرمَةِ الخَزَانَة، كتاب الصّلوٰة، باب صفة الصّلوٰة و آدابها و افتتاحها، ص ۱۸۰

شیخ عبدالحق (مُحدِّث) دہلوی "مِشکوۃ" کی عربی شرح ("لَمعَات التَّنقِیح") کے باب الذِکر بعد الصّلوٰۃ میں فرماتے ہیں جس کے اَلفاظ یہ ہیں کہ: "سُنَن (ونوافل) پڑھنے میں جلدی کرنا اِس اَمر کی مَنافی نہیں ہے جو اَحادیث میں فرض نماز کے بعد اَذکار و دُعا مانگنے کا حکم آیا ہے۔ جس طرح اِبن ہمام نے بھی تصریح کی ہے کہ وہ دُعا جو اَحادیث سے ثابت ہے اُس کو فرض نماز کے بعد مانگنا چاہیے یہ اَمر اِس بات کی مَنافی نہیں ہے کہ فرض نماز کے بعد سُنَن (و نوافل) کو مُتّصلاً پڑھنا چاہیے کیونکہ اَحادیث میں ہے کہ: فرض نماز کے بعد دس مرتبہ یہ پڑھا جائے۔ اور یہ بھی حکم ہے کہ: نمازِ مغرب پڑھنے میں جلدی کی جائے۔ اِسی طرح سُنّت پڑھنے سے پہلے آیۃ الکرسی کے پڑھنے کا بھی حکم ثابت ہے۔(۲۰۵)

اِسی (شیخ عبدالحق مُحدِّث دہلوی) نے "مشکوٰۃ" کی "فارسی شرح" (اشعۃ اللمعات) میں فرمایا ہے کہ: "جان لینا چاہیے کہ سُنّت جلدی پڑھنے کا حکم اِس بات کے مَنافی نہیں ہے کہ آیۃ الکرسی اور دوسری دُعائیں نہ مانگی جائیں جو (دُعائیں) اِحادیث سے ثابت ہیں جس طرح حدیث شریف میں ہے کہ "نمازِ فجر اور مغرب کے بعد دس مرتبہ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ پڑھا جائے۔" (۲۰۶)

جب ایک مرتبہ آیۃ الکرسی اور دس مرتبہ اِن کلمات کو پڑھنا کراہت کے حکم میں داخل نہیں تو (وہ دُعا) جو دُعا ہمارے ہاں (یعنی سندھ میں) مانگی جاتی ہے وہ تو بدرجہ اَولیٰ کراہت کے حکم میں داخل نہ ہوگی۔ کیونکہ (اُس) دُعا کی مقدار اِن کلمات کے پڑھنے سے بھی کم ہے۔ پس یہ بات ثابت ہوگئی کہ: ایک مرتبہ آیۃ الکرسی کا پڑھنا اور دس مرتبہ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ پڑھنا کراہت کے حکم میں داخل نہیں ہے بخلاف تینتیس (۳۳) مرتبہ (سبحان الله یا الحمدلله یا الله اکبر کا) وِرد

۲۰۵۔ لمعاتُ التّنقِیح، کتاب الصّلوٰۃ، باب الذّکر بعد الصّلوٰۃ، ج۳، ص ۲۱۰

۲۰۶۔ أشعۃ اللّمعات، کتابُ الصّلوٰۃ باب الذّکر بعد الصّلوٰۃ، ج۱، ص ۴۱۸

کرنے کے، کہ یہ کراہت کے حکم میں داخل ہے۔ جس طرح پہلے " فتح القدیر " کے حوالے سے گزرا۔

عارف باللہ تعالیٰ مخدوم بہاء الدین زکریا ملتانی (۲۰۷) نے اپنے رسالے میں فرمایا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں کہ: "پنج وقتہ نماز کے بعد دس مرتبہ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ بِكَ طَاعَتَكَ پڑھنا چاہیے (۲۰۸) یا ہر نماز کے بعد پڑھنا چاہیے: اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْنَا بِثَنَاءِ النَّاسِ مِنَ الْمَغْرُوْرِیْنَ وَ لَا بِنِعْمَتِكَ مِنَ الْمُسْتَدْرِجِیْنَ وَ لَا مِنَ الَّذِیْنَ یَأْکُلُوْنَ أَمْوَالَ النَّاسِ وَ أَمْوَالَ الدُّنْیَا بِالدِّیْنِ، اَللّٰھُمَّ اغْنِنِیْ مِنْ بَابِ الْأَغْنِیَاءِ وَ عَنْ بَابِ الْأُمَرَاءِ وَ عَنْ بَابِ الْأَطِبَّاءِ یَا مَنْ إِذَا دَعَا أَجَابَ وَ إِذَا سُئِلَ أَعْطٰی ۔ اور نمازِ ظہر سے جب فارغ ہو جائے تو یہ پڑھے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ، وَ هُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ اَبَدًا یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْإِکْرَامِ، بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ اس کے بعد یہ پڑھے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَا نَعْبُدُ إِلَّا إِیَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَ لَهُ الْفَضْلُ وَلَوْ کَرِهَ الْکَافِرُوْنَ جس طرح پہلے گذرا۔ اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر یہ دعا مانگے: اَللّٰھُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ ذُنُوْبَنَا یَا غَفَّارَ الذُّنُوْبِ وَ تَعْلَمُ عُیُوْبَنَا فَاسْتُرْهَا یَا سَتَّارَ الْعُیُوْبِ وَ تَعْلَمُ حَوَائِجَنَا فَاقْضِهَا یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ وَ تَعْلَمُ مُهِمَّاتِنَا فَاکْفِهَا یَا کَافِیَ الْمُهِمَّاتِ وَ تَعْلَمُ بَلِیَّاتِنَا فَادْفَعْهَا یَا دَافِعَ الْبَلِیَّاتِ فِی الدَّارَیْنِ ۔ اس کے بعد یہ دعا پڑھے: رَبَّنَا تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ وَ أَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِیْنَ، وَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی جَمِیْعِ الْأَنْبِیَاءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ خَیْرَ عُمْرِیْ

۲۰۷۔ آپ کا نام أبو البرکات (أبو محمد) بہاء الدین بن وجیہ الدین بن کمال الدین تھا، آپ کی ولادت کوٹ کروڑ میں ۲۷ رمضان المبارک ۵۶۶ھ میں ہوئی، آپ سلسلہ سہروردیہ کے سالار ہیں، آپ نے علوم ظاہری و باطنی کی تکمیل کی تھی، آپ شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر بن محمد سہروردی صاحب "عوارف المعارف" سے بیعت تھے، آپ کا ۷ صفر المظفر ۶۶۱ھ کو ملتان میں وصال ہوا۔ دیکھئے: تذکرہ صوفیاء پنجاب، ص ۱۰۶ تا ۱۳۲

۲۰۸۔ الأوراد مترجم، ص ۸۵ تا ۸۶

آخِرَہٗ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ خَوَاتِمَ عَمَلِیْ رِضْوَانَكَ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ خَیْرَ مَا فِیْ اَلْقَاكَ وَ أَعِنَّا عَلٰی ذِکْرِكَ وَ شُکْرِكَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِكَ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْأَعْلٰی الْوَھَّاب ۔ اُس کے بعد ظہر کی دو رکعت سُنّت پڑھے۔اور جب فرضِ عشاء سے فارغ ہو جا تو سلام پھیرنے کے بعد یہ پڑھے: لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ، وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ أَبَداً یَاذَا الْجَلَالِ وَالإِکْرَامِ، بِیَدِہِ الْخَیْرِ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ جیسا کہ مذکور ہے۔پھر یہ کہے: لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ لَا نَعْبُدُ إِلَّا إِیَّاہُ، لَہُ النِّعْمَۃُ وَلَہُ الْفَضْلُ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ اُس کے بعد ہاتھوں کو اُٹھا کر یہ دُعا مانگے: اَللّٰھُمَّ یَادَائِمَ الْفَضْلِ عَلَی الْبَرِیَّۃِ وَبَاسِطَ الْیَدَیْنِ بِالْعَطِیَّۃِ وَیَا صَاحِبَ الْمَوَاھِبِ اللسنة وَیَا دَافِعَ الْبَلَاءِ وَالْبَلِیَّۃِ رَبِّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْوَرٰی سبیحة وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہِ الْبَرَرَۃِ الْعَتِیْقَۃِ وَاغْفِرْنَا وَارْحَمْنَا یَاذَا الْعُلٰی فِیْ ھٰذِہِ الْعِشَاءِ وَالْعَشِیَّۃِ ۔اُس کے بعد یہ دعا پڑھے: رَبَّنَا تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ وَأَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی جَمِیْعِ الْأَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ خَیْرَ عُمْرِیْ آخِرَہٗ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ خَوَاتِمَ عَمَلِیْ رِضْوَانَكَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ خَیْرَ مَا فِیْ اَلْقَاكَ وَأَعِنَّا عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ، سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلَی الْوَھَّاب جس طرح پہلے گزرا۔ اُس کے بعد دو رکعت سُنّت پڑھے۔ (۲۰۹)

دُعائیں مانگنے سے سُنّت میں تاخیر کی تصریح ہوگئی۔اور اِس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ: ہمارے ہاں (یعنی سندھ میں) جو دُعا مُتعارَف ہے اُس میں مذکورہ دُعائیں پڑھنے سے بھی کم وقت لگتا ہے۔پس (ہمارے ہاں جو دُعا مانگی جاتی ہے) وہ مکروہ نہیں ہے۔ بلکہ مَأمور (۲۱۰) اور مندوب ہے۔

۲۰۹۔ الأوراد مترجم، ص ۹۹ تا ۱۰۰

۲۱۰۔ مأمور کا معنی ہے کہ وہ کام جس کا حکم کیا گیا ہو۔

رسالہ بہائیہ مسمّیٰ "کَنزُ العبَاد" (۲۱۱) کے الذِّکر بعد صلوٰۃ الظُّھر میں "فتاویٰ خَانیہ" المعروف (فتاویٰ) "الیتیمیّہ" سے نقل کیا گیا ہے کہ: بقالی سے پوچھا گیا کہ فرض نماز کے بعد دُعا مانگے یا سُنت پڑھے پھر دُعا مانگے؟ اُنہوں نے (یعنی بقالی نے) کہا کہ اُس (شخص) کے لئے بہتر یہ ہے کہ (فرض نماز کے بعد) دُعا میں مشغول ہو جائے پھر سُنّت پڑھے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہر نماز کے بعد یہ کلمات پڑھتے تھے: "لَا إِلٰـــهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ، وَ هُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْم، لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ" اِسی طرح "فَتاویٰ حُجّة الدّین البلخی" میں مذکور ہے۔ انتھیٰ

اِسی طرح (مذکور کتاب "کَنزُ العبَاد" کے) بابُ صلوٰۃ المغرب میں "نِصَابُ الفِقہ" سے نقل کیا گیا ہے کہ: "جب اِمام فرض نماز سے فارغ ہو جائے تو اُس کے لئے مُستحب ہے کہ مختصر دُعا میں مشغول ہو پھر دو رکعت سُنّت پڑھے۔ اِسی طرح فقیہ ابو اللیث نے فرمایا ہے۔" انتھیٰ

اِن روایات سے یہ (اَمر) ظاہر ہو گیا کہ: فرض نماز اور سُنّت کے درمیان دُعا مانگنا مکروہ نہیں ہے بلکہ دعا مانگنا مُستحب ہے جبکہ وہ دُعا مختصر ہو۔ اور جو بعض کُتب میں وارِد ہے کہ: (فرض نماز کے بعد) دعا مانگنا مکروہ ہے اُس (دُعا) سے مُراد وہ دُعا ہے جو طویل ہو۔ جیسا کہ "فتاویٰ الحُجّة" اور (فتاویٰ) "تَاتَارخَانِیّة" سے تصریح ہو گئی ہے۔ اِسی طرح ہم نے طویل (دُعا) اور مختصر (دُعا) کا فرق بھی کُتُب (فقہ) کی عبارات سے ذِکر کیا ہے۔ اگر آپ (مزید تفصیل) چاہتے ہو تو وہاں رُجوع کیجئے۔

۲۱۱۔ اِس کتاب کا نام "کنز العباد فی شرح الأوراد" ہے، یہ کتاب علی بن اُحمد الغوری کی تصنیف ہے اِس کتاب میں شیخ الأجل محی السنۃ شہاب الدّین سہروردی کے اَوراد شامل ہیں۔ دیکھئے: کشفُ الظُّنون، باب الکاف، ج۲، ص ۱۵۱۷

خاتمۃ الرِّسالہ

اگر کہا جائے کہ: آپ نے پہلے امام مسلم سے مروی حدیث بیان کی ہے کہ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (نماز کے) سلام کے بعد اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَام تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلاَ لِ وَالْإِکْرَام پڑھنے کی مقدار ٹھہرتے تھے۔(۲۱۲) پھر اِس کا کیا جواب ہوگا؟

میں کہتا ہوں کہ اِس (اِعتراض) کے چار جوابات ہیں:

ا۔ پہلا جواب: یہ حدیث سَند کے اِعتبار سے ضعیف ہے۔ کیونکہ اِس حدیث کا مَدار تین اَفراد پر ہے۔

ا۔ پہلا اَبوخالد الأحمر ہے جس کا نام سلمان بن حَیّان "حاء" پر زبر اور "یاء" تشدید کے ساتھ الازدی الکوفی ہے۔ حافظ اِبن حجر (۲۱۳) "تَھذِیبُ التَّھذِیب" (۲۱۴) میں لکھتے ہیں کہ: "ابوبکر البزّار نے "کتاب السُّنَن" میں کہا ہے جس پر اَہلِ علم کا اِتفاق ہے: اَبوخالد حافظ نہیں

۲۱۲۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصّلاۃ، باب استحباب الذِّکر بعد الصّلاۃ وبیانُ صفته، الحدیث:۱۲۷٤/۱۳٦۔(۵۹۲)

۲۱۳۔ آپ کا نام الامام الحافظ شہاب الدین اَبوالفضل اَحمد بن علی بن محمد العسقلانی ثم المصری الشافعی ہے، آپ کی ولادت ۷۷۳ھ میں ہوئی، آپ کی تصانیف بیشمار ہیں اُن میں سے کچھ یہ ہیں: "الإِصَابَة فِی تَمْیِیز الصَّحَابة"، "بُلُوْغُ المَرَام"، "فَتحُ البَارِی"، "الکافُ الشَّاف فی تَخْرِیجِ أحادیثِ الکشّاف" (اِس کا عکس فقیر کے کُتب خانے "المکتبةُ الأویسیَة" میں موجود ہے)، "لِسَانُ المِیزَان"، "نُخبَةُ الفِکرُ فِی مُصطلحِ أھلِ الأثر"۔ آپ کا ۸۵۲ھ میں وصال ہوا۔ دیکھئے: ھَدِیَةُ العَارِفین، باب الألف، ج۱، ص۱۲۸

۲۱٤۔ اِس کتاب کا نام "تَھْذِیبُ تَھْذِیبِ الکَمَال" ہے، یہ کتاب الحافظ الامام عبدالغنی بن عبدالواحد المقدسی الحنبلی متوفی ۶۰۰ھ کی کتاب "الکَمَال فی مَعرفَةِ الرِّجَال" کا اِختصار ہے، یہ کتاب طبع شدہ ہے۔ مُصنِّف نے اَپنی تصنیف کا خود "تَقرِیبُ التَّھذِیب" کے نام سے اِختصار کیا ہے۔ دیکھئے: کشفُ الظُّنون، باب الکاف، ج۲، ص۱۵۱۰

تھا۔اور یہ وہ (یعنی اَبو خالد) اَعمش سے احادیث روایت کرتے تھے جن کی متابعت نہیں کی گئی۔ اِبنِ معین نے کہا ہے کہ: اَبو خالد ''صُدوق'' (سچا) ہے لیکن وہ حُجت نہیں ہے۔اَبو ہشام رفاعی کہتے ہیں کہ: وہ (اَبو خالد) ''صدوق'' ہے لیکن اُن کا حافظہ دُرست نہ تھا اِس لئے وہ غلطی اور خطا کرتا تھا۔'' (۲۱۵)

۲۔ دوسرا راوی اَبو معاویہ الضّریر ہے اور اُس کا نام محمد بن خازم تمیمی کوفیوں کا آزاد کردہ غلام تھا۔حافظ اِبن حجر "تَھذِیبُ التَّھذِیب" میں لکھتے ہیں کہ: ''عبداللہ بن اَحمد نے کہا میں نے اَپنے باپ سے سُنا ہے کہ: اَبو معاویہ ضریر اَعمش کے علاوہ جو اَحادیث روایت کرتے ہیں وہ اَحادیث مُضطرب ہیں۔اُنہیں اچھی طرح یاد نہیں کرتے تھے۔اِبن مَعین فرماتے ہیں کہ: اَبو معاویہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جو روایت کرتے تھے وہ (روایات) منکر ہیں۔اَبو داؤد نے کہا ہے کہ: اَبو معاویہ کا تعلق ''مرجی'' فرقے سے تھا۔ایک مرتبہ کہا کہ: اَبو معاویہ کوفے میں ''مرجیوں'' کا سردار تھا۔ابن خِراش نے کہا کہ: اَبو معاویہ اَعمش سے روایات میں ثقہ ہیں اور دوسروں سے روایات مُضطرب ہیں۔اَبو ذرعہ نے فرمایا کہ: اَبو معاویہ ''مرجی'' تھا۔کسی نے پوچھا کہ کیا وہ (اَبو معاویہ) اِس کی دعوت دیتا تھا؟ تو (ابو ذرعہ نے) کہا کہ ہاں۔'' (۲۱۶)

پس میں کہتا ہوں کہ: یہ معلوم ہے کہ مذکور حدیث کو اَبو معاویہ نے اَعمش سے روایت نہیں کیا بلکہ عاصم الاحول سے روایت کیا ہے۔پھر یہ حدیث مُضطرب ہوگی۔

۳۔ تیسرا راوی عاصم بن سلیمان الاحول اَبو عبدالرحمٰن البصری ہے۔حافظ اِبن حجر "تَھذِیبُ التَّھذِیب" میں فرماتے ہیں کہ: ''علی بن المدینی نے یحیٰی سعید القطان سے بیان کیا کہ: عاصم الاحول حافظ نہیں تھا۔اِبن ادریس نے کہا کہ: میں اُن سے کچھ روایت نہیں کرتا اور

۲۱۵۔ تَھذِیبُ التَّھذِیب، حرف السّین، اسمه سلمان بن حَیّان رقم: ۳۱۳، ج ٤، ص ۱۵۹

۲۱٦۔ تهذیب التهذیب، حرف المیم، اسمه محمد بن خازم رقم: ۱۹۲، ج ۹، ص ۱۲۰ - ۱۲۲

وُھَیب نے اُن کو چھوڑ دیا کیونکہ وہ اُن کی کچھ عادت کو ناپسند جانتے تھے۔(۲۱۷)

۲۔دوسرا جواب: حدیث میں:"لَمْ یَقْعُدْ" کے الفاظ ہیں اور "لَمْ یَقْرَأْ" کے الفاظ نہیں ہیں یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اِتنی مقدار بیٹھتے تھے پھر بقیہ اَذکار کھڑے ہوکر پڑھتے تھے۔جس طرح بعض (لوگوں) نے شمس الأئمہ حُلوانی سے ذکر کیا ہے جس طرح پہلے گزر چکا ہے۔

۳۔تیسرا جواب: یہ حدیث اُن تمام اَحادیث کے مُعارض ہے جو فرض نماز کے بعد ذِکر و دُعا کے بارے میں وارِد ہیں۔جن کا ذِکر بابِ اول کی فصلِ اول میں گزر چکا ہے۔پس اُن اَحادیث کو اِس حدیث پر ترجیح حاصل ہے۔کیونکہ وہ اَحادیث "صَحِیْحَین" میں مذکور ہیں اور اِس حدیث کو فقط مسلم نے روایت کیا ہے جب کہ اُن (کثیر) اَحادیث کو امام بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

۴۔چوتھا جواب: اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا کے قول "مِقْدَارُ مَا یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْإِکْرَام" سے مُراد حقیقی حد نہیں ہے بلکہ تخمینہ مُراد ہے۔پس لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ ۔۔الخ، اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَیْتَ۔۔۔إلخ اور آیۃ الکرسی کا پڑھنا اور اس کی مثل دوسرے اُمور مکروہ نہیں ہیں۔جس طرح "فَتحُ الْقَدِیر"، "مُنیہ" کی "شرح کبیر" اور دہلوی کی شرح "مشکوٰۃ" سے گزر چکا ہے۔

اگر کہا جائے کہ: کُتُبِ فقہ کی عبارات میں وہ وارِد ہے جو دلالت کرتا ہے کہ فرض اور سُنّت کے درمیان دُعا مانگنا مکروہ ہے۔جس طرح "جَوَاهِرُ الْفَتَاوىٰ" میں ہے کہ: قاضی اِمام علاء الدّین سے فرض نماز کے بعد دُعا کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے جواب دیا کہ: بہتر یہ ہے کہ سُنّت کو فرض کے ساتھ مُتصل کر کے پڑھا جائے۔(۲۱۸) اور جس طرح "أشباہ" میں ہے کہ:

۲۱۷۔ تَهذِیبُ التَّهذِیب، حرف العین، اسمہ عاصم بن سلیمان الأحول، رقم: ۷۳، ج ۵، ص ۳۸

۲۱۸۔ جَوَاهِرُ الْفَتَاوىٰ، کتاب الصلوٰۃ، الباب السادس، ق ۲۴/ألف

(فرض نماز کے بعد) دُعا میں مشغول ہونے سے سُنّت پڑھنے میں مشغول ہونا اَولیٰ ہے۔(۲۱۹) اور جس طرح شرح "المُنیَہ" میں ہے کہ: اگر فرض نماز کے بعد نوافل ہوں تو بلا فصل نوافل پڑھنے کے لئے کھڑا ہونا چاہیے مگر اِتنی دیر بیٹھنا چاہیے جس میں اَللّٰھُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْإِکْرَامِ پڑھا جائے۔ سُنّت میں تاخیر کرنا مکروہ ہے۔ اور جس طرح "عَقَائِدُ السّنیّه" میں "فَتحُ البَاری" (۲۲۰) اور قسطلانی (۲۲۱) سے نقل کیا گیا ہے کہ: امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں مُختار یہ ہے کہ فرض نماز کے بعد سُنّت پڑھنے میں مشغول ہونا چاہیے۔ دُعا اور تسبیح میں سُنّت سے پہلے مشغول ہونا مکروہ ہے۔

میں کہتا ہوں کہ: اِن عبارات کے پانچ جوابات ہیں:

ا۔ پہلا جواب: پہلی دونوں عبارتیں کراہت پر دلالت نہیں کرتیں بلکہ وہ فرض نماز کے بعد سُنّت بَعدِیہ پڑھنے کی فضیلت پہ دلالت کرتی ہیں۔ اِسی وجہ سے "فَتحُ القَدِیر" میں ہے کہ: ''اِس میں اِختلاف ہے کہ فرض نماز کے بعد والی سُنّت کو ملانا اَولیٰ ہے یا نہیں؟۔'' (۲۲۲) اور تحقیق ہم نے اَحادیث اور فقہی روایات کو ذِکر کیا ہے جو اِس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ فرض اور سُنّت کے درمیان دُعا مانگنا مسنون و مندوب ہے۔ لہٰذا کثیر روایات کو ترجیح دی جائے گی کہ دُعا سُنّت اور مُستحب ہے۔

۲۔ دوسرا جواب: ہم نے "فَتَاوی الحُجّه" اور (فتاویٰ) "تَاتَارخَانِیّه"

۲۱۹۔ الأشبَاه و النَّظائِر، الفن الثّانی فی الفوائد، کتاب الصَّلوٰة، ص ۱۶۹

۲۲۰۔ اِس کتاب کا "فتحُ البَاری شرح صحیح البخاری" ہے۔ یہ کتاب اِمام حافظ اَبوالفضل اَحمد بن علی بن محمد المعروف ابن حجر العسقلانی الشّافعی متوفی ۸۵۲ھ کی تصنیف ہے۔ یہ شرح "صحیح البخاری" کی معتمد علیہ شُروحات میں سے ہے۔ مُصنّف نے اَپنی شرح کا مقدمہ "هَدی السَّاری" کے نام سے خود لکھا ہے۔ اور یہ کتاب طبع شُدہ ہے۔

۲۲۱۔ اِس سے مراد علامہ شہاب الدین اَبوالعباس اَحمد بن محمد بن اَبی بکر القسطلانی المصری الشّافعی متوفی ۹۳۲ھ کی شرح ہے جس کا نام "إرشادُ السَّاری شرح صحیح البخاری" ہے۔ اور یہ کتاب طبع شُدہ ہے۔

۲۲۲۔ فَتحُ القَدِیر، کتاب الصَّلوٰة، باب النَّوافل، ج ۱، ص ۴۳۹

وغیرہما سے ثابت کیا ہے کہ: اِمام کا طویل دُعا میں مشغول ہونا مکروہ ہے۔ اِسی طرح ہم نے "نِصَابُ الفِقه" ، "عُمدَةُ الأَبرار" اور" کنزُ العِبَاد" وغیرہا سے ثابت کیا ہے کہ: اِمام کے لئے مُستحب ہے کہ مختصر دُعا مانگے پھر سُنت پڑھنے میں مشغول ہو جائے۔ پس دونوں روایات میں اِس طرح تطبیق حاصل ہوگئی۔ اور یہی مقبول و معمول ہے جس سے عُدول اچھا نہیں ہے۔

۳۔ تیسرا جواب: ہم نے شرح "مُنیَہ" سے ذِکر کیا ہے کہ: اَللّٰھُمَّ أَنتَ السَّلَامُ وَ مِنكَ السَّلَامُ تَبَارَكتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْإِكرَامِ سے قلیل اندازہ مُراد ہے۔ "مُنیَہ" کی "شرح کبیر" میں تصریح ہے کہ: ''اِس سے مُراد حد نہیں ہے بلکہ اَندازہ ہے۔'' (۲۲۳) جس کی تفصیل "مُنیَہ" کی "شرح کبیر" ، "فتحُ القَدِیر" اور (شیخ) عبدالحق کی شرح "مشکوٰۃ" سے گزر چکی ہے۔ پس اُس کی طرف رُجوع کرو۔

پس یہ سب اِس بات پہ دلالت کرتے ہیں کہ: ہمارے ہاں (یعنی سندھ میں) جو دُعا مُتعارَف ہے وہ مکروہ نہیں ہے۔ بلکہ مکروہ وہ دُعا ہے جس کی تاخیر کی مقدار تینتیس (۳۳) مرتبہ ورد، وظیفہ پڑھنے یا اُس سے زیادہ دیر پڑھنے سے ہو۔

۴۔ چوتھا جواب: صاحبِ "عَقَائِدُ السّنیّه" نے "فَتحُ البَارِی" اور ("صحیح بخاری" کے شارح) علامہ قسطلانی کی شرح ("إرشاد السّاری شرح صحیح البخاری") کے مشہور اَبواب کتابُ الصّلوٰۃ اور کتابُ الدّعوات سے نقل کئے ہونگے جبکہ یہ اَلفاظ نہ "فَتحُ البَارِی" میں ہیں اور نہ ہی قسطلانی میں۔ اِس نقل کی صحت کو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ ایسی نقل کا کیا اِعتبار کہ جس کی اَصل نہ ہو۔

۵۔ پانچواں جواب: اَحادیث شریفہ اور فقہ کی کثیر عبارات سے یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سُنَن اور وتر اَپنے گھر میں ادا فرماتے تھے۔ اور یہ بات بھی ثابت ہوگئی ہے کہ: آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہر نماز کے بعد دُعا مانگتے تھے۔ اور اِس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرض اور سُنّت کے درمیان دُعا

۲۲۳۔ غنیة المُستَملی شرح مُنیَة المُصَلّی، کتاب الصّلوٰۃ، ص ۳۳۲

مانگتے تھے۔اِس سے یہ فائدہ حاصل ہوا کہ: مذکورہ دُعا کے لئے کراہت کا قول فاسد وغیر صحیح ہے۔ ہاں! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے فعل (مُبارک) کو مختصر دُعا پر محمول کیا جائے۔اور دُعا مکروہ ہونے کا قول طویل دُعا پر (محمول) ہے۔جس طرح ہم نے اُبھی اِشارہ کیا ہے۔

مفید تکملہ

اِس رسالے کا ماحاصل یہ ہے کہ: سُنّت کو فرض کے ساتھ ملانا مکروہ (تنزیہی) ہے۔جیسا کہ پہلے ذِکر کی گئی حضرت ابی رِمثہ رضی اللہ عنہ کی حدیث اِس پر دال ہے۔اِسی طرح اِبن ھمام نے "فتح القدیر" میں اس کا اِفادہ کیا ہے۔فرض اور سُنّت کے درمیان فصل کرنے کے بارے میں شمس الائمہ حُلوانی نے ذِکر کیا ہے کہ: فرض اور سُنّت کے درمیان ذِکر اور دُعا میں مشغول ہونے کے لئے بیٹھنے میں کسی قسم کی کراہت نہیں ہے۔چاھے وہ دُعا مختصر ہو یا طویل ہو۔یہ حکم اِمام، مُقتدی اور مُنفرد کیلئے یکساں ہے۔(۲۲۴) دوسرے قول کے مُطابق مُقتدی اور مُنفرد کیلئے فرض نماز کے بعد دُعا و ذِکر کے لئے بیٹھنے میں کسی قسم کی کراہت نہیں ہے۔اور اِمام کے لئے قلیل ذِکر اور مختصر دُعا کے لئے بیٹھنے میں کسی قسم کی کراہت نہیں ہے۔ بلکہ یہ (یعنی قلیل ذِکر اور مختصر دُعا کے لئے بیٹھنا) اصلاً دُعا نہ مانگنے سے اَفضل ہے۔

اور تحقیق ہم نے مختصر اور طویل دُعا کے بارے میں مُفصل بحث کی ہے۔جس سے یہ سمجھا جائے کہ: ہمارے ہاں (یعنی سندھ میں) جو دُعا مُتعارَف ہے اُس پر مختصر کا نام صادِق آتا ہے۔ پس اِس قدر بیٹھنے پر قطعی طور پہ کراہت نہیں ہے۔اگر بیٹھنا طویل مقدار ہو جس طرح تینتیس (۳۳) مرتبہ وِرد پڑھا جائے یا اِس سے زیادہ مقدار بیٹھنا ہو تو یہ مقدار مکروہ ہے لیکن یہ بھی مکروہ تنزیہی ہے یعنی خلافِ اَولیٰ ہے۔جس طرح ہم تفصیل سے بحث کر چکے ہیں۔

الحمدُ للّٰہِ سُبحانَہٗ و تَعالیٰ عَلَی التَّمامِ و أفضلُ الصَّلوٰۃِ و السَّلام عَلیٰ نَبِیِّنا محمَّدٍ سیِّدِ الأنَامِ و عَلی آلِہٖ و صَحبِہِ البَرَرَۃِ الکِرامِ وَ لَا حَولَ وَ لَا قُوَّۃَ إلَّا بِاللّٰہِ العَلِیِّ العظِیم

۲۲٤۔ دلیل کے اعتبار سے یہی قول راجح ہے جیسا کہ سابقہ تفصیل سے یہ بات معلوم ہے قالہ عبد الفتاح ابو غدہ (ثلاثُ رسائل فی استحباب الدُّعا، الرّسالۃ الأولیٰ، ص ۷٤)۔

مأخذومراجع

☆ **إرشادُ السّاری إلیٰ مَناسِك المُلّا علی القاری**، القاضی حسین بن محمد المکی الحنفی (ت ١٣٦٨ھ)، دار الفکر، بیروت

☆ **أشعةُ اللّمعات** فی شرح المشکاة، للإمام عبد الحقّ بن سیف الدّین الدّهلوی (١٠٥٢ھ)، مطبع منشی نو لکشور، لکھنؤ

☆ **الأَشْبَاہِ والنَّظَائِر**، للإمام زین الدّین بن إبراهیم المصری الحنفی (ت ٩٧٠ھ)، دار الکتب العلمیة بیروت، الطبعة ١٤٠٠ھ۔ ١٩٨٠م

☆ **البُرهان**، شرح مَواهب الرّحمٰن فی مذهب النُّعمان، للعلامة إبراهیم بن موسی بن عبد الله الطّرابلسی الحنفی(ت٩٢٢ھ)، مخطوطة مصوّرة موجودة المحقِّق

☆ **بُلوغ المرام من أدلّة الأحکام**، للحافظ أبی الفضل أحمد بن حجر العسقلانی الشّافعی (ت٨٥٢ھ)، تحقیق الشّیخ خلیل مأمون شیحا، قدیمی کتب خانه، کراتشی

☆ **إمدادُالفتّاح** شرح نور الإیضاح، للإمام أبو الإخلاص حسن بن عمّار الشّرنبلالی (ت١٠٦٩ھ)، دار احیاء التراث العربی، بیروت

☆ **الأوراد مترجم**، للمخدوم بهاء الدّین الزّکریا الملتانی (ت ٧٩١ھ)، مطبوعه إسلامك بك فاؤنڈیشن، إشاعت أول ١٤٠٦ھ ۔ ١٩٨٦م

☆ **بُستانُ العَارفین**، للإمام أبی اللیث نصر بن محمد إبراهیم السّمرقندی الحنفی (ت ٣٧٥ھ)

☆ **تاجُ المَصَادِر**، للعلامة أحمد بن علی المُقرئ اللّغوی (ت ٥٤٤ھ)، مطبع نامی، لکھنؤ ١٣٢٠ھ

☆ **تذکره صوفیاءِ پنجاب**، للمؤرّخ إعجاز الحقّ قدوسی، سلمان اکیڈمی کراتشی، الطّبعة الأولیٰ ١٩٧٢ھ

☆ **تفسیر ابن أبی حاتم الرّازی**، للإمام الحافظ عبدالرّحمٰن بن أبی حاتم محمد التّمیمی الحنظلی (ت٣٢٧ھ)، ضبطه أحمد فتحی عبدالرحمٰن حجازی، دارُالکتب العلمیة، بیروت،.الطّبعة الأولیٰ ١٤٢٧ھ۔٢٠٠٦م

☆ تفسير ابن جرير= جامع البيان فى تأويل القرآن
☆ تفسير الدّرّ المنثور، للإمام جلال الدّين عبد الرّحمٰن بن أبى بكر السّيوطى الشّافعى (ت ٩١١ ھ)، دار الفكر، بيروت، ١٩٩٣م
☆ تفسير الطّبرى= جامع البيان فى تأويل القرآن
☆ تَنبيهُ الغَافلين، للإمام أبى اللّيث نصر بن محمد إبراهيم السّمرقندى الحنفى (ت ٣٧٥ھ)
☆ تَهذِيبُ التّهذِيب، للإمام الحافظ أبى الفضل شهاب الدّين أحمد بن على بن حجر العسقلانى الشّافعى (ت ٨٥٢ ھ)، دار الفكر، بيروت، الطّبعة الأولى ١٤٠٤ھ-١٩٨٤م
☆ تَيسِيرُ المَقَاصِد، شرح نَظمِ الفَوائِد، للإمام أبى الإخلاص حسن بن عمّار الشّرنبلالى الحنفى (ت١٠٦٩ھ)، مخطوطة مصوّرة موجودة عند المحقّق.
☆ ثلاثُ رَسَائل فى استحباب الدُّعاء ورفع اليدين فيه بعد الصّلوات المكتوبة، جمعه عبدالفتّاح أبوغدة، دارالبشائر الإسلامية، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤١٧ھ-١٩٩٧م
☆ جامعُ البيان فى تأويل القرآن، للإمام أبى جعفر محمد بن جوير الطّبرى، (ت ٣١٠ھ)، دارُالكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الرّابعة، ١٤٢٦ھ-٢٠٠٥م
☆ جامع المُضمرات والمشكلات فى شرح القدورى، للعلّامة الصّوفى يوسف بن عمر بن يوسف الكماروى الحنفى (ت٨٣٢ھ)، مخطوطة مُصوّرة موجودة فى دارالكتب لجمعيّة إشاعة أهل السنة (باكستان)، كراتشى
☆ الجَامِع وهُو السُّنَن التّرمذى، للإمام المُحدّث محمد بن عيسى أبو عيسى التّرمذى (ت٢٩٧ھ)، تحقيق أحمد محمد شاكر، دار إحياء التراث العربى، بيروت
☆ الحِرزُ الثّمين، شرح الحِصن الحَصِين، للإمام الملّا على القارى المكى الحنفى (ت١٠١٤ھ)
☆ الحِصنُ الحَصِين من كلام سيّد المرسلين، للعلامة محمد بن محمد الجزرى الشّافعى (ت٩٣٧ھ)، مصطفى البابى الحلبى و أولاده مصر ١٣٤٩ھ
☆ حَلبةُ المُحلّى، و بغيةُ المُهتدى شرح مُنية المُصلّى، للإمام محمد بن محمد الشّهير ابن

أمير الحاجّ الحنفى (ت ٨٧٩هـ)، مخطوطة مصورة موجودة المحقّق

☆ حِليةُ الأَولياء وطبقاتُ الأَصفِياء، للإمام أبى نعيم أحمد بن عبد الله الأصبهانى (ت ٤٣٠هـ)، دار الكتاب العربى، بيروت، الطّبعة الرّابعة، ١٤٠٥هـ

☆ سُنَن أبى داؤد، للإمام أبى داؤد سليمان بن أشعث السّجستانى (ت ٢٧٥هـ)، دار الكتب العربى، بيروت

☆ سُنَن ابن مَاجَة، للإمام أبى عبدالله محمد بن يزيد القزوينى(٢٧٣هـ)، تحقيق محمد فؤاد عبد الباقى، دار الفكر، بيروت

☆ سُنَن النّسائى، للإمام أبى عبد الرحمن أحمد بن شعيب النّسائى (ت٣٠٣هـ)، تحقيق عبدالفتّاح أبو غُدّة، مكتب المطبوعات الإسلامية حلب، الطّبعة الثّانية،١٤٠٦هـ-١٩٨٦م

☆ صحيح البخارى، للإمام أبى عبد الله محمد بن إسماعيل البخارى الجعفى (ت٢٥٦هـ)، تحقيق مصطفى ديب البغا، دار ابن كثير اليمامة،بيروت، الطّبعة الثّالثة ١٤٠٧هـ، ١٩٨٧م

☆ صحيح مسلم، للإمام أبى الحسين مسلم بن الحجّاج بن مسلم القُشَيرى النّيسابورى (ت٢٦١هـ)، دار الجيل، بيروت

☆ صَغِيرى شرح مُنية المُصلّى، للعلامة إبراهيم بن محمد الحلبى الحنفى (ت٩٥٦هـ)، مير محمد كتب خانه كراتشى

☆ صلوٰة مسعودى، للشّيخ مسعود بن يوسف السمرقندى، نورانى كُتُب خانه، بشاور

☆ عُمدةُ القَارى شرح صحيح البخارى، للإمام بدر الدّين أبو محمد محمود بن أحمد الحنفى (ت ٨٥٥هـ)، مكتبة السّبحانيه، كوئٹه

☆ عَمَلُ اليَوم واللّيلة، للإمام أحمد بن شعيب بن على النّسائى (ت٣٠٣هـ)، تحقيق فاروق حمادة، مؤسسة الرّسالة بيروت، الطّبعة الثّانية ١٤٠٦هـ

☆ عَمَلُ اليَوم واللّيلة، للإمام أحمد بن محمدالمعروف ابن السُّنِّىّ الدِّينورى (ت٣٦٤هـ)

☆ غُنيةُ المُستَملِى، شرح مُنية المُصلّى، للعلامة إبراهيم بن محمد الحلبى الحنفى (ت٩٥٦هـ)، مطبع المجتبائى، دهلى

☆ **فَتَاوى التَّاتارخَانِيه**، للعلامة عالم بن علاء الأنصارى الحنفى (ت ٧٨٦ ﻫ)، الدائرة المعارف العثمانية، حيدر آباد الدّكن، الهند، الطَّبعة الأولى

☆ **فَتَاوَى الصُّوفِية**، للعلامة محمد بن فضل الله الصُّوفى الحنفى (ت٦٦٦ ﻫ)، نسخة مصوّرة موجودة عند المحقّق

☆ **فتاوى عالمگيرية**، للشيخ نظام وجماعة من علماء الهند، دارالفكر، بيروت ١٤١١ﻫ-١٩٩١م

☆ **فَتحُ القَدِير** للعاجز الفقير، للإمام ابن الهمام كمال الدّين محمد بن عبد الواحد السّيواسى الحنفى (ت ٨٦١ﻫ)، دار الفكر، بيروت

☆ **فِردَوس الأخبار**، للحافظ شيرويه بن شهردار الدّيلمى، دارُالفكر، بيروت، الطَّبعة الأولىٰ ١٤١٨ﻫ-١٩٩٧م

☆ **الفُتُوحَات الرَّبَّانيّة** على الأذكار النّواوية، للعلّامة محمد على بن محمد علّاف البَكرى الصِّديقى الشّافعى (ت١٠٥٧ ﻫ)، صحّحه عبد المنعم خليل إبراهيم، دارُالكتب العلمية، بيروت، الطَّبعة الثّانية ٢٠٠٩م

☆ **القِنيةُ المُنيَة** على مذهبِ أبى حنيفة، للعلامة أبى الرّجا مختار بن محمود الزّاهدى الحنفى (ت٦٥٨ ﻫ)، مخطوطة مصوّرة موجودة فى دارالكتب لجمعيّة إشاعة أهل السنّة، كراتشى (باكستان)

☆ **الكافِى شرح الوَافى**، للإمام أبى البركات حافظ الدّين عبد الله بن أحمد النَّسفى الحنفى (ت ٧١٠ﻫ)، مخطوطة مصوّرة موجودة عند المحقّق

☆ **كَشفُ الظُّنون** عن أسامى الكُتُب والفُنُون، للمؤرّخ مصطفىٰ بن عبد الله الشّهير بحاجى خليفة، دار أحياء التراث العربى، بيروت، الطَّبعة الأولىٰ ١٩٥١م

☆ **لُبابُ المَناسِك** وعُباب المَسَالِك، للإمام الملّا رحمة الله بن عبد الله السِّندى المكى الحنفى (ت١٠١٤ ﻫ)، دار قرطبة

☆ **المبسوط**، للإمام شمس الدّين أبو بكر محمد بن أبى سهل السّرخسى (ت ٤٨٣ ﻫ)، تحقيق خليل محى الدين الميس، دار الفكر، بيروت، الطَّبعة الأولى، ١٤٢١ﻫ-٢٠٠٠م

☆ مَجمعُ الزَّوائد ومنبع الفوائد، للإمام الحافظ نورالدّين على بن أبى بكر بن سليمان الهيثمى المصرى، (ت٨٠٧)، تحقيق محمد عبدالقادر احمد عطا، دارُالكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤٢٢ھ۔٢٠٠١م

☆ المُحِيطُ البُرهَانى، فى فِقهِ النُّعمانى، للإمام أبى المعالى محمودبن تاج الدين المعروف ابن مازه البخارى الحنفى (ت٦١٦ھ)، دار احياء التراث العربى، بيروت

☆ المُستدرك على الصَّحِيحَين، للإمام أبى عبدالله محمد بن عبد الله الحاكم النّيسابورى (ت٤٠٥ھ)، تحقيق مصطفى عبد القادر عطا، دار الكتب العلميّة، بيروت، الطّبعة الأولى، ١٤١١ھ-١٩٩٠م

☆ المُسنَد للإمام أحمد بن حنبل أبى عبدالله الشّيبانى، مُؤسّسة قرطبة -القاهرة

☆ مِشكاة المَصَابيح، للإمام محمد بن عبد الله الخطيب التّبريزى، تحقيق محمد ناصر الدّين الألبانى، المكتب الإسلامى بيروت، الطّبعة الثّالثة ١٤٠٥ھ - ١٩٨٥م

☆ المُعجمُ الأوسَط، للإمام أبى القاسم سليمان بن أحمد الطّبرانى (ت ٣٦٠ھ)، تحقيق طارق بن عوض الله بن محمد ۔ عبد المحسن بن إبراهيم الحسينى، دار الحرمين القاهرة، ١٤١٥ھ

☆ المُعجمُ الصغير، للإمام أبى القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب الطّبرانى(ت٣٦٠ھ)، دار الكتب العلمية، بيروت ١٤٠٣ھ۔ ١٩٨٣م

☆ المُعجمُ الكبير، للإمام أبى القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب الطّبرانى(ت٣٦٠ھ)، تحقيق حمدى بن عبدالمجيد السّلفى، مكتبة العُلوم والحِكم، المُوصل، الطّبعة الثّانية ١٤٠٤ھ-١٩٨٣م

☆ المَتَانة فى مرمة الخزَانَة، للإمام مخدوم محمد جعفر بن مخدوم ميران (من علماء القرن العاشر الهجرى)، تحقيق أبو سعيد غلام مصطفىٰ القاسمى السِّندى، لجنة احياء الأدب السِّندى، كراتشى، الطّبعة الأولىٰ ١٣٨١ھ - ١٩٦٢م

☆ مفاتيحُ الجِنَان شرح شرعة الإسلام، للعلامة يعقوب بن سيد على الرّومى الحنفى (ت٩٣١ھ)، مكتبة الإسلامية، كوئته

☆ مَواهبُ الرّحمٰن فى مذهب النُّعمان، للعلامة إبراهيم بن موسىٰ بن عبد الله الطَّرابلسى

الحنفی (ت۹۲۲ھ)، مخطوطة مصوّرة موجودة عند المحقق

☆ مُنیةُ المُصلّی، للامام سدید الدّین محمد بن محمدالکاشغری الحنفی (ت ۷۰۵ ھ)، کتب خانه مجیدیه، ملتان

☆ نَتائجُ الأفکار فی تخریج أحادیث الأذکار، للحافظ أحمد بن علی ابن حجر العسقلانی، (ت۸۵۲ ھ)، اعتنی به محمد علی سَمَك، دارالکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱٤۲۱ھ۔۲۰۰۱م

☆ نُورُ الإیضاح ونجاة الأرواح، للإمام أبی الإخلاص حسن بن عمّار الشّرنبلالی الحنفی (ت۱۰٦۹ھ)، قدیمی کُتُب خانه، کراتشی

☆ نُزهةُ الخَواطِر وبهجةُ المسَامِع والنّواظر، عبد الحی بن فخر الدین (ت ۱۳٤۱ ھ)، دار ابن حزم بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱٤۲۰ھ ۔ ۱۹۹۹م

☆ النّهایة فی غریبِ الحدیث، للإمام أبی السّعادات مبارك بن محمد الجزری (ت٦۰٦ھ)، تحقیق طاهر أحمد الزّاوی و محمود محمد الطّناحی، المکتبة العلمیة، بیروت، ۱۳۹۹ ھ ۔۱۹۷۹م

☆ هَدیّةُ العَارِفین أسماء المُؤلّفین و آثار المُصنّفین، لإسمائیل باشا البغدادی، دار إحیاء التّراث العربی، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱۹۵۱م

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان کی سرگرمیاں

مدارس حفظ و ناظرہ

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان
کے تحت صبح و رات کو حفظ و ناظرہ کے مختلف مدارس لگائے جاتے ہیں جہاں قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔

درس نظامی

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان
کے تحت صبح اور رات کے اوقات میں ماہر اساتذہ کی زیرِ نگرانی درس نظامی کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔

دارالافتاء

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان
کے تحت مسلمانوں کے روزمرّہ کے مسائل میں دینی رہنمائی کے لئے عرصہ دراز سے دارالافتاء بھی قائم ہے۔

مفت سلسلہ اشاعت

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان
کے تحت ایک مفت اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہے جس کے تحت ہر ماہ مقتدر علماء اہلسنّت کی کتابیں مفت شائع کر کے تقسیم کی جاتی ہے۔ خواہش مند حضرات نور مسجد سے رابطہ کریں۔

ہفتہ واری اجتماع

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان
کے زیرِ اہتمام نور مسجد کاغذی بازار میں ہر پیر کو رات بعد نماز عشاء فوراً ایک اجتماع منعقد ہوتا ہے جس میں مختلف علماء کرام مختلف موضوعات پر خطاب فرماتے ہیں۔

کتب و کیسٹ لائبریری

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان
کے تحت ایک لائبریری بھی قائم ہے جس میں مختلف علماء اہلسنّت کی کتابیں مطالعہ کے لئے اور کیسٹیں سماعت کے لئے مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات رابطہ فرمائیں۔

روحانی پروگرام

تسکینِ روح اور تقویت ایمان کے لئے شرکت کریں
ہر شبِ جمعہ نمازِ تہجد اور ہر اتوار عصر تا مغرب ختم قادریہ اور خصوصی دعا